احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نمبر

جلد ۴۵ - ۸۰ نمبر ۴۲

اتوار

۱۸ - رمضان ۱۴۱۵ھ

۱۹ - تبلیغ ۱۳۷۴ ہش

۱۹ - فروری ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا منظوم شیریں کلام

بابِ رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا
جب تمہارا قادرِ مُطلق خُدا ہو جائے گا

دُشمنِ جانی جو ہوگا آشنا ہو جائے گا
بُوم بھی ہوگا اگر گھر میں ہُما ہو جائے گا

آدمی تقویٰ سے آخر کیمیا ہو جائے گا
جس مسِ دِل سے چھُوئے گا وہ طِلا ہو جائے گا

جو کہ شمعِ رُوئے دلبر پر فدا ہو جائے گا
خاک بھی ہوگا تو پھر خاکِ شفا ہو جائے گا

جو کوئی اس یار کے دَر کا گدا ہو جائے گا
ملکِ رُوحانی کا وہ فرمانروا ہو جائے گا

جس کا مسلک زھد و ذِکر و اِتّقا ہو جائے گا
پنجۂ شیطاں سے وہ بالکل رِہا ہو جائے گا

دیر کرتے ہیں جو نیکی میں ہے کیا ان کا خیال
موت کی ساعت میں بھی کچھ اِلتوا ہو جائے گا

خاک میں مِل کر ملیں گے تجھ سے یارب ایک دن
دَرد جب حد سے بڑھے گا تو دَوا ہو جائے گا

ہیں درِ مالک پہ بیٹھے ہم لگائے ٹِکٹکی
ہاں کبھی تو اپنا نالہ بھی رِسا ہو جائے گا

بُلبلہ پانی کا ہے انساں نہیں کرتا خیال
ایک ہی صدمہ اُٹھا کر وہ ہوا ہو جائے گا

سختیوں سے قوم کی گھبرا نہ ہرگز اے عزیز
کھا کے یہ پتّھر تُو لعل بے بہا ہو جائے گا

جو کوئی دریائے فکرِ دیں میں ہوگا غوطہ زن
مَیل اُتر جائے گی اس کی، دل صفا ہو جائے گا

کر لو جو کچھ مَوت کے آنے سے پہلے ہو سکے
تِیر چھُٹ کر مَوت کا پھر کیا خطا ہو جائے گا

عشقِ مولیٰ دل میں جب محمُودؔ ہوگا موجزن
یاد کر اس دِن کو تُو پھر کیا سے کیا ہو جائے گا

(انتخاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
چھ روپیہ

۱۹- تبلیغ ۱۳۷۴ ہش ۱۹- فروری ۱۹۹۵ء

قرب الٰہی اور ایمان

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں :-

تم یہ مت خیال کرو- کہ تم میں کمزوریاں ہیں- اور تم بہت سے گناہوں سے نہیں بچ سکتے- جب سب گناہوں سے بچ جائیں گے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائیں گی تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے- یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں- کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی- گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں- جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں سے گزرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں- بلکہ جھٹکا دے کر چھڑا لیتا ہے- اور آگے روانہ ہو جاتا ہے- اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے- اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گزرتے جاؤ- یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روک نہ ہوں- اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے- اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے- دیکھا گیا ہے- ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے- لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دے دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے- پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو- یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی-

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ- نمازوں میں روزوں میں- ایک دوسرے سے سلوک میں' معاملہ کرنے کرانے میں' قرضہ لینے اور دینے میں' بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں' بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مدنظر ہونی چاہئے- کہ قرب الی اللہ حاصل ہو- اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے- کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے- کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو- بلکہ اور زیادہ کوشش کرو- جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے- لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے- اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے- تو سب نقص دور ہو جائیں گے-

میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں- کہ تمہیں ایسا ایمان حاصل ہو کہ دنیاوی روکیں تمہارے راستہ سے مٹ جائیں- اور تمہارے ایمان کی بنیاد رؤیت پر ہو تمہارے اندر قرب الی اللہ کی خواہش ہو- اور تمہارے سب کام اسی خواہش کے نیچے ہوں- جو نہ تو اسے ہٹا سکیں- اور نہ اس کے ماتحت کام کرنے سے ہٹا سکیں-

یہ بات اگر تم میں پیدا ہو جائے تو تمہیں وہ درجہ حاصل ہو سکتا ہے جو مشاہدہ کا درجہ ہے- اور ایسی جماعت کے لئے پھر کوئی گھبراہٹ نہیں ہو گی- کہ ٹھوکر کھا جائیں گے- حضرت معین الدین چشتی- حضرت شہاب الدین سہروردی اور دوسرے بزرگوں نے دین کی بڑی خدمت کی ہے- ان کے مقابلہ میں امام ابو حنیفہ" امام شافعی" امام مالک" امام حنبل" اور ائمہ جو گزرے ہیں- یہ سب اہل اللہ تھے- اور ان سب کا روحانیت سے تعلق تھا- گو انہوں نے علم کی مختلف شاخیں تقسیم کر لی تھیں- میں چاہتا ہوں کہ ہماری جماعت میں بھی ایسے ہی لوگ پیدا ہوں-

تُو مجھ کو سزا دے' کہ جزا دے' منظور
آ دل میں مرے' اور نگاہوں سے نہ ہو دُور
مَیں تجھ پہ ترے دونوں جہاں وار چکا ہوں
تو میرا ہے' میں تیرا ہوں' دل ہے مرا مسرور

ابو الاقبال

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

آپکی جدوجہد کا احساں
ہم کہاں سے پہنچ گئے ہیں کہاں

لطف رحمان مہمیز بنا
ساتھ چلتی ہے گردش دوراں

ہم نے کایا پلٹ کے رکھ دی ہے
اب نہ ہے وہ زمیں نہ ہے وہ زماں

راستے بھی ہیں ہمسفر اپنے
راہ میں بچھ گئی ہے کاہکشاں

جو بھی لندن میں بات ہوتی ہے
اس کو سنتا ہے آج سارا جہاں

تو نے چاہا تھا پھیل جائیں لوگ
اب ہر اک سمت ہو رہے ہیں رواں

تو نے تحریک کو جدید کیا
اس میں جدت کے بھر گئے ساماں

بچہ بچہ ہے وقف میں شامل
خوش نصیبی ہے کس قدر ارزاں

تیری شفقت دعا کی صورت تھی
اور تھی ہر دعا اثر ساماں

تیری سوچ اور تیری ہر اک بات
مہر تاباں سے بڑھ کے ہے تاباں

تو نے جس بات کا کیا آغاز
اس کو برکت ملی ہے بے پایاں

عزم و ہمت مجھے ملے تجھ سے
تجھ سے نکلے مرے تمام ارماں

ہاتھ اٹھے ہیں نسیم کے مولا!
تو اثر سے نواز اس کی دعا

نسیم سیفی

اعلان تعطیل

مورخہ ۲۰- فروری ۱۹۹۵ء کو الفضل کا دفتر بند رہے گا- لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہ ہو گا- قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں- (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی معرکہ "الآراء تقاریر ثلاثہ

دنیا بھر کے ۸۲ علوم کا مختصر تعارف

احمدی خواتین سے تین تاریخی خطابات

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" ذیل کی تین تقاریر سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو اللہ تعالیٰ نے علوم کا ایک زبردست خزانہ عطا فرمایا تھا۔ دنیا بھر کے ۸۲ علوم اور ان کی متعدد شاخوں کا بھرپور اور جامع تذکرہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خداداد صلاحیتوں کا ایک زبردست شاہکار ہے یہ تین تقاریر حضرت صاحب نے لجنہ اماء اللہ کے لئے ارشاد فرمائیں۔

(ادارہ)

تقریر اول جلسہ لجنہ اماءاللہ منعقدہ مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۳ء

علم دماغی ترقی کا موجب ہوتا ہے

میں نے پچھلے جلسہ کے ایک موقعہ پر یہ بات بیان کی تھی کہ علم کی ترقی کے لئے یہ ضروری ہے کہ مختلف علوم کے متعلق ایسے لوگوں کے لیکچر ہوتے رہیں جو ان کے ماہر ہوں۔ خواہ دینی ہوں یا دنیاوی۔ کیونکہ ہر قسم کا علم انسان کی دماغی ترقی کا موجب ہوتا ہے۔ بعض دفعہ انسان مذہبی طور پر ایک رتبہ حاصل کر لیتا ہے مگر دنیاوی علوم نہ جاننے کے باعث ذلیل ہوتا ہے۔

حکایت حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کسی شخص کا جو بزرگ مشہور تھا واقعہ بیان کرتے تھے .... بادشاہ کے درباریوں میں سے کوئی اس کا معتقد تھا وہ ہمیشہ بادشاہ کو تحریک کرتا تھا کہ اس بزرگ کے پاس چلو مگر بادشاہ ہمیشہ اس کو ٹلا دیتا تھا۔ بار بار کے کہنے پر ایک بار بادشاہ کو خیال آیا کہ چل کر دیکھیں تو سہی۔ بزرگ کہلاتا ہے اس میں کیا کمال اور بزرگی ہے چنانچہ بادشاہ وہاں پہنچا۔ اس کو خیال ہوا کہ بادشاہ پر کچھ اثر ڈالنا چاہئے اور اس کے لئے اس نے مناسب سمجھا کہ کچھ نصیحت کروں اور اس طرح پر علم کا اظہار کروں تاکہ اس کی عقیدت میں ترقی ہو۔ اس خیال پر اس نے اپنی تقریر کا سلسلہ شروع کیا اور کہا کہ بادشاہوں کو لازم ہے کہ اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کریں اور ان پر ظلم نہ کریں۔ مسلمان بادشاہوں میں سے ایک سکندر بادشاہ تھا جو رسول اللہ ﷺ سے ہزار سال پہلے گزرا تھا۔ بادشاہ نے جب یہ بات سنی تو اس کا چہرہ متغیر ہوا اور اس کو معلوم ہوا کہ یہ شخص محض جاہل ہے اور اٹھ کر چلا آیا۔ اس شخص کو نفس کی خواہش نے ہلاک کیا اور ضروری علم کے نہ جاننے کی وجہ سے ذلیل ہوا۔

اگرچہ یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ کوئی بزرگ ہو تو اسے یہ بھی معلوم ہو کہ سکندر کون تھا مگر اس شخص نے محض اپنے نفس کی بڑائی کے لئے اور یہ بتانے کے لئے کہ وہ تاریخ سے بھی واقف ہے ایک ایسی بات کہی جو اس کی ذلت کا باعث ہو گئی۔ اس لئے کہ وہ غلط تھی۔ پس ایسے علوم سے انسان کو کم از کم واقفیت ہونی چاہئے۔ اسی لئے میں نے بتایا تھا کہ مختلف اوقات میں علمی امور پر تقریریں ہوتی رہیں تاکہ سب ممبر واقف ہو جائیں اور یہ علوم خواہ دینی ہوں یا دنیوی۔

اور یہ بھی بتایا تھا کہ مردوں کو بعض وقت معلوم نہیں ہوتا کہ کون سے مسائل ہیں جو عورتوں کے لئے ضروری ہیں اس لئے میں نے تجویز کیا کہ ایک لیکچر ایسا ہو کہ اس میں بتا دیا جائے کہ علوم کون سے ہیں تب عورتیں خود فیصلہ کر سکیں گی کہ وہ کس کس علم کے متعلق تفصیل سے سننا چاہتی ہیں جیسے اگر کسی شخص کو شہروں کے دیکھنے کی خواہش ہو۔ مثلاً دہلی ہے تو وہ اس کے دیکھنے کے لئے آرزو کرے گا اس لئے کہ اس نے دوسرے بڑے شہروں جیسے لندن یا پیرس کا نام نہیں سنا اور نہ ان کی وسعت اور خوبصورتی کے متعلق کچھ معلوم ہے۔ حالانکہ لنڈن۔ پیرس۔ برلن بہت بڑے شہر ہیں۔ مگر چونکہ ان کے متعلق علم نہیں۔ اس لئے دہلی کے دیکھنے کی خواہش تو کریں گے حالانکہ وہ ان شہروں سے کچھ نسبت ہی نہیں رکھتی۔ اسی طرح عورتیں اسی وقت معلوم کریں گی جب ان کے سامنے علوم کی ایک فہرست رکھ دی جائے پس میرا یہ لیکچر صرف علوم کی تعریف کے متعلق ہو گا میں بتاؤں گا کہ دنیا میں کیا کیا علوم ہیں۔

علم کے مفہوم کی وسعت علم کے معنے میرے نزدیک یہ نہیں کہ جو سچا ہی ہو۔ میرے نزدیک علم کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ فی الحقیقت وہ سچے اور مکمل ہوتے ہیں اور بعض نہ سچے ہوتے ہیں اور نہ مکمل ہوتے ہیں مگر پھر بھی ان کو علم کہا جا سکتا ہے اور بعض ابھی معرض تحقیق میں ہوتے ہیں مگر علم کہلاتے ہیں۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو پڑھنا ہوتا ہے مگر عمل اور کام کرنا نہیں ہوتا اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں صرف کام کرنا پڑتا ہے اور ہاتھ کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ پس میں اس مضمون میں صرف علوم کی فہرست بتاؤں گا تاکہ اندازہ کر لیں کہ کس کس قدر علم کی ضرورت ہے اور اسی طرح پر اس فہرست میں وہ علوم بھی لوں گا جو سچے اور درست ہیں۔ اور وہ علم بھی لوں گا جو درست نہیں۔ ایسے بھی جو عقل سے تعلق رکھتے ہیں اور ایسے بھی جو صرف عمل سے تعلق رکھتے ہیں۔

مذہبی علوم عام طور پر علوم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ مذہبی یا دینی اور دنیاوی پہلے میں مذہبی علوم لوں گا۔ مذہبی علوم کے معلوم کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ مذہب کیا چیز ہے اور کن باتوں میں مختلف مذاہب میں باہم اختلاف ہوا ہے۔ مذہب پر اگر غور کریں تو تین باتوں کی وجہ سے اختلاف ہوا ہے۔ اس کے متعلق بھی میں تفصیلات نہیں بیان کروں گا بلکہ مذاہب کے مختلف پہلو بیان کروں گا۔

مختلف مذاہب میں تین اصول ہیں جن پر اختلاف ہوا ہے۔ اول انسان کس طرح دنیا میں آیا؟ دوم کس غرض کے لئے دنیا میں آیا؟ سوم اس بات پر کہ کہاں جائے گا؟ یہی تین باتیں ہیں جن کی وجہ سے اختلاف ہوا اور مختلف مذاہب پیدا ہو گئے۔ ان ہر سہ امور کے متعلق جس قدر مسائل ہیں ہم ان کے گرد چکر لگائیں گے۔

اشتراک مذہب نئے علوم کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک اور سوال بھی .... مد نظر رکھنا چاہئے کہ مذاہب کا باہم کس حد تک اشتراک ہے یعنی وہ کن باتوں میں باہم ملتے ہیں اور کن خیالات کے دائروں کے اندر وہ پیدا ہوئے ہیں؟

یہ سوال اس لئے پیدا ہوا ہے کہ اس زمانہ کے لوگ مذہب سے الگ ہو کر سمجھتے ہیں کہ وہ جھوٹ ہے اس غرض کے لئے انہوں نے یہ خیال نکالا ہے کہ کن باتوں میں مذاہب ملتے ہیں اور کن باتوں میں اختلاف ہے؟ پھر ان دو باتوں کو مد نظر رکھ کر وہ کہتے ہیں کہ ان کے باہر سے آنے کی ضرورت نہیں یہ اخلاق سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے الہام کی ضرورت نہیں۔ پہلی بات کے متعلق کہ کن باتوں میں ملتے ہیں وہ ان کو مشترک سچائیاں کہہ کر الہام کی ضرورت کا انکار کرتے ہیں۔ اور دوسرا حصہ کہ کن دائروں کے اندر وہ خیالات پیدا ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق وہ ہر قسم اور ملک کی پہلی حالت کو لیتے ہیں۔ اور پھر ان کے مذہب کو لیتے ہیں اور قرار دیتے ہیں کہ یہ ان خیالات کا نتیجہ ہے۔ اور اس طرح پر کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا مذہب نہیں۔ یہ جدید تحقیقات مذاہب کے علم کے متعلق ہے اور اس علم کو موازنہ مذہب یا کمپیرٹیو ریلیجن کہتے ہیں۔ یہ اصول علوم ہیں مذاہب کے متعلق۔

مذہب اسلام تفصیلی طور پر مذہبی علوم یہ ہیں کہ (۱) ایک علم اسلام کا ہے۔ اسلام مذاہب میں سے ایک مذہب ہے پس انسان اس کی تحقیقات کرے۔

مذہب مسیحی (۲) دوسرا مذہب مسیحیت ہے۔ جب تحقیقات مذاہب ہو گی تو یہ سوال ہو گا کہ مسیحیت کیا ہے؟ جب علمی تحقیقات ہو گی تو اس کے فرقوں کو دیکھنا ہو گا۔ اس کے چار بڑے فرقے اصول کے لحاظ سے ہیں۔

اول رومن کیتھولک۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام کے خلیفہ پیٹر (پطرس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ سے صاف رابطہ پیدا کرو

یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے جن میں کوئی غیر شریک نہیں کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم خدا سے صاف رابطہ پیدا کرو۔ ٹھٹھا۔ ہنسی۔ کینہ وری۔ گندہ زبانی۔ لالچ جھوٹ۔ بدکاری۔ بدنظری۔ بدخیالی۔ دنیا پرستی۔ تکبر۔ غرور۔ خود پسندی۔ شرارت۔ کج بحثی سب چھوڑ دو۔ پھر یہ سب کچھ تمہیں آسمان سے ملے گا۔ جب تک وہ طاقت بالا جو تمہیں اوپر کی طرف کھینچ کر لے جائے۔ تمہارے شامل حال نہ ہو اور روح القدس جو زندگی بخشتا ہے تم میں داخل نہ ہو۔ تب تک تم بہت ہی کمزور اور تاریکی میں پڑے ہوئے ہو۔ بلکہ ایک مردہ ہو جس میں جان نہیں۔ اس حالت میں نہ تو تم کسی مصیبت کا مقابلہ کر سکتے۔ نہ اقبال اور دولت مندی کی حالت میں کبر اور غرور سے رہا سکتے ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تھے۔ پطرس حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری اور خلیفہ تھے اس کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ روم میں رہے وہ (کیتھولک) کہتے ہیں کہ جب روم میں گئے تو ان کو قائم مقام مقرر کیا تھا۔ اس لئے وہ ان کا خلیفہ تھا۔ روم کے پادریوں کا سب سے بڑا افسر جس کو پوپ کہتے ہیں اس کو وہ پطرس کا جانشین اور خلیفہ سمجھتے ہیں اور ان کا عقیدہ ہے کہ باقی جس قدر پادری ہیں وہ اس کی اطاعت کریں۔ اگر وہ اس کی اطاعت نہیں کرتے تو مسیح کی بھی نہیں کرتے۔ غرض وہ حضرت مسیح کی خلافت متواترہ کا اقرار کرتے ہیں۔

میں اس وقت یہ بحث نہیں کروں گا کہ یہ غلط ہے یا صحیح۔ بلکہ مجھ کو تو صرف یہ بتانا ہے کہ یہ بھی ایک علم ہے۔ پھر وہ لوگ حضرت مریم کی طرف بھی کچھ خدائی صفات منسوب کرتے ہیں اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب کوئی بزرگ مرجاتا ہے تو اس کی قبر یا لاش سے دعا کرتے ہیں۔ سائنس کے طریق پر بعض لاشوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور بزرگوں کی قبروں پر جہاں انہوں نے دعائیں کی ہوں جاتے ہیں۔

انتظامی طور پر وہ خلیفہ کو مانتے ہیں اور مذہبی لحاظ سے ان کا خیال ہے کہ حضرت مسیح اور مریم اور دوسرے بزرگوں کی قبر یا مقامات مقدسہ پر دعا کی جائے تو قبول ہوتی ہے۔

ان میں ایک رسم عشاء ربانی کی ہے کہ مسیحؑ نے اپنی گرفتاری سے پہلے شراب یا انگور کا رس اور روٹی کا ٹکڑا لے کر پیا اور حواریوں کو دیا اور اس کی تعبیر اپنے گوشت اور خون سے کی۔ جو اس کی نقل کرتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں یعنی وہ ڈبل روٹی کو گوشت اور شراب کو اس کا خون یقین کرتے ہیں رومن کیتھولک کے ماتحت بہت بڑا علاقہ ہے اور رومن کیتھولک پرانے طریق کے عیسائی ہیں۔

دوسرا فرقہ گریک چرچ ہے۔ گریک چرچ کے معنے ہیں۔ یونانی گرجا۔ یہ لوگ پانچویں مسیحی میں جدا ہو گئے۔ یونانیوں میں بت پرستی زیادہ تھی۔ یہ لوگ رومیوں کے اس خیال کو صحیح نہیں سمجھتے کہ پوپ مسیح کا قائم مقام ہے اس لئے وہ پوپ سے الگ ہو گئے ان کا بڑا پادری پیٹری یارک کہلاتا ہے جو قسطنطنیہ میں رہتا ہے اس کو بھی پوپ کی طرح وہ مسیح کا قائمقام نہیں سمجھتے۔

تیسرا مذہب پروٹسٹنٹ۔ پروٹسٹنٹ کے معنے ہیں مقابل میں اظہار نفرت یا اظہار علیحدگی۔ ان لوگوں نے پوپ سے علیحدگی کا اظہار کر دیا۔ رومن کیتھولک سے یہ لوگ نکل کر علیحدہ ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہر شخص آزاد ہے پوپ کچھ چیز نہیں۔ ان کے ہاں بھی گرجا ہے اور وہ اسے بادشاہ کے ماتحت سمجھتے ہیں۔ یہ تو انگلستان کا حال ہے یورپ کے باقی ممالک والے گرجے کے ماتحت سمجھے جاتے ہیں جن میں عام لوگوں کی بھی رائے ہوتی ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح کی صلیب کے سامنے یا کسی بزرگ یا مریم کے بت کے سامنے جھکنا جائز نہیں اور انجیل کا ترجمہ دوسری زبانوں میں کرنا جائز ہے برخلاف رومن کیتھولک والوں کے جو کہتے ہیں کہ انجیل اصلی زبان میں پڑھنی چاہئے۔

چوتھا فرقہ یونی ٹیرین ہے جو ایک خدا کو مانتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو وہ خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے بلکہ ان کو آخری اور بڑا نبی یقین کرتے ہیں۔

عیسائیت کے یہ بڑے بڑے فرقے بیان کئے ہیں ان میں چھوٹے چھوٹے اور بھی بہت سے فرقے ہیں لیکن بڑے بڑے فرقے یہی ہیں۔

یہودی مذہب (۳) تیسرا مذہب یہودیت ہے۔ یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت ہیں اور تورات کو مانتے ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جھوٹا یقین کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک آنے والے مسیح کی پیشگوئی ضرور ہے مگر مسیح ابن مریم کا دعویٰ غلط ہے۔ وہ کہتے ہیں مسیح سے پہلے ایلیا نبی آسمان سے آئے گا۔ ملاکی نبی تک سب کو مانتے ہیں البتہ حضرت سلیمان کو بھی بڑا کہتے ہیں اور حضرت داؤد کو نبی مانتے ہیں۔ اصل مذہب کی بنیاد توریت پر رکھتے ہیں۔

یہودی مذہب کے دو بڑے فرقے ہیں ایک صدوقی دوسرے فریسی۔

صدوقی سیاسی فرقہ ہے اور آزاد خیال ہے ان کا یہی خیال تھا کہ بائبل ہر شخص سمجھ سکتا ہے اس لئے وہ حالات زمانہ کے ماتحت بائبل کے معنی کر لیتا تھا۔ اور یہ فرقہ چونکہ سیاسی تھا۔ بادشاہوں کی مدد پر تھا۔ بادشاہوں کو بھی اپنی حکومت چلانے کے لئے ان کی ضرورت تھی اس لئے وہ بھی ان کی مدد کرتے اور آزادی دے دیتے تھے تاکہ حسب مطلب معنے کر لیں۔

درحقیقت یہ ایک سیاسی فرقہ تھا۔ اس فرقہ کو کسی حد تک اہل حدیث کی مانند کہہ سکتے ہیں۔ دوسرا فرقہ فریسی حنفیوں کی مانند ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ بزرگوں کے اقوال کی بھی تقلید ضروری ہے۔ اور دوسرے ملکوں کے فتح کرنے کے خلاف تھے بلکہ اپنے ملک کو محدود رکھنا چاہتے تھے۔ چونکہ صدوقی فرقہ ایک سیاسی فرقہ ہی تھے اس لئے یہودیت کی تباہی کے ساتھ وہ مٹ گیا۔

ہندو مذہب (۴) چوتھا ہندو مذہب ہے۔ دراصل یہ کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے جو لوگ ہندوستان میں موجود تھے وہ ہندو کہلاتے تھے۔ ان میں موٹے موٹے فرقے یہ ہیں۔

سب سے زیادہ اور سب سے قدیم سناتن دھرم ہے۔ یہ بہت پرانا مذہب ہے اور وید پر یقین رکھتے ہیں اور اس کو خدا کا کلام سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ وید کے بعد کوئی نئی شریعت اور کتاب نہیں آئی ہے بلکہ اوتاروں کے ذریعہ وید کا علم آتا ہے۔ کرشن اور رام چندر کو اوتار مانتے ہیں۔ اس مذہب کا زیادہ مدار بت پرستی پر ہے اور تین بڑے دیوتا برہما' وشنو اور شو کو مانتے ہیں۔ اور بھی چھوٹے چھوٹے بہت سے دیوتاؤں کو مانتے ہیں مگر سب سے بڑے یہی ہیں۔ آگے پھر ان میں مذہبی فرقے ہیں۔ بعض برہما کو بڑا بتاتے ہیں اور بعض وشنو کو اور بعض شو کو۔ برہما پیدائش کا دیوتا ہے۔ شو آرام اور دولت کا۔ اور وشنو ہلاکت کا یعنی موت کا۔ پھر ان فرقوں میں ایک اہم فرقہ ہے جو کرشن جی کو ماننے والا ہے۔ وہ وید کو خاص طرز پر مانتے ہیں لیکن ان کا یہ خیال ہے کہ کرشن جی نے گیتا میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ وید کو پڑھ کر نہیں آتا۔ اس لئے وہ گیتا ہی کو پڑھتے ہیں۔ وہ گیتا کے علم کو مکمل سمجھتے ہیں اور ویدوں پر اس کو فضیلت دیتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نیا ہی فرقہ ہے۔ پھر ایک اور فرقہ ان میں ویدانتی یا ویدانت کہلاتا ہے۔ اس فرقہ والے سمجھتے ہیں کہ سب کچھ خدا ہی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دنیا کو ایک خدا کا خیال ہے۔ اور ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ سب کچھ ہمیشہ سے ہے اگر یہ ہمیشہ سے نہیں تو پھر کہاں سے آگیا۔ پس یہ خدا کا خیال ہے۔ اور درحقیقت یہ کچھ نہیں۔ پھر ایک فرقہ وام مارگ ہے ان کا عقیدہ عملی طور پر یہ ہے کہ ساری روحانی ترقی عیاشی پر موقوف ہے۔ یہ لوگ کثرت سے پھیلے ہوئے ہیں۔

پھر ایک مذہب آریہ مذہب ہے۔ یہ اوتاروں کو نہیں مانتے۔ اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے روح اور مادہ کو پیدا نہیں کیا بلکہ یہ دونوں چیزیں بھی ہمیشہ سے مستقل طور پر ہیں۔ اپنے وجود کے لئے خدا تعالیٰ نے ان چیزوں کو لے کر جوڑ جاڑ دیا جس طرح کمہار مٹی لے کر برتن بنا دیتا ہے۔

اور یہ مذہب نجات کے متعلق کہتا ہے کہ جو کچھ ملتا ہے وہ صرف کرموں کا پھل ہے اور اس کو تناسخ یا آواگون کا عقیدہ بتاتے ہیں کہ انسان بار بار اپنے عملوں کی جزا سزا بھگتنے کے لئے اسی دنیا میں بار بار آتا رہتا ہے اور کبھی اس کو ہمیشہ کی نجات نہیں مل سکتی۔

بدھ مذہب (۵) پانچواں مذہب بدھ مذہب ہے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ سب سے زیادہ تعداد اسی مذہب کی ہے۔ یہ مذہب پیدا تو ہندوستان میں ہوا مگر اب اس کے ماننے والوں کی بڑی تعداد ہندوستان سے باہر ہے۔ چین اور جاپان وغیرہ میں اسی مذہب کے ماننے والے کثرت سے ہیں۔

اس مذہب کا بانی بدھ ایک راجہ کا بیٹا تھا۔ انہوں نے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر خدا کی یاد کی۔ وہ کہتے ہیں کہ خواہشات کے مٹا دینے کا نام نجات ہے اور خواہشات کا مٹانا فنا ہو جانا ہے۔ یہی اس مذہب کا بڑا امتیاز ہے۔ وہ ہر قسم کی خواہشات ہی کو مٹا دینا چاہتے ہیں اس لئے وہ روزہ نہیں رکھتے اور دوسری قسم کی عبادات کو بھی مٹا دیا کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی خواہش ہے اور خواہش کے مٹا دینے کا نام فنا ہونا ہے اور یہی نجات ہے۔

جینی مذہب (۶) چھٹا مذہب جین مت ہے اس مذہب کے ماننے والوں کی تعداد ہندوستان میں دو اڑھائی کروڑ ہو گی۔ وہ کہتے ہیں کہ خدا کوئی نہیں۔ چند پاک روحیں مل کر دنیا پر حکومت کرتی ہیں اور باقی تمام ارواح ترقی کرتی ہیں اور اس ترقی میں کبھی کوئی وقت آجاتا ہے کہ وہ نجات پا جاتی ہیں انسان کی روح کو مادہ لگ گیا ہے۔ جب وہ مادہ جھڑ جاتا ہے تو وہ نجات پا جاتی ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کوئی کانٹا کپڑے کو لگ جائے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کانٹے کو الگ کر دیا جائے ان کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ جب تک وہ مادہ جھڑتا نہیں روحیں بار بار آتی رہتی ہیں اور بار بار آنے کا نام تناسخ ہے۔ یہ عقیدہ سب میں ہے۔

زرتشتی مذہب (۷) ساتواں زرتشتی مذہب کا علم ہے۔ یہ مذہب پانچ ہزار برس پہلے ایران میں پیدا ہوا تھا بعض کا خیال ہے یہ ہندو مذہب سے بھی پہلے کا ہے۔

زرتشت ایک شخص ہے جس پر یہ مذہب نازل ہوا۔ اس مذہب کے عقائد اسلام سے ملتے ہیں۔ اعمال میں وضو تیمم۔ نماز بھی پائی جاتی ہے اور دوزخ اور بہشت کا عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کا سب سے بڑا اختلاف دوسرے مذاہب سے یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا جلوہ آگ اور سورج کو یقین کرتے ہیں اس لئے اس کی عام طور پر پوجا کرتے ہیں۔ اس کے بعد پانی اور ہوا عناصر کے بھی پرستار ہیں۔ عملی طور پر دوسرے مذاہب کے بعد اعمال سے بہت بڑا اختلاف ہے۔ مثلاً ہندو مردوں کو جلاتے ہیں اور مسلمان۔ عیسائی ۔ یہودی سب دفن کرتے ہیں۔ یہ لوگ جن کو زرتشتی یا پارسی کہتے ہیں نہ جلاتے ہیں نہ دفن کرتے ہیں بلکہ گدوں کو کھلاتے ہیں۔ اس کام لئے انہوں نے ایک جگہ بنائی ہوئی ہوتی ہے جس کو دخمہ کہتے ہیں۔ انگریزی میں اس کا جو نام ہے اس کا ترجمہ ہے "مینار خاموشی" جو لوگ اس میں مردوں کو رکھتے ہیں اور یہ کام کرتے ہیں ان کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔

سکھ مذہب (۸) آٹھواں مذہب سکھ مذہب ہے۔ اس مذہب کے بانی گورونانک صاحب کے عمل اور کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو اچھا جانتے ہیں۔ ایسا بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہندو بزرگوں کو بھی اچھا جانتے ہیں۔ ان میں کوئی شریعت نہیں ان کی مذہبی کتاب گرنتھ صاحب ہے اسی کو یہ مانتے ہیں۔ مسلمانوں سے اختلاف اور عداوت کی وجہ سے ان سے الگ ہو گئے ہیں۔

عام طور پر اس مذہب میں اخلاقی تعلیم ہوتی ہے۔ بہادر بنو۔ جھوٹ نہ بولو۔ وغیرہ۔

اس کے دو بڑے فرقے ہیں۔ ایک اکالی دوسرے اوداسی۔ اوداسی پرانے ہندو بزرگوں کو بھی مانتے ہیں اور اکالی کہتے ہیں کہ سکھ نیا مذہب ہے ہندوؤں سے تعلق نہیں۔ آجکل اس فرقہ کا بہت زور ہے اور چھوٹے چھوٹے بہت سے فرقے اس مذہب میں ہیں۔

جاپانی مذہب (۹) نواں مذہب شنٹوازم ہے جو جاپان کا مذہب ہے۔ ان میں نہ شریعت ہے نہ کوئی قانون ہے۔ اخلاقی باتیں ہوتی ہیں اور وہ روح کی طاقتوں کے قائل ہیں۔ مردوں کی روحوں کی پرستش کرتے ہیں۔

مذہب فلسفہ (۱۰) دسواں مذہب فلسفہ کا ہے یہ شک وشبہ کا مذہب ہے۔ دہریہ بھی اسی میں داخل ہے۔ یورپ میں ان کو اگناسٹک کہتے ہیں۔ اس کے معنے ہیں "میں نہیں جانتا" اس مذہب کی بنیاد محض وہم پر ہے۔

ان کے سوا کچھ نئے مذہب پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک بابی مذہب ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد ایک نیا رسول صاحب شریعت آیا ہے اس مذہب کا بانی ایک شخص محمد علی باب تھا۔ جس کے نام سے منسوب ہو کر یہ لوگ بابی کہلاتے تھے۔ پھر اس کے بعد اس کا ایک خلیفہ بہاء اللہ اس کا جانشین ہوا اور اس کے نام سے منسوب ہو کر اس مذہب کا نام بہائی ہو گیا۔ اور اب یہ لوگ اپنے آپ کو اسی نام سے پکارا جانا پسند کرتے ہیں۔

اس مذہب کا خیال ہے کہ حضرت امام حسین کی اولاد میں سے ایک امام غائب ہو گیا تھا جو اب تک زندہ ہے وہ امام غائب ایک شخص کو اپنا قائمقام بناتا ہے۔ وہ اس کا جانشین ہوتا ہے۔ گویا وہ شخص امام غائب اور دوسرے لوگوں کے درمیان ایک واسطہ اور باب ہوتا ہے۔ باب دروازہ کو کہتے ہیں۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ وہ باب معصوم ہوتا ہے اس سے غلطی اور خطا نہیں ہوتی کیونکہ وہ امام مہدی کا آئینہ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ان کا عقیدہ ہے کہ مہدی کو علم غیب ہے۔

محمد علی باب مارا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ میرا جانشین ایک صبح ازل ہو۔ دراصل یہ ایک لقب تھا جو محمد علی کے بعد اس کے جانشین مرزا یحیٰی نے اپنا رکھا یہ مرزا یحیٰی بہاء اللہ کا بھائی تھا۔ یہ فرقہ چونکہ حکومت ایران کے خلاف تھا اور باب بھی شاہی حکم سے مارا گیا تھا۔ صبح ازل نے جب دیکھا کہ اس کے سرگرم اور جوشیلے مرید قتل ہو رہے ہیں تو بہت گھبرایا اور بغداد کو بھاگ آیا جہاں اس نے آکر خوف سے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ اس موقعہ کو اس کے بھائی بہاء اللہ نے جس کا اصل نام مرزا حسین علی تھا غنیمت سمجھا۔ اور بہاء اللہ کا لقب اختیار کر کے اپنا کام کرنے لگا۔ اب صبح ازل تو بیٹھا رہ گیا اور بہائی فرقہ بڑھ گیا۔ یہ فرقہ ایک ایسا فرقہ ہے کہ جس کا مذہب اور عقیدہ عملی طور پر یہ پایا جاتا ہے کہ جو یورپ والے کہیں وہی تعلیم اپنی بتا دیتے ہیں۔ خواجہ صاحب کا سا طریق ہے کہ جو تعلیم یافتہ لوگوں نے کہہ دیا وہی اسلام ہے۔ بہائیوں کا عملی طریق یہی ہے کہ تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں کے خیالات کو لے کر اور کچھ اخلاقی تعلیم پیش کر دیتے ہیں۔

برہمو مذہب (۱۱) گیارھواں مذہب یا دوسرا جدید مذہب برہمو مذہب ہے۔ یہ عقلی مذہب ہے اور کہتے ہیں ہمارے عقیدہ کی بنیاد عقل پر ہے۔ یہ لوگ دعا بھی کرتے ہیں مگر دعا کی قبولیت کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ دعا سے صرف خدا کی محبت بڑھتی ہے۔

تھیاسوفی مذہب تیسرا جدید مذہب تھیاسوفی ہے اس مذہب کے بڑھانے والی ایک عورت ہے اور آجکل اس کی سردار بھی ایک عورت ہے جس کا نام اینی بسنٹ ہے۔ اس کا عقیدہ ہے کہ انسانی روحیں واپس آتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ صداقت بیشک ہے مگر وہ نہ تو کسی خاص عقیدہ سے مخصوص ہے نہ کسی خاص انسان سے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ انسان خدا کو دیکھ لیتا ہے مگر کسی مذہب کی پیروی سے نہیں بلکہ انسانی تدبر اور فکر کے ساتھ۔

یونی ٹیرین مذہب چوتھا جدید مذہب یونی ٹیرین ازم۔ یعنی نفع کا مذہب ہے یہ کہتے ہیں کہ مذاہب سب جھوٹے ہیں۔ جس چیز میں سب سے زیادہ نفع ہو وہی اچھی ہے۔ یہ مذہب دہریت کی ایک شاخ ہے۔

دیو سماج مذہب پانچواں جدید مذہب دیو سماج ہے۔ یہ بھی دہریہ ہے اس کا بانی خدا کا تو انکار کراتا ہے مگر اپنی پوجا کراتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ارواح ترقی کر کے اپنا اثر ڈالتی ہیں۔ دراصل یہ مذہب جین مت سے نکلا ہے۔

سپر چولزم مذہب چھٹا جدید مذہب سپرچولزم ہے اس مذہب کے ماننے والے کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد روحیں اس دنیا میں آتی ہیں اور اس جہاں کی خبریں دیتی ہیں حالانکہ اصل تو یہی ہے کہ یہ معلوم کرنا ہے کہ مرنے کے بعد کیا ہو گا۔

اس کے علاوہ ہزروں قدیم و جدید مذہب ہیں مگر ان کا کوئی نام ونشان نہیں ہے۔ مذاہب کے اس مختصر تذکرہ کے بعد اب میں اسلام کو لیتا ہوں۔ جس کو میں نے بیان تو سب سے پہلے کیا تھا مگر اسے چھوڑ دیا تھا اس لئے کہ وہ عظیم الشان ہے۔

اسلامی علوم علوم اسلامی میں سے پہلی بات علم العقائد ہے اور علم العقائد میں سب سے اہم مسئلہ ہستی باری تعالیٰ ہے۔ یہ معمولی علم نہیں بلکہ اس میں بڑی بڑی بحثیں ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نظر آ سکتا ہے یا نہیں؟ مل سکتا ہے یا نہیں؟ یا ملنے کے کیا نشان ہیں؟ بندوں سے کس طرح تعلق رکھتا ہے؟ ان سے اپنی محبت یا غضب کا کس طرح اظہار کرتا ہے؟ ہمارا اور خدا کا کیا تعلق ہے؟........

غرض ہستی باری تعالیٰ کی کئی شاخیں ہیں میں نے پچھلے سال اس مسئلہ پر سالانہ جلسہ کے موقعہ پر تقریر کی تھی اور نو گھنٹہ کی تقریر کی تھی۔

عام طور پر لوگ ہستی باری تعالیٰ کو نہیں سمجھتے۔ پھر اسی کے ساتھ صفات باری تعالیٰ کا عقیدہ ہے اور اس کے متعلق بھی بہت سے پہلو ہیں۔ صفات باری تعالیٰ کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ سب مسائل اسی میں آتے ہیں۔

دوسرا مسئلہ ملائکہ کا ہے اس کی بھی بہت سی شاخیں ہیں۔ مثلاً ملائکہ ہیں یا نہیں؟ اور اگر ہیں تو کیا چیز ہیں؟ اور انسان سے ان کا کیا تعلق ہے؟ اگر کوئی تعلق ہے تو کیا ہے؟ اور انسان کا اس میں کہاں تک دخل ہے اور وہ کس طرح ملائکہ سے تعلق پیدا کر سکتا ہے؟ پھر ملائکہ کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں یا نہیں؟ اس مسئلہ پر بھی میری مفصل تقریر شائع ہو چکی ہے جو سات آٹھ گھنٹہ تک ہوئی تھی۔

تیسرا مسئلہ وحی اور الہام کا ہے۔ اس کے بھی مختلف پہلو ہیں۔ خدا کا کلام کس طرح نازل ہوتا ہے یعنی لفظوں میں نازل ہوتا ہے یا خواب کی صورت میں اس کا مضمون نازل ہوتا ہے؟ خواب ہو تو اس کی تعبیر کس طرح کی جاتی ہے اور کس طرح معلوم ہو کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ یہ بہت وسیع مضمون ہے۔

چوتھا علم۔ علم العقائد میں نبوت اور

یقین کی دولت کے بغیر روح القدس نہیں مل سکتا

یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہو گا گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو۔ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کوہ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسانی کو معدوم کر رہی ہے پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر۔ تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو۔ یا صدق ووفا کا اس سے تعلق توڑ سکو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسالت ہے۔ اس کے بھی مختلف پہلو ہیں۔ اصلاح کے لئے جو آتے ہیں کیا وہ خدا ہوتے ہیں یا آدمی ہوتے ہیں؟ کس غرض کے لئے آتے ہیں؟ کس حد تک وہ کام کرکے جاتے ہیں؟ ان کی صداقت کی کیا علامات ہوتی ہیں۔ ان کی زندگیاں کیا اثر رکھتی ہیں؟ یہ بھی ایک وسیع علم ہے۔

پانچواں علم۔ علم العقائد میں دعا ہے۔ یہ مضمون بھی بہت وسیع علم ہے۔ دعا کیا چیز ہے؟ دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر ہوتی ہے تو کس طرح؟ ساری قبول ہوتی ہے یا تھوڑی؟ اور اگر قبول ہوتی ہے تو اس کے کیا نشانات ہیں؟ اور کس طرح معلوم ہو کہ دعا قبول ہو گئی؟ پھر یہ کہ کن الفاظ اور کس حالت میں دعا قبول ہوتی ہے؟ غرض دعا کے مختلف پہلو اور سوال ہیں۔

چھٹا علم۔ علم العقائد میں تقدیر کا ہے۔ یہ علم بھی بڑا وسیع اور نازک ہے۔ اس کے مختلف پہلو ہیں۔ مثلاً کیا انسان کو خدا تعالیٰ نے ایسا پیدا کیا ہے کہ جس قدر اعمال وہ کرتا ہے سب خدا ہی کراتا ہے یا انسان کا بھی اس میں اختیار ہے؟ اگر انسان کا دخل نہیں تو پھر اسے سزا کیوں دیتا ہے؟ اس کے متعلق بھی میری تقریر سالانہ جلسہ پر ہو چکی ہے۔

ساتواں علم۔ علم العقائد میں بعث بعد الموت ہے۔ یہ علم بھی بڑا وسیع ہے اور اس کے مختلف پہلو ہیں۔ کیا مرنے کے بعد انسان زندہ ہوگا؟ پھر اگر زندہ ہوگا تو یہی جسم ہوگا یا صرف روح ہوگی؟ اور اٹھے گا تو کس طرح؟ اگر صرف روح ہوگی تو کیونکر اٹھے گا۔ جسم ہوگا تو کیونکر؟ پہلے لوگ جو مر چکے ہیں کیا وہ اٹھ چکے ہیں یا باقی ہیں؟ کیا بعد میں آنے والے بھی اس کے ساتھ شامل ہو جائیں گے؟

آٹھواں علم۔ علم العقائد میں مسئلہ نجات یا فلاح ہے۔ اس مسئلہ پر اسی سال میں نے تقریر کی ہے اس میں میں نے اس کے مختلف پہلوؤں کو کھول کر بیان کیا ہے کہ نجات کیا چیز ہے اور کیا وہ مرنے کے بعد ہوگی یا اسی زندگی میں؟ پھر مرنے کے بعد جو انعام ہوگا وہ ہٹ جائے گا یا ہمیشہ رہے گا؟ ایسا ہی سزا کے متعلق کہ وہ ہمیشہ رہے گی یا ایک وقت خاص تک۔ غرض اس کے مختلف پہلو ہیں اور ان پر میری تقریر میں بحث ہے۔

علوم اسلامی میں دوسرا علم قرآن کریم ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی ہے قرآن کریم بجائے خود بہت سے علوم کا مجموعہ ہے اور اس کے کئی حصے ہیں۔ اول متن پڑھنا اور اس کو سمجھنا ہے دوم علم تفسیر اس سے یہ مطلب ہے کہ پہلے لوگوں نے کیا معنے کئے ہیں۔ تفسیروں کے علم میں بیسیوں تفسیریں ہیں اور ایک ایک تفسیر بہت سی جلدوں میں لکھی گئی ہے یہاں تک کہ ایک تفسیر دو سو جلدوں میں ہے۔ غرض سینکڑوں جلدیں مختلف تفسیروں کی ہیں اور بہت سی ان میں سے چھپ چکی ہیں اور بہت ہیں جو ابھی نہیں چھپی ہیں۔

پھر علوم قرآنیہ میں تیسرا علم اصول تفسیر کا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف کے معنے اور تفسیر کرتے وقت کن باتوں کا خیال رکھنا چاہئے یہ ایک مستقل علم ہے۔

۴۔ پھر ایک قرآن کریم کے متعلق علم قرأت ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بعض الفاظ کو کسی جگہ سات سات طرز پر پڑھا ہے اور بعض جگہ دس دس طرز پر بھی پڑھا ہے یہ علم قرأت سے معلوم ہوتا ہے اور جو لوگ اس کے عالم ہیں وہ جانتے ہیں یہ علم صرف قبائل کے لحاظ سے ہے۔ عربوں کے مختلف قبیلے اپنے لب ولہجہ کے لحاظ سے جس طرح پر ادا کر سکتے تھے ان کی آسانی کے لئے نبی کریم ﷺ اجازت دیتے تھے۔

پانچواں علم۔ علم تجوید۔ اس علم میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کریم کے الفاظ کو ادا کرتے وقت ٹھہرنا کہاں ہے ور کہاں لمبا کرنا ہے۔ اس میں اعراب اور مد کے قواعد ہوتے ہیں۔

چھٹا علم۔ جمع القرآن ہے اس علم میں اس امر پر بحث ہوتی ہے کہ قرآن مجید آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں لکھا گیا یا نہیں اور لکھا گیا تو سارا لکھا گیا؟ اہل یورپ نے جمع قرآن پر اعتراضات کئے ہیں۔ اس علم کے ذریعہ ان اعتراضات کا جواب دیا جاتا ہے۔

ساتواں علم۔ تاریخ نزول و ترتیب قرآن کریم ہے۔ قرآن مجید کی آیات اس وقت تو ملی جلی ہیں۔ اس علم کے ذریعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کون سی آیت کس وقت اتری۔ یہ ایک مستقل علم ہے۔

آٹھواں علم۔ حل لغت قرآن بالقرآن ہے۔ قرآن کریم اپنے الفاظ کے معنے خود کرتا ہے۔ یہ علم بھی ایک مستقل علم ہے۔ غرض قران کریم کے متعلق یہ آٹھ علم ہیں۔

تیسرا علم علوم اسلامیہ میں سے علم الحدیث ہے اس کی بھی کئی شاخیں ہیں۔

(۱) خود حدیث ہے نبی کریم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حدیث ہے۔ اس کا ایک حصہ وہ ہے جس کو روایت کہتے ہیں۔ جیسے ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ایسا سنا' یا حضرت ابوبکرؓ کا کہنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' یا کسی اور صحابی کا ایسا کہنا روایت ہے اور اس روایت کو حدیث کہتے ہیں۔

(۲) دوسرا حصہ اصول حدیث ہے جس میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ حدیث کس طرح پر لکھی گئی۔ اس کے اصول بیان کئے ہیں۔ اس علم میں یہ بھی بتایا ہے کہ کتنی قسم کی حدیثیں ہوتی ہیں۔ بعض صحیح ہوتی ہیں بعض کمزور ہوتی ہیں۔ پھر ان اقسام حدیث کے درجے بتائے جاتے ہیں۔ یعنی کہاں تک کوئی حدیث اثر رکھتی ہے۔

اسی علم کی ایک شاخ اور نکل آئی ہے وہ اسماء الرجال ہے اس علم میں یہ بحث ہے کہ فلاں راوی صادق ہے یا کیسا ہے اس کا حافظہ کیسا ہے۔ وہ بھلا بھی ہے یا نہیں۔ غرض راویوں کے حالات پر بہت کھول کھول کر بحث کی جاتی ہے۔ اور ان ساری باتوں کا اثر حدیث پر جا پڑتا ہے۔

چوتھا حصہ حدیث کے متعلق تاریخ حدیث ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ حدیث کے لکھنے کا خیال کیونکر پیدا ہوا اور کس زمانہ میں حدیث کی تحریر شروع ہوئی۔ مولفین نے حدیث کا ذکر بھی کیا ہے اور یہ بھی کہ اس میں کیا کیا ترقیاں ہیں۔

پانچواں حصہ علم حدیث کے متعلق شرح حدیث ہے۔ جس طرح پر قرآن کریم کی تفسیر کی گئی ہے اسی طرح پر حدیث کی شرح لکھی گئی ہے۔

چھٹا حصہ موضوعات حدیث کا ہے۔ اگرچہ یہ بحث اسماء الرجال میں بھی آ جاتی ہے مگر بعض نے مستقل طور پر اس علم کو لیا ہے اور موضوع احادیث کو جمع کیا ہے۔

چوتھا علم علوم اسلامی میں فقہ کا علم ہے اس کے بھی کئی حصہ ہیں ایک تو خود فقہ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ وضو اس طرح کرنا چاہئے۔ نماز اس طرح پڑھنی چاہئے۔ اس طرح زکوٰۃ روزہ نکاح حج اور دوسرے مسائل لین دین ورثہ وغیرہ کے متعلق حدیث میں بھی مسائل آتے ہیں۔ مگر متفرق طور پر فقہ میں تمام مسائل کو ایک جگہ جمع کر کے بتا دیا ہے۔

فقہ کے علم کے ماتحت بھی کئی علم ہیں۔ ان میں سے ایک اصول فقہ ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ فقہ کیونکر بنائی جاتی ہے۔ یعنی کن کن طریقوں پر اس کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ پھر آگے اس میں اختلاف ہوگا۔ کوئی کہے گا یہ بات قرآن کریم کے مطابق ہو۔ ایسا ہی کوئی کہے گا کہ قیاس اور عقل کو بھی دخل ہوگا۔

پھر صرف ونحو کا دخل ہوگا۔ اس کے لحاظ سے یہ معنے ہوں گے۔ پھر اس سے بھی اختلاف ہوگا۔ غرض اصول فقہا میں یہ بحث ہوگی کہ کس طرح مسائل نکالے جائیں۔ فقہا کے موٹے موٹے فرقے یہ ہیں۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ حنفی زیادہ زور قرآن مجید سے اجتہاد کر کے مسائل کے ماننے پر زور دیتے ہیں اور کہتے ہیں جو عقل سے ثابت ہوں وہ مانیں گے (۔)

امام ابو حنیفہ اولیاء اللہ میں سے تھے۔

شافعی عقل کی طرف زیادہ جاتے ہیں۔

مالکی بھی عقل پر زور دیتے ہیں مگر حدیث پر بھی شافعی مذہب سے زیادہ زور دیتے ہیں۔

امام مالک کی موطا بہت معتبر کتاب ہے۔

امام حنبل سب سے زیادہ زور حدیث پر دیتے ہیں۔

پانچواں فرقہ اہل حدیث کا ہے۔ وہ بالکل حدیث پر چلتے ہیں اور عقل کو نہیں مانتے (۔)

پھر فقہ سے تعلق رکھنے والا تیسرا علم فتاویٰ سے تعلق رکھتا ہے علماء نے مسائل ضروریہ کے متعلق جو فتاویٰ دیئے ہیں ان سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔

پانچواں علم۔ اسرار شریعت کا ہے۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ نماز کیوں پڑھی جاتی ہے۔ روزہ کیوں رکھا جاتا ہے۔ غرض احکام شریعت کے وجوہ بیان کرنا اسرار شریعت ہے۔ اس میں یہ بھی داخل ہے کہ کس حد تک اسرار شریعت معلوم ہو سکتے ہیں اور کس حد تک بیان کر سکتے ہیں۔

چھٹا علم۔ اصول شریعت ہے۔ یعنی شریعت کی کیا کیا بنیاد ہے مثلاً خدا تعالیٰ کی وحی سے نازل شدہ علوم ہوتے ہیں یا وہ اصول جو رسول کی معرفت بتائے جاتے ہیں کس حد تک ان کے بیان کی ضرورت ہوتی ہے اور کس حد تک اجازت ہوتی ہے۔ یہ تفصیل ہوگی۔ یعنی شریعت کے اصولوں کے بیان کرنے میں کس حد تک رسول کے اختیار میں ہے اور کس حد تک اس کو دوسرے لوگوں پر رکھا گیا ہے۔

ساتواں علم۔ اختلاف المذاہب کا ہے۔ اس علم کے ذریعہ معلوم ہوگا کہ (۔) مختلف فرقوں میں جو اختلافات ہیں ،، کس قسم کے ہیں۔ عقائد کے لحاظ سے (۔) میں جو فرقے ہیں ان میں ایک دوسرے کے عقائد کے لحاظ سے کیا اختلاف ہے۔ مثلاً ایک سنی کہلاتے ہیں جن میں حنفی' مالکی' حنبلی' شافعی سب داخل ہیں دوسرے شیعہ ہیں۔

سنّیوں اور شیعوں کا بڑا اختلاف مسئلہ خلافت کے متعلق ہے۔ مسئلہ خلافت کے متعلق پھر بحث ہوگی کہ خلافت ہے یا نہیں۔ ہے تو کس حد تک ماننا ضروری ہے اور پھر

دین کو دنیا پر مقدم کرکے دکھاؤ

سچی اطاعت اور پوری فرمانبرداری کو اپنا شعار بناؤ لور خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنی رضا پر مقدم کر لو۔ دین کو دنیا پر اپنے عمل اور چلن سے مقدم کر کے دکھاؤ۔ پھر خدا تعالیٰ کی نصرتیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اس کے فضلوں کے تم وارث بنو گے۔ یاد رکھو خدا تعالیٰ کے فضل سے انسان کے محروم ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہوتی ہے کہ وہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ سے کچھ وعدے کرتا ہے لیکن جب ان وعدوں کے ایفاء کا وقت آتا ہے تو ایفا نہیں کرتا۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمانبرداری کا معیار

فرمانبرداری کا معیار ہے کہ ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہوں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور' اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے، یا اپنے نفسانی اغراض کو۔ اسی طرح رسم و رواج' عادات' کسی کا دباؤ حب وجاہ' رعایت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف۔ اس وقت دیکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے حکم کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کرلیتا ہے تو یہی خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

خلافت انتخاب سے ہوگی یا اولاد سے؟

دوسرا مسئلہ اختلاف کا یہ ہے کہ قرآن مجید کی وحی لفظوں میں ہے یا یہ خیالات اور اس کا مضمون وحی ہوا؟ اسی ضمن میں خدا تعالیٰ کی صفات پر بحث ہے کہ کیا خدا کلام کرسکتا ہے یا اس کا بولنا اور سننا اور ہے؟

تیسرا اختلاف اس بات پر ہے کہ خدا تعالیٰ کے کلام کے مقابلہ میں رسول کا بھی کوئی حق ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ اصول ہیں جو خلفاء کے ماننے والے لوگوں میں اور جو خلفاء کے متعلق اختلاف کرتے ہیں قابل غور ہیں۔

دوسرا فرقہ خارجیوں کا ہے ان کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد کوئی خلافت نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ پارلیمنٹ چاہئے تھی۔ اور یہ بھی ان کا خیال ہے کہ گناہ کے بعد ضرور جہنم میں جانا ہوگا۔ شفاعت نہ ہوگی(۔) خوارج حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وقت میں ہوئے ہیں۔

تیسرا فرقہ معتزلی ہے۔ عمر بن عمیر نے بنایا ان کا خیال ہے کہ عقل خدا نے دی ہے اس سے کام لیا جائے۔ یہ لوگ صفات تقدیر اور کلام کے منکر ہیں۔

چوتھا فرقہ شیعہ کا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ امت میں ایک شخص ہو جو امام ہو۔ اور یہ آپ کی اولاد کا حق تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت علیؓ اور پھر حضرت علیؓ کی اولاد کا حق ہے۔(۔)

پانچواں فرقہ نیچری ہے۔ ان کا طریق یہ ہے کہ یورپ کے ماتحت اسلام کو کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بڑی غلطی ہے کہ بندے کے علم کے موافق خدا کا کلام ہو نیچریوں کا بظاہر عقیدہ تو یہ ہے کہ خدا کا کلام خدا کے فعل سے الگ نہ ہو مگر جب تطبیق کرنے لگتے ہیں تو خدا کے کلام کی بجائے انسان کے کلام سے کرتے ہیں۔ یہ فرقہ معتزلہ سے ملتا ہے۔

چھٹا فرقہ اہل قرآن کا ہے۔ یہ لوگ (۔) ہر بات قرآن کریم سے نکالتے ہیں اور اس وجہ سے کوئی نماز کی دو رکعت نکالتا ہے کوئی تین۔ یہ موٹی موٹی باتیں فرقوں کے متعلق بیان کی ہیں اور اس میں اس پر میں بحث نہیں کروں گا کہ ہر فرقہ کے دلائل کس حد تک غلط ہیں یا صحیح ہیں۔

ساتواں فرقہ ...... ہے(۔)

آٹھواں فرقہ تصوف کا ہے۔ مختلف لوگوں نے اس کے مختلف معنے کئے ہیں۔ کسی نے صفائی قلب کے معنے کئے۔ کسی نے کچھ۔ عام طور پر یہ مراد لی جاتی ہے کہ جس سے صفائی قلب پر بحث ہو۔ کس طرح اللہ تعالیٰ سے تعلق اور قرب پیدا ہوتا ہے؟ بڑے بڑے اولیاء اللہ گزرے ہیں۔

تصوف میں دوسری بات تاریخ تصوف ہے یہ سلسلہ کب سے شروع ہوا اور کن لوگوں نے اس کو جاری کیا کیا اغراض تھے اور کیا کام کیا۔ مختلف زبانوں میں کس قسم کے تغیرات تصوف میں ہوئے۔

تیسری بات اہل تصوف کے متعلق مذاہب تصوف ہیں جس میں اس بات پر بھی غور کیا جاتا ہے کہ آیا ان میں بھی اختلاف ہے۔ اور اختلاف ہے تو کس قسم کا ہے؟ مختلف سلسلے تو پائے جاتے ہیں۔ جیسے قادری' چشتی' سہروردی' نقشبندی۔ اصل اختلاف تو پایا نہیں جاتا مگر بعض باتوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور یہ اختلاف زیادہ تر مجاہدات کے متعلق ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسا جیسا رنگ ان لوگوں نے اپنے علاقہ کا دیکھا اور جس قسم کے امراض میں ان کو مبتلا پایا اسی قسم کے علاج تجویز کئے۔ جیسے ڈاکٹر مختلف طریق سے علاج کرتے ہیں۔ کبھی بخار کے بیمار کو کونین دیتے ہیں اور کبھی جلاب دیتے ہیں۔

ان بڑے فرقوں کے علاوہ اور بھی چھوٹے چھوٹے فرقے ہیں۔ انہی اہل تصوف میں ایک فرقہ ملاحدہ بھی ہے جو شریعت کو مٹاتے ہیں۔ وہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم طریقت کے مقام پر ہیں یا ایسی باتیں کرتے ہیں۔ اگر کوئی شخص کشتی پر سوار ہو تو کنارے پر جا کر اترے یا کشتی میں ہی بیٹھا رہے(۔)

ایک ملامتی فرقہ ہے۔ اصل میں تو یہ برے نہیں ہوتے مگر وہ سمجھتے ہیں کہ ریا سے تباہی ہوتی ہے اور اس کا علاج اس طرح پر کرتے ہیں کہ بعض ایسے کام کرنے لگتے ہیں جن سے دوسرے لوگوں میں بدنام ہو جائیں مثلاً رات کو کسی فاحشہ عورت کے گھر میں جا سوتے ہیں اور وہاں جا کر تہجد پڑھتے رہتے ہیں۔ لیکن یہ ایسا طریق ہے کہ اس کا خطرہ زیادہ ہے۔ بعض لوگ اس طریق کو اختیار کرکے ہلاک ہو جاتے ہیں اور مختلف قسم کی گندگیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ اس سے نفس موٹا نہیں ہوتا مگر دراصل اس کا اثر اکثر خراب ہوتا ہے۔

نواں علم۔ علم القضاء ہے اس سے یہ مراد ہے کہ کس رنگ میں امور متنازعہ کا فیصلہ کرنا چاہئے۔ گواہ کا بیان کس طرح پر ہو۔ اس پر جرح کس طرح پر ہو۔ کیا امور اس کی شہادت کے وزن کے لئے ضروری ہیں۔ قاضی کا علم۔ واقفیت اور تقویٰ و طہارت کیسی ہو۔ دوسرا حصہ اسی علم کے متعلق تاریخ القضاء ہے کس کس طرح یہ محکمہ مکمل ہوا اور کون سے بڑے قاضی اسلام میں گزرے ہیں؟

دسواں علم۔ علم الفرائض والمیراث ہے۔ میراث کے قانون اگرچہ فقہ میں شامل ہیں مگر یہ مستقل علم ہے کیونکہ اس کا اثر سیاست اور قوم پر آکر پڑتا ہے۔

گیارھواں علم۔ علم الادعیہ والاذکار ہے۔ اس علم میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس کس وقت اور کون کون سی دعائیں اور اذکار کرنے چاہئیں۔

بارھواں علم۔ علم السیر ہے۔ اس علم کے ذریعہ بڑے بڑے صحابہ اور دوسرے بزرگان کے حالات کا علم ہوتا ہے۔

تیرھواں علم۔ علم اخلاق ہے۔ کس طرح بری عادتوں اور ادنیٰ اخلاق کو ترک کرکے اعلیٰ درجہ کے اخلاق اور عادات حاصل کئے جاتے ہیں اس میں یہ بھی معلوم ہتا ہے کہ جو اخلاقی امراض انسان میں پیدا ہوتے ہیں ان کے اسباب کیا ہیں۔ اور کیوں ان امراض کو امراض سمجھا جاتا ہے۔

چودھواں علم۔ علم الکلام ہے۔ اس علم سے مراد یہ ہے کہ غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت کس طرح پر ثابت کی جاتی ہے اور اصول اسلام کو دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے۔

اسی علم کلام میں ایک شاخ علم بحث ہے جس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ دوسرے مذاہب جو اسلام کے مقابلہ میں ہیں ان کے عقائد یا اصول کیونکر غلط ہیں۔ مثلاً عیسائیت کا یہ مسئلہ خدا تین ہیں یا خدا مجسم ہے کیوں صحیح نہیں۔ یا ہندوؤں کے عقیدے کیوں درست نہیں؟ اس علم بحث کے پھر دو حصہ ہیں۔ ایک حصہ وہ ہے جس میں دوسروں کی' تردید دلائل سے ہوتی ہے۔

دوسرا اصول علم کلام ہے جس میں بتایا جاتا ہے کہ معیار صداقت کیا ہے؟ کس طرح دشمن کا مقابلہ کرنا چاہئے یہ سب باتیں اصول علم کلام میں بیان کی جاتی ہیں۔

سولھواں علم۔ سیاست اسلامیہ ہے۔ حکومت کا کیا انتظام ہو۔ رعایا اور حکومت کے کیا تعلق ہیں۔ حکومت پر رعایا کے کیا حقوق ہیں اور رعایا پر کیا؟ یہ بہت وسیع علم ہے۔ حکومت کس طریق سے کی جائے۔ دوسری حکومتوں سے اس کے کیا تعلقات ہیں۔

غرض یہ سولہ موٹے موٹے علوم ہیں اور ان کی شاخیں ملا کر تو بہت بڑی تعداد ان علوم کی ہو جاتی ہے۔ دنیاوی علوم میں اگلے ہفتہ میں بیان کروں گا۔

تقریر دوم

جلسہ لجنہ اماء اللہ منعقدہ

مورخہ ۱۱۔ فروری ۱۹۲۳ء

میں نے پچھلے ہفتہ مذہبی علوم کے متعلق تقریر کی تھی اس میں مذہبی علوم کے نام اور ان کی مختصر کیفیت بیان کی تھی اور اس میں بتایا تھا کہ مذہبی علوم میں ان مختلف عنوانوں کے نیچے بحث کی جاتی ہے یا اس مذہب کی یہ حقیقت ہے۔

میری غرض اس سے یہ تھی کہ وہ علم کیا ہے اور کیسا ہے بلکہ صرف اتنا بتانا ہے کہ اس قسم کا ایک علم ہے اس مطلب کے بیان کرنے کے لئے جس قدر ضروری تھا بیان کیا اور اب بھی ایسا ہی کروں گا۔ اس سے زیادہ بیان کرنا موضوع سے باہر لے جاتا ہے۔

آج میرا منشاء یہ ہے کہ دنیاوی علوم کے متعلق بیان کروں کہ وہ کتنے قسم کے ہیں اور کیا کیا ہیں۔ اور اگر کسی علم کی کوئی اندرونی تقسیم ہے تو وہ بھی بیان کروں کہ کن کن مسائل پر اس میں بحث ہوتی ہے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا اور آج بھی بتاتا ہوں کہ علم سے ہرگز یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ سچے ہی ہوں۔ بعض باتیں جہالت بھی ہوتی ہیں مگر عام طور پر وہ ایک علم کی ذیل میں آجاتی ہیں۔

جس طرح مذاہب میں (مذاہب ہی کہنا چاہئے کیونکہ اصل میں تو ایک ہی مذہب ہے جو اسلام ہے) میں نے ہندو مذہب اور دوسرے مذاہب کا ذکر کیا ہے حالانکہ میری غرض اس سے یہ نہ تھی کہ یہ مذاہب خدا تک پہنچاتے ہیں کیونکہ خدا تک پہنچانے والا صرف ایک ہی مذہب ہے (۔) لیکن اسلام کی خوبی اور کمال جاننے کے لئے دوسرے مذاہب کا بھی مختصر علم تو ہو کہ وہ کیا ہیں۔

دنیاوی علوم اسی طرح آج جب میں دنیاوی علوم کے نام لوں گا تو یہ مطلب نہیں ہوگا کہ واقعی ہر ایک علم ہے۔ صرف یہ مطلب ہوگا کہ بعض اس کو علم کہتے ہیں۔ جیسے اسلام کے مقابلہ میں ہندوؤں کے عقائد بتانے سے یہ غرض ہے کہ یہ معلوم ہو جائے اس میں کیا نقص اور کمزوری ہے۔ اسی طرح جہالت کے علوم سے واقف ہونا ضروری ہے کہ اس کے معلوم ہونے سے جہالت ثابت کرسکتے ہیں اور کم از کم ان کے نزدیک ہم نہ جائیں گے جب اس کی برائی کا علم ہوگا۔ اب میں نمبروار دنیاوی علوم بتاتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) دنیاوی علوم میں سب سے پہلا علم جس کو تمام علوم کی بنیاد یا برتن یا ظرف کہنا چاہئے وہ زبان کا علم ہے جب تک زبان کا علم نہ ہو انسان اپنے خیالات دوسروں تک پہنچا نہیں سکتا۔ اس زبان کے علم کے یہ معنے نہیں کہ انسان اپنے خیالات دوسروں تک کس ذریعہ سے پہنچا سکتا ہے۔ یہ آگے تین طرز پر تقسیم ہوتا ہے۔

علم اللّسان اول وہ زبان جو لفظ کے ذریعہ بتائی جاتی ہے جو منہ کی حرکات سے آواز پیدا ہوتی ہے یا منہ سے کوئی بات انسان بیان کرتا ہے جس کو دوسرے انسان کانوں سے سن کر سمجھتے ہیں جیساکہ میں اب بول رہا ہوں اور تم اس کو سن رہے ہو۔ یہ تقریری زبان کہلاتی ہے۔

دوم علم زبان کا ایک حصہ وہ ہوتا ہے جس کو تحریری زبان کہتے ہیں۔ یعنی اپنے مطالب اور خیالات کو لکھ کر پیش کرنا۔ وہ الفاظ جو ہم بولتے ہیں ان کے لئے کچھ اشارات اور نقوش مقرر ہوتے ہیں ان کے ذریعہ سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے تم کو معلوم ہے کہ ہر بات لکھ کر پیش کر سکتے ہیں۔

سوم ایک زبان اشارات سے تعلق رکھتی ہے اس میں نہ بولا جاتا ہے نہ لکھا جاتا ہے بلکہ اشارات ہوتے ہیں جیسے تار آتا ہے تار دینے والا کچھ اشارات کرتا ہے اور لینے والا ان اشارات کو سمجھتا ہے کہ اس سے یہ مراد ہے کہ ایک دفعہ ٹک ٹک ہو گا تو یہ حرف ہو گا دو دفعہ ہو گا تو یہ حرف ہو گا۔ پھر وہ ان اشارات سے کئی سو میل کے فاصلہ پر اسے مطلب سمجھ لیتا ہے۔ یا پرانے زمانہ میں جانوروں یا مختلف قسم کی شکلوں کے بنانے سے اپنا مطلب ظاہر کر دیا کرتے تھے۔ مثلاً کتے سے یہ مطلب ہو گیا شیر سے یہ مطلب ہو گا۔ مصر میں بھی زبان بولی جاتی تھی۔ اور یہ تصویری زبان کہلاتی تھی۔ لوگ اس سے مطلب سمجھ لیتے تھے۔

اشارتی زبان ایسی اشارتی زبان میں وہ اشارات وغیرہ کی زبان بھی داخل ہے جو مثلاً گونگوں کے لئے استعمال کی جاتی ہے وہ اپنے تمام خیالات اشارات سے ہی ظاہر کرتے ہیں یا لڑائیوں میں جھنڈیوں اور شیشوں سے کام لیتے ہیں۔ گونگا اپنی بھوک پیاس کو ظاہر کرتا ہے یا سر پر ہاتھ رکھ کر اور آنکھیں بند کر کے بتاتا ہے کہ سونا ہے۔ یہ اشارات ہم دیکھتے ہیں۔ اشارات کی زبان سے بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں۔ تار کی ساری زبان اشارات پر ہی موقوف ہے۔ لاہور سے بٹالہ کس طرح فقط پہنچے گا؟ مگر تار کے ذریعہ بٹالہ تو کیا لندن تو کیا اور دنیا کے تمام حصوں میں خبر پہنچائی جاتی ہے۔ اسی طرح جیسے میں نے کہا فوجوں میں کام لیا جاتا ہے۔ شیشہ سے اشارہ کرتے ہیں یا جھنڈی سے بتاتے ہیں۔ اور دوست کو روشنی سے اشارہ کرتے ہیں کہ دشمن کمزور ہے یا زبردست ہے۔ کھانے پینے کی چیزوں کی ضرورت ہے یا گولہ بارود کی حاجت ہے۔ غرض بہت بڑے بڑے کام اس اشارتی زبان سے لئے گئے ہیں۔ اگر صرف الفاظ یا تحریر تک ہی زبان محدود ہوتی تو کام رک جاتے۔

غرض علم زبان سب سے مقدم ہے اور یہ تینوں علوم جدا جدا ہیں مگر تقسیم علوم میں پہلا علم علم زبان ہے اور یہ تینوں اس کی مختلف شاخیں ہیں اور اپنے اندر وہ بھی ایک وسیع علم رکھتی ہیں۔ زبان کے علم کے نیچے بعض اور مستقل علوم ہیں ان کا تعلق گو زبان ہی سے ہے مگر علمی تقسیم میں ان کو الگ قرار دیا ہے اس لئے میں بھی اسے دوسرا علم کہتا ہوں۔

علم بلاغت (۲) دوسرا علم علم بلاغت ہے۔ یہ زبان سے تعلق رکھتا ہے۔ بلاغت میں محض اظہار خیالات ہی مقصد نہیں ہوتا بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر ہوتا ہے جیسے بچہ روٹی کو توتی کہتا ہے یا ایک غیر زبان کا آدمی یا انگریز کہتا ہے۔ کھانا مانگتا ہے۔ مطلب تو اس سے سمجھ میں آجاتا ہے مگر زبان صحیح نہیں ہوتی۔ زبان کا علم تو صرف اس قدر ظاہر کرتا ہے کہ خیالات ظاہر کر دئے مگر بلاغت کا علم اس سے بڑھ کر تین باتوں پر بحث کرے گا۔

باتیں کتنے اقسام کی ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک بات سچی ہوتی ہے یا جھوٹی ہے۔ یا کلام کو کس طرح دوسرے کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اسی طرح فقروں کی ترتیب پر بحث کرے گا کہ کس طرح ہر ایک بات زیادہ عمدگی سے بیان کی جاتی ہے۔ مثلاً ایک شخص کو کہیں کہ بڑا بہادر ہے لیکن شیر چونکہ بڑا بہادر ہوتا ہے اس لئے جب کہا جائے کہ فلاں شخص شیر ہے تو بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس طرح پر گویا اس میں استعارات اور مجاز سے بھی بحث ہوتی ہے۔

ایک شخص کی نسبت کہا جائے کہ غصہ ہو گیا تو اتنا اثر نہیں ہوتا لیکن جب کہیں کہ آگ بگولا ہو گیا تو اس کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس طرح پر گویا غیر لفظ بول کر اور مفہوم بن جاتا ہے۔ اس علم بلاغت میں ایک بحث یہ ہوتی ہے کہ کلام خوبصورت کس طرح بنایا جاتا ہے اس علم کی بدولت انسان اچھی طرح بولنے یا کہنے لگتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں کہ فلاں شخص بڑی اعلیٰ درجہ کی تقریر کرتا ہے یا بہت عمدہ لکھتا ہے تو یہ خوبی اسی علم کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔ غرض علم بلاغت میں یہ باتیں ہوتی ہیں۔

علم لغت (۳) تیسرا علم۔ علم لغت ہے۔ یعنی لفظوں کے معنی۔ یہ خود بہت بڑا علم ہے اور بہت وسیع ہے۔ زبان تو ہر شخص بول لیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ تکلیف ہے تو ہر شخص اس تکلیف کے اندازہ کو نہیں جانتا لیکن لغت بتائے گی کہ کس کس جگہ یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اسی محل کے لحاظ سے جب تکلیف کا لفظ بولا جائے گا تو سننے والا فوراً اس کے اندازہ کا ایک علم حاصل کرلے گا۔ یہی علم ہے جو سب الفاظ کا احاطہ کرتا ہے یہ خود ایک مستقل علم ہے۔ اگرچہ علم زبان سے ہی وابستہ ہے مگر اب مستقل علم کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

خط و کتابت (۴) چوتھا علم۔ انشاء یا خط و کتابت ہے۔ اس میں سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح عمدگی سے اپنے خیالات کو تحریراً ظاہر کیا جائے۔

خط و کتابت اور کتاب لکھنے میں فرق ہے۔ کتاب لکھنے والا یہ سمجھتا ہے اور ہوتا بھی یہی ہے کہ وہ سب کے لئے لکھ رہا ہے اور خط ایسا ہوتا ہے کہ لکھنے والا ایک شخص کو لکھتا ہے اور جو اس کو پڑھتا ہے وہ جانتا ہے کہ مجھے لکھا ہے اور گویا وہ سامنے بیٹھ کر باتیں کر رہا ہے۔ اس طرح پر یہ علم ایک مستقل اور بڑا علم ہے۔ اور اس علم نے اس زمانہ میں بڑی ترقی کی ہے۔ بڑے بڑے کالج اسی غرض کے لئے کھولے گئے ہیں جہاں علم انشاء یا خط و کتابت کا علم سکھایا جاتا ہے۔ پھر اس خط و کتابت کی بہت سی قسمیں ہیں۔ تاجروں کی خط و کتابت کس قسم کی ہو۔ افسروں اور ماتحتوں کی خط و کتابت کے کیا مراتب ہونے چاہئیں۔ اس غرض کے لئے مدرسہ اور کالج کھولے گئے ہیں۔ ان میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح خط کو زیادہ موثر بنایا جاتا ہے اور اس میں حفظ مراتب کے آداب اور امتیاز کو بھی سکھایا جاتا ہے۔

اخبار نویسی (۵) پانچواں علم۔ اخبار نویسی کا علم ہے۔ انگریزی میں اس کو جرنلزم اور عربی میں صحافت کہتے ہیں۔ یہ علم بھی بڑا وسیع علم ہے۔ ہمارے ملک میں تو نہیں مگر یورپ اور امریکہ میں اس کے بڑے بڑے مدرسے ہیں جن میں اخبار نویسی کا فن سکھایا جاتا ہے۔ اس فن کی بہت سی شاخیں ہیں۔ کس طرح اخبار کا لیڈر لکھا جائے۔ خبروں کو کس طرح چنا جائے اور کس طرح پر ان کی ترتیب ہو۔ عنوان کیسے قائم کئے جائیں کہ 'اخبار پڑھنے والے پر اس کا فوری اثر ہو وہ اس کے مضمون کو عنوان ہی سے سمجھ لے۔ کس طرح پر ایک مضمون یا واقعہ کو لکھا جائے کہ وہ اپنے مفید مطلب ہو سکے۔ مثلاً زید اور بکر لڑتے ہیں۔ زید کا دوست ایسے طور پر بیان کرتا ہے کہ زید مظلوم تھا۔ اور بکر کے دوست ایسے طور پر کہ بکر مظلوم سمجھا جائے۔

غرض یہ بڑا علم ہے اور اس کی مختلف شاخیں ہوتی ہیں جن میں سے بڑی یہ ہیں کہ کس طرح پر اخبار مفید اور دلچسپ ہو سکے اور پبلک کی رائے کا وہ آئینہ ہو جائے اور وہ اپنا اثر ڈال سکے۔ پھر اخبارات کی حد بندی ہوتی ہے مثلاً بعض مذہبی اخبار ہوتے ہیں بعض تجارتی۔ بعض کسی خاص جماعت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور سیاسی اغراض میں بھی ان کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔

آپس کے تعلقات درست کرو

آپس کے تعلقات درست کرو۔ یہاں تو حال یہ ہے کہ بھائی بھائی کے معاملے میں بھی دیانت دار ثابت نہیں ہوتا۔ ماں باپ آنکھیں بند کرتے ہیں تو جائیداد کے جھگڑے شروع ہوتے ہیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتے۔ بارہ بارہ سال بیس بیس سال تک جھگڑے چلتے ہیں۔ ایسی جماعتیں ہیں جن کے ساتھ بالآخر مجھے تنگ آکر یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ اتنی دیر کے اندر یہ جھگڑے ختم کرو یا مجھ سے تعلق توڑ لو بیچ کی کوئی اب راہ نہیں رہی۔ بیس بیس سال کے ایسے بگڑے ہوئے تعلقات، جماعتیں پھٹی ہوئیں۔ اور اللہ کا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو خدا نے یہ بنیادی خلق عطا کیا ہوا ہے کہ (امامت) سے وابستہ ہے جب یہ کہا کہ پھر مجھ سے کوئی تعلق نہیں تو پھر لوگوں نے قربانیاں کیں۔ وہ جماعتیں درست ہوئیں اب ان میں بڑی برکت پڑ رہی ہے۔ بعض ایسی جماعتیں ہیں ہندوستان ہی میں، جن کا حال یہ تھا کہ سالہا سال سے کسی نئے احمدی کا منہ دیکھنا نصیب نہیں تھا اب جماعتوں میں صرف وہیں بہتر کام نہیں ہوا بلکہ سارے ماحول میں انہوں نے کام شروع کیا ہوا ہے اور حیرت انگیز انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ تو جمیعت دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور وہ تمام اخلاق جو جمیعت کو منتشر کرنے والے ہیں وہ آپ کے (دعوت الی اللہ کے) کاموں میں نہ صرف روک بنتے ہیں بلکہ آئے ہوؤں کو بھی دوبارہ دھکیل کر باہر پھینک دینے کا موجب بنتے ہیں اور یہ معاملات ان میں ایک بہت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ بد معاملگی کے نتیجہ میں خاندان بکھر گئے' بھائی بھائی کا دشمن ہوا' بھائیوں نے بہنوں کے حق مارنے کی کوشش کی بہنوں نے بھائیوں کے حق مارنے کی کوشش کی اور جہاں خاندان بکھر گئے وہاں جماعت کو جمیعت کیسے نصیب ہو سکتی ہے۔ پس آنحضور ﷺ کی باتوں پر غور کریں اور اپنے دل میں ایسی جگہ دیں کہ پھر کبھی آپ کے دل سے جدا نہ ہوں۔

(از خطبہ ۳ جون ۱۹۹۴ء)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم الہجو واللطائف (۶) چھٹا علم جو اسی زبان کے نیچے آتا ہے علم الہجو واللطائف ہے۔ اس علم میں اس بات سے بحث کی جاتی ہے کہ کس طریق پر ہجو کمال کو پہنچ جائے اور اس میں زبان اور تحریر کی خوبی بھی اعلیٰ درجہ کی رہے۔ اسی طرح ایسا لطیفہ ہو کہ سب بے اختیار ہنس پڑیں۔ اس فن میں جو لوگ کمال حاصل کرتے ہیں بعض وقت وہ ایسی ہجو کرتے ہیں کہ فوراً اثر ہوتا ہے۔

اسی طرح لطائف کا علم ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص بیان کرتا ہے سننے والے بے اختیار ہو جاتے ہیں۔ وہ ہنسی کو ضبط نہیں کر سکتے۔ غرض یہ ایک مستقل علم ہے۔ واعظ خاص طور پر اس سے کام لیتے ہیں۔

قصہ نویسی (۷) ساتواں علم قصہ نویسی کا علم ہے اس کی دو شاخیں ہوتی ہیں۔ ایک مختصر قصہ یا کہانی لکھنی۔ دوسرا لمبا ناول لکھنا پھر ان میں جدا جدا بحث ہے۔ قصوں اور ناولوں کی مختلف اقسام ہیں۔ قصہ نویسی کی غرض یہ ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ سے پڑھنے والوں پر ایک خاص قسم کا اثر ڈالا جائے۔ بعض ناول ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں صرف ایسے واقعات کا ذکر ہوتا ہے جو محبت سے تعلق رکھتے ہیں یا سراغ رسانی کے متعلق ہوتے ہیں پھر بعض ایسے ہوتے ہیں جن کا انجام غم پر ہوتا ہے اور بعض کا خوشی پر۔ پھر جو باتیں چھوٹے قصوں میں ضروری ہوتی ہیں بڑوں میں وہ نہیں ہوتیں۔ بعض بڑا ناول لکھتے ہیں اور بعض کہانی اور فسانہ لکھتے ہیں۔

علم تقریر (۸) آٹھواں علم بھی علم زبان کے متعلق ہے اور یہ بھی ایک مستقل علم ہے۔ اس کو علم خطابت کہتے ہیں یعنی تقریر کرنے کا علم لیکچر دینے کا فن۔ اس علم میں اس بات سے بحث ہوگی کہ مقرر یعنی تقریر کرنے والا ایسی تقریر کر سکے کہ سننے والوں کی توجہ لیکچرار ہی کی طرف ہو اور اس کے کلام اور بیان میں ایسا اثر اور قوت ہو کہ اگر سننے والے اس کے خلاف بھی ہوں تو بھی مؤید ہو سکیں۔ اس علم میں یہ بھی سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح پر مقرر کو اپنے مضمون کی تقسیم اور ترتیب کرنی چاہئے اور کس طرح پر اپنے کلام میں قوت اور اثر پیدا کرنا ہوگا۔

مضمون نویسی (۹) نواں علم مضمون نویسی کہنا چاہئے جس کو انگریزی میں ایسے رائٹنگ (Essay Writing) اور ہماری زبان میں جواب مضمون کہتے ہیں۔ یہ مضمون نویسی' اخبار نویسی کے علاوہ ایک علم ہے اس میں بعض کیفیتوں اور جذبات کا ذکر ہوتا ہے۔ مثلاً محبت پر جب مضمون لکھا جائے گا تو اس کی کیفیت اور حقیقت بیان کرنی ہوگی۔ اسی میں ان امور پر بحث ہوگی جو محبت کے اثر کو قوی بناتے ہیں اور پھر اس کے نتائج کو بیان کرنا ہوگا اسی طرح اگر نفرت پر لکھنا ہے تو اس کی ساری کیفیت کا ایک نقشہ کھینچ کر سامنے رکھ دیا جائے۔

صرف و نحو (۱۰) دسواں علم۔ جو زبان کے متعلق ہے وہ صرف و نحو کا علم ہے۔ صرف کے معنے ہیں الفاظ کے ہیر پھیر اور صیغوں کا علم بتانا بحیثیت الگ الگ لفظ کے۔ مثلاً کھانا ایک لفظ ہے۔ اس سے کھایا۔ کھاتا۔ کھائے گا وغیرہ مختلف الفاظ جو بنتے ہیں ان کی بابت یہ علم دینا کہ وہ کس طرح بنتے ہیں اور ان کے ان تغیرات کا کیا اثر ہوتا ہے۔ معنوں میں کیا تغیر ہوتا ہے اور صورت میں کیا تغیر آتا ہے۔ ان میں سے ایک سے کیا مراد ہوگی۔ کیا وہ واحد ہے جمع ہے مونث کے لئے کیا آتا ہے۔ مذکر کے لئے کیا بولتے ہیں۔

نحو کا علم یہ بتاتا ہے کہ الفاظ مل کر کیا مفہوم بتاتے ہیں۔ الفاظ کی ترتیب اور ترکیب کس طرح ہونی چاہئے پہلے کس لفظ کو لانا ہوگا اور آخر میں کون سا؟ اور الفاظ کے اس طرح ترتیب دینے سے ان کے مفہوم اور مطلب میں کیا اثر پڑتا ہے؟ جیسے میں نے روٹی کھائی۔ کھائی روٹی میں نے وغیرہ نحو کے علم کے ذریعہ یہ معلوم ہوگا کہ ان میں درست جملہ کونسا ہوگا۔ پھر ہر ایک زبان کی نحو ترتیب الفاظ کو اپنے قاعدہ کے موافق بتائے گی۔

جس ملک میں کوئی شخص پیدا ہوتا ہے اور اس کی مادری زبان یا ملکی زبان جو بھی ہو وہ اس میں درست بولے گا۔ لیکن غیر زبان کو بغیر نحو کے علم کے وہ صحیح طور پر نہیں بول سکے گا۔ اس کے لئے نحو کا جاننا ضروری ہوگا دیکھو ہمارے ملک میں ایک زمیندار جٹ عورت بھی کبھی یہ نہ کہے گی۔ روٹی کھائی میں نے۔ بلکہ وہ میں نے روٹی کھائی ہی کہے گی۔ جو درست ہے۔ لیکن جو اس ملک میں پیدا نہیں ہوئے۔ ایک انگریز۔ عرب یا ایرانی ضرور غلط بول دے گا۔ جب تک وہ نحو سے واقف نہ ہوگا۔

عربی زبان میں علم نحو یہ بھی بتاتا ہے کہ زیر۔ زبر۔ پیش کا کیا مطلب ہے۔ عربی زبان میں نے۔ کو وغیرہ الفاظ کے قائمقام زبر اور زیر ہی ہو جاتے ہیں اور ان سے ہی ان کے مفہوم کا کام نکل آتا ہے۔

علم التعلیم (۱۱) گیارھواں علم۔ زبان کے متعلق علم التعلیم ہے۔ علم التعلیم سے مراد یہ ہے کہ دوسروں کو سمجھانا کس طرح ہے۔ لیکچر اور ہوتا ہے۔ لیکچر کے ذریعہ ہم خیال بنانا ہوتا ہے۔ مگر تعلیم سے یہ غرض ہوتی ہے کہ جو کچھ ہمیں آتا ہے وہ دوسرے کو سکھانا ہے لیکچر میں صرف متفق کرنا ہوتا ہے۔ تعلیم میں یہ مقصد ہوتا ہے کہ تفاصیل سے آجائے اور دوسرا اس کو سیکھ جائے۔ پھر اس علم التعلیم کے بہت حصے ہیں اور مختلف شاخیں ہیں۔ یہ ایک مستقل علم ہو گیا ہے۔

علم الشعر (۱۲) بارھواں علم۔ علم الشعر ہے۔ اس علم میں یہ باتیں داخل ہیں کہ شعر کہنے کی غرض کیا ہے۔ شعر میں کیا خوبی ہے اور شعر کتنی قسم کا ہوتا ہے۔

علم الاوزان الشعر (۱۳) تیرھواں علم۔ علم الاوزان الشعر ہے یعنی شعر کا وزن بیان کرنا۔ علم الشعر میں جو قسم شعر کی بیان کی جاتی ہے اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ غزل ہے۔ رباعی ہے وغیرہ اور وزن شعر میں یہ بتایا جائے گا کہ شعر کا وزن درست ہے یا نہیں۔ جب شعر کے اوزان کا علم آجاتا ہے تو جو لوگ شعر نہیں بنا سکتے وہ بھی بنا سکتے ہیں۔

علم التشہیر (۱۴) چودھواں علم جو زبان کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ علم التشہیر ہے یعنی اشتہار دینے کا علم۔ اس علم کی بہت سی قسمیں اور شاخیں ہیں۔ یورپ اور امریکہ میں اس علم کے مدرسے ہیں جہاں علم التشہیر سکھایا جاتا ہے۔ اشتہار کیوں دینا چاہئے۔ کس طرح دینا چاہئے کس قدر دینا چاہئے یہاں لوگ اشتہار دیتے ہیں اور اس قدر دیتے ہیں کہ بعض اوقات سرمایہ کا بہت بڑا حصہ مال کے خریدنے کی بجائے اشتہار پر خرچ کر دیتے ہیں۔ اس میں ایک حصہ عنوان ہے۔ اسی میں یہ بھی ہوتا ہے کہ اشتہار میں عنوان کس طرح قائم کیا جائے۔ بذریعہ تصویر اشتہار دیا جائے تو وہ دائیں طرف ہو یا بائیں طرف غرض خاص فن ہے۔ اور جو اس علم کے ماہر ہیں وہ بہت بڑی بڑی رقمیں لے کر اشتہار لکھتے ہیں۔

علم موسیقی (۱۵) پندرھواں علم۔ علم الموسیقی ہے یعنی گانے کا علم۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ گانا کس طرح چاہئے۔ اونچی اور نیچی آواز کس طرح نکالنی چاہئے۔ باجے کو اگر ساتھ ملا دیا جائے تو آواز میں کس طرح موافقت پیدا کی جائے۔ اسی طرح اس میں یہ بھی آتا ہے کہ آواز کس طرح پر خوشی اور غم و افسردگی پیدا کرتی ہے۔ کون سی آواز میں ہمت و جرأت ہوتی ہے۔ یہ ایسا علم ہے کہ جذبات ابھر سکیں۔ ایک شخص جو روپیہ خرچ نہیں کر سکتا۔ ایک عمدہ گانے والا اس میں ایسی کیفیت پیدا کر سکتا ہے کہ سب روپیہ اس سے لے لے یا بزدل بنا دے یا ہمت پیدا کر دے۔ یہ خاص فن ہے اس میں صرف آواز کے اونچے نیچے کرنے سے جذبات ابھرتے ہیں اور یہ بہت ہی نازک فن ہے۔ چونکہ اس میں بعض نقائص ہیں اس لئے اسلام نے جائز نہیں رکھا۔

ڈرامانویسی (۱۶) سولھواں علم ڈرامانویسی ہے۔ ڈراما وہ حصہ جس کو عملی طور پر کرنا ہوتا ہے ناٹک میں جہاں بادشاہ وزیر یا ڈاکٹر لکھا ہے تو اس میں بن کر دکھایا جاتا ہے۔ عملی طور پر جب ڈراما کر کے دکھایا جائے تو اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اس کے کئی حصے ہیں۔ جب اس کو سٹیج پر کر کے دکھایا جاتا ہے تو دلچسپ ہوتا ہے۔ کتابوں میں سرسری طور پر پڑھیں تو بعض اوقات بہت خشک معلوم ہوتا ہے۔ ڈرامانویس ان باتوں کا خیال رکھتا ہے کہ اس کی تصنیف میں ایک اثر اور جذب ہو اور سٹیج پر کرتے وقت اس میں کوئی ایسی بات نہ پیدا ہو جو بے لطفی اور کمزوری کا موجب ہو۔

میں نے علوم کی اس تقسیم میں کوئی لمبی تقسیم نہیں کی کیونکہ ایسی تقسیم ایک لمبا عرصہ چاہتی ہے بلکہ میں نے اس تقسیم میں سرسری طور پر جو جو علم میرے سامنے آتا گیا اس کو بیان کر دیا ہے۔

اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو

تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولیٰ کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔ اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بے قراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گذریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو۔ یہی راہ نجات کی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھانے پینے کے علوم

(۱۷) سترہواں علم۔ علم الاغذیہ والاشربہ ہے۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ کون سی غذائیں کھانے کے قابل ہیں۔ صحت کے لئے کس قسم کی غذا مفید ہوتی ہے اور کس قسم کی غذاؤں کا خراب اثر صحت پر پڑتا ہے۔ پھر اسی میں یہ بھی داخل ہے کہ سردی یا گرمی میں کس کس قسم کی غذائیں استعمال کرنی چاہئیں بیمار ہو جائے تو اس کی غذا کا خاص اہتمام کس طریق پر کیا جاتا ہے اور اس کی غذاؤں میں کن امور کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ پھر جسم کے خاص اعضاء پر کس قسم کی اغذیہ اپنا خاص اثر ڈالتی ہیں۔ مثلاً دماغ کی کمزوری یا دل کی کمزوری میں کیا استعمال کرنا چاہئے۔ معدہ کمزور ہو تو کیا کھانا چاہئے۔ یہ بہت بڑی تفصیل ہے اور اسی کا ذکر اور بیان اس علم میں ہوتا ہے۔

اور اسی میں ان اشیاء کا ذکر آتا ہے کہ پینے کے قابل کیا چیزیں ہیں۔ تندرستی میں کیا اور بیماری میں کیا۔ اور پھر مختلف بیماریوں میں مختلف قسم کے شربت یا عرق دیئے جاتے ہیں۔ بہت سی بیماریوں میں بعض چشموں کے پانی مفید ہوتے ہیں اور ایسا ہی بعض تیل۔ جیسے مچھلی کا تیل وغیرہ غرض اس علم میں بہت بڑی تفصیل ہے اور یہ تندرستی اور بیماری اور مختلف ملکوں کی اشیاء خوردنی اور نوشیدنی کے علم پر حاوی ہے۔

سینے پرونے و کھانا پکانے کے علوم

(۱۸) اٹھارواں علم وہ ہے جو سینے پرونے سے تعلق رکھتا ہے۔ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ کپڑے اور فیتہ کو کس طرح لگایا جائے کہ اس کا خاص اثر دیکھنے والے پر ہوتا ہے۔ یورپ نے اس فن میں بہت ترقی کی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ سکول اور کالج بنائے ہیں۔ وہاں کے تعلیم یافتہ اور اس فن کے صاحب کمال بعض اوقات ہزار ہزار دو دو ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے ہیں۔

علم الالوان یعنی رنگوں کا علم دراصل اسی میں داخل ہے۔ کس رنگ کے ساتھ کس قسم کا فیتہ لگانا ہے کون سی جگہ اونچی ہو اور کہاں کس قسم کی شکل رکھنی چاہئے۔ غرض اس فن کو بہت بڑی وسعت دی گئی ہے۔

(۱۹) انیسواں علم جو اس کا حصہ ہے وہ کاٹنے کا فن ہے اس کے بھی الگ کالج ہیں اور آج یہ علم بہت ترقی کر گیا ہے یعنی کپڑا کاٹا کس طرح جاتا ہے۔ کس قسم کی کاٹ زیادہ خوبصورت ہو سکتی ہے اور کس طرح کاٹنے سے کپڑا کم خرچ ہو یا ضائع نہ ہو۔

(۲۰) بیسواں علم کھانا پکانے کا علم ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آٹا گوندھ کر پکا لیا بلکہ جب اس کو علمی شکل دی جاتی ہے تو اس میں بہت سی باتیں داخل ہوتی ہیں اور اس میں یہ طبی باتوں کو اپنے اندر رکھتا ہے اس علم کے ماہر کو علم الاغذیہ والاشربہ کا ماہر ہونا بھی ضروری ہے۔ وہ دیکھے گا کہ کس حد تک ایک چیز کو گلانا چاہئے جو صحت کے لئے مفید ہو۔ ہضم میں ممد ہو۔ غذائیت پیدا کرنے میں کار آمد ہو۔ پھر جہاں ایک طرف اسے طبی پہلو کو مدنظر رکھنا ہے دوسری طرف زبان اور ذائقہ کے پہلو کو بھی زیر نظر رکھنا ہے۔ کون کون سی چیز کیا اثر رکھتی ہے۔ کھٹا اور میٹھا اگر ملائیں تو کس نسبت سے کہ دونوں ذائقے اپنی جگہ قائم رہ کر دوسرا لطیف ذائقہ پیدا کر سکیں۔ اور پھر اگر وہ ملا کر کھائے جائیں تو کیا اثر کرتے ہیں۔ غرض ایک ایک چیز کے متعلق کافی علم ہونا ضروری ہے۔ اس کے خواص اور اثرات سے واقفیت لازمی ہے۔ یہ علوم خصوصیت سے عورتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

تربیت اولاد

(۲۱) اکیسواں علم تربیت اولاد کا ہے۔ یہ علم بہت ضروری ہے اور عورتوں کے ساتھ اس کا خاص تعلق ہے کیونکہ اولاد کی تربیت اور تعلیم کا جس قدر تعلق ماں سے ہے مردوں سے اتنا نہیں ہوتا۔ ابتدائی تعلیم و تربیت سب ماں ہی کی گود اور اثر میں ہوتی ہے۔ اس علم میں یہ بتایا جاتا ہے کہ بچوں کے ساتھ کس حد تک سختی یا نرمی کرنی چاہئے۔ ان کو غلطیوں یا بد عادتوں سے بچانے کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے۔ ان میں اچھی عادتیں پیدا کرنے کے کیا طریق ہیں۔ ان کے حوصلہ اور ہمت کو بلند کرنے کے لئے کیا طریق اختیار کیا جائے۔ غرض ان کی جسمانی اور اخلاقی تربیت اور ترقی کے لئے تمام ضروری باتوں کا علم اس میں داخل ہے۔ یہ علم بھی یورپ اور امریکہ میں ایک مستقل علم کی حیثیت سے سکھایا جاتا ہے۔

طبی علوم

(۲۲) بائیسواں علم طب ہے۔ یہ طب کا علم بہت وسیع ہو گیا ہے اس لئے کہ ہر شخص بیمار ہوتا ہے۔ وہ علاج کراتا ہے۔ اور مختلف قسم کی بیماریاں ہوتی ہیں اس لئے بہت سے لوگ اس کی تحقیقات میں لگ گئے اور یہ علم وسیع ہوتا چلا گیا۔

اس کی دو وسعتیں ہیں۔ ایک تحقیقات امراض کے سلسلہ میں دوسری علاج الامرض کے رنگ میں۔ پھر ان دونوں شاخوں کے اندر ایک اور سلسلہ وسیع ہوتا چلا گیا۔

طب کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ ایک ان میں سے طب یونانی ہے۔ یونان یورپ ہی کا علاقہ ہے۔ اس طب کی اصلیت یہ ہے کہ چیزوں کے اثرات دریافت کئے جاتے ہیں اور پھر ان کو اس قسم کی بیماریوں میں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ایک چیز بلغم نکالتی ہے۔ جب بلغم کی تکلیف ہو تو وہ دیتے ہیں۔ جیسے بنفشہ۔ ایک قسم طب کی ویدک ہے۔ ویدک اور یونانی میں فرق ہے۔ ویدک ہندی طب ہے اور اس میں کشتہ جات پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اصل چیز کا جوہر دینا زیادہ مفید ہے۔ تفصیلات میں اور بھی بہت فرق ہے مگر میں نے موٹی بات بتا دی ہے۔

پھر ایک قسم علاج بالماء ہے۔ اس کو انگریزی میں ہائیڈروپیتھی کہتے ہیں۔ اس میں تمام امراض کا علاج پانی کے ذریعہ کرتے ہیں۔ کبھی پانی پلا کر کبھی غسل کے ذریعہ۔

پھر غسل کی مختلف صورتیں ہیں۔ کبھی صرف چھینٹے دیتے ہیں کبھی گرم یا ٹھنڈے پانی میں تولئے بھگو کر رکھتے ہیں اور بدن کو صاف کرتے ہیں۔ کبھی پورا غسل دیتے ہیں۔ غرض تمام امراض کا علاج پانی سے کرتے ہیں۔

ایک قسم علاج کی علاج بالشعاع ہے یعنی سورج کی روشنی سے علاج کرتے ہیں۔ سورج کی روشنی مختلف رنگوں سے مل کر نئی کیفیتیں اور مختلف اثرات پیدا کرتی ہے۔ اس علاج کے ماہر سبز۔ سرخ یا اور رنگوں کی شیشیاں لے کر ان میں پانی ڈالتے ہیں اور پھر اسے بطور دوا استعمال کرتے ہیں۔ اس علاج کی بھی کئی صورتیں ہیں۔ کبھی سورج کی شعاعوں میں بٹھا کر بھی بعض امراض کا علاج کرتے ہیں۔

ایک قسم علاج کی علاج بالبرق ہے۔ بجلی کے ذریعہ مختلف امراض کا علاج کرتے ہیں۔ اس غرض کے لئے مختلف قسم کے آلات بنائے گئے ہیں اور ہر مرض میں اس کے مناسب حال آلہ لگا کر علاج کریں گے۔ مثلاً گلے میں درد ہے تو ایک آلہ لگا کر اسے بجلی سے دور کریں گے یا جوڑوں میں درد ہے تو بجلی کے ذریعہ اس کی اصلاح کریں گے۔ یہ بھی ایک بہت بڑا علم ہو گیا ہے۔

ایک قسم علاج کی ہومیوپیتھی ہے۔ جس کو علاج بالمثل کہتے ہیں۔ اس قسم کا علاج کرنے والے کہتے ہیں کہ جب سے انسان پیدا ہوا ہے اور وہ مختلف امراض میں مبتلا ہوتا ہے اس کو ان بیماریوں سے شفا پانے کے لئے ایک ایسا گر بتا دیا ہے کہ اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس چیز سے بیماری پیدا ہوتی ہے اسی کی قلیل مقدار دینے سے وہ دور ہو جاتی ہے۔ مثلاً افیون قبض کرتی ہے لیکن جب افیون نہایت ہی قلیل مقدار میں دی جائے تو وہ قبض کشا ہو جاتی ہے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے کیمیاوی ترکیب سے ہر چیز کی تاثیر کو نکال لیا ہے۔ کونین جو ہے یہ ایک بوٹی کا ست ہے۔ یہ بوٹی بنگال میں ہوتی ہے مگر لوگوں کو معلوم نہیں۔

ایک بایوکلی کہلاتی ہے۔ اس کے اندر طب والوں نے یہ بحث کی ہے کہ انسان بارہ نمکوں سے بنا ہے۔ پس انہوں نے کیمیاوی طور پر خون کو دیکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ جو بیماری پیدا ہو اس قسم کی چیز دی جائے۔ اس میں ایک ویکسن ہوتا ہے اور ایک سیرم۔ ویکسن یہ ہے کہ جیسے ہلکے کتے کا کاٹا ہوا ہو تو اسی کا زہر دے کر پچکاری کر دیں گے۔ سیرم یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی بیماری ہو تو اس میں دور کرنے کا جو مادہ ہوتا ہے اسے لے کر محفوظ رکھتے ہیں اور پھر اس قسم کے مریضوں میں اسے داخل کرتے ہیں۔

ایک قسم طب کی آٹوینی ہے یعنی اپنے ہی خون سے علاج کرتے ہیں۔ جو بیمار آئے گا اسی کا خون لے کر علاج کریں گے۔ ایک علاج بالتوجہ ہوتا ہے۔ اس میں صرف توجہ سے علاج کرتے ہیں دوائی نہیں ہوتی۔ توجہ کرنے والے کے جسم سے ایک چیز نکلتی ہے جو بیمار پر

خدا کی نافرمانی کر کے موردِ قہرِ الٰہی مت بنو

اے عورتو! اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلاء سے محفوظ رکھے۔ بے شک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جوروئیں کر کے انصاف نہیں کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کر کے موردِ قہرِ الٰہی مت بنو۔ ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا۔ اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضاء و قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے۔ اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضاء و قدر کے قانون سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ قضاء و قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آ جاتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو ان کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو تا تم معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز۔ زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اثر کرتی ہے۔ یہ کبھی قلیل مقدار میں ہوتی ہے کبھی کثیر مقدار میں۔

علوم حساب تاریخ و جغرافیہ

(۲۳) تئیسواں علم حساب ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک بذریعہ اعداد دوسرا بذریعہ حروف جس کو الجبرا کہتے ہیں۔ اس میں حروف کا حساب لگایا جاتا ہے۔ بعض باتیں حساب سے نہیں پتہ لگتیں مگر الجبرا سے پتہ لگ جاتا ہے۔

ایک جیومیٹری ہے۔ اس میں یہ بحث ہوتی ہے کہ ایک جگہ ہے اس کی آپس میں کیا نسبت ہے۔ مثلاً دائرہ ہے اس کا کیا ثبوت ہے۔ سیدھا خط کس طرح بنایا جاتا ہے۔ زاویہ کی کیا قیمت ہوتی ہے۔ اس علم میں خطوط کے ذریعہ بڑے بڑے حساب حل ہوتے ہیں۔ اس علم کے ذریعہ سے تعمیر مکانات میں بڑی مدد ملتی ہے۔

پھر اسی کے ذیل میں ایک ٹرگنامیٹری یعنی علم مثلث ہے جس میں ان کی طاقتوں پر بحث ہوتی ہے اور پھر ایک لوگارسم ہے جس میں خیالی قیمت لگ کر بعض لمبے اور پیچیدہ حساب دو چار ہندسوں سے نکال لیتے ہیں۔ یہ علوم بہت بڑی تفصیل چاہتے ہیں۔ خلاصہ ان کا نہیں بیان کیا جاسکتا۔ اس لئے صرف نام بتادیئے جائیں۔

(۲۴) چوبیسواں علم تاریخ ہے۔ یعنی پچھلے لوگوں کے حالات بیان کرنا۔ یہ پانچ قسم کا ہے۔ ۱۔ سیاسی۔ ۲۔ علمی۔ ۳۔ مذہبی۔ ۴۔ قومی۔ ۵۔ جنگی تاریخ۔

سیاسی تاریخ سے یہ مراد ہے کہ کسی قوم کی سیاست پر بحث کرنا۔ اس میں تاریخی واقعات کو بیان کرکے ان اسباب پر بھی بحث ہوگی جو سیاسی تغیرات کا موجب ہوئے۔ مثلاً فلاں قوم نے فلاں ملک پر فلاں سنہ میں حملہ کیا اور وہ ہار گئے تو اس کے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا جائے گا کہ اندرونی انتظام کیا تھے۔ رعایا اور بادشاہ کے تعلقات کیا تھے؟

علمی تاریخ میں اس امر سے بحث ہوگی کہ کیا علوم آتے تھے۔ ان میں کیا ترقی ہوئی۔ کون سے جدید علم اس نے پیدا کئے۔

قومی تاریخ میں اس کا بیان ہوگا کہ وہ قوم جس کی وہ تاریخ ہے کہاں سے نکلی اور اس میں کیا قبائل تھے۔ اس کی کیا تقسیم ہے۔ کہاں کہاں پھیلی اور اس کے حالات میں کیا تبدیلیاں ہوئی ہیں۔

جنگی تاریخ میں اس امر کا بیان ہوگا جنگی حیثیت سے اس قوم میں کیا تغیرات آئے۔ یہ حصہ تاریخ کا سیاسی تاریخ سے بالکل الگ ہے۔ سیاسی میں انتظامی امور پر بحث ہوتی ہے جنگی میں اس قسم کی شجاعت۔ بزدلی اور فنون جنگ سے واقفیت یا عدم واقفیت اور جنگی ضروریات میں ایجادات اور سامان حرب کی حیثیتوں پر بحث ہوگی۔

پھر اس تاریخ کے علم ساتھ بعض اور علوم بھی تعلق رکھتے ہیں۔ وہ گویا علم التواریخ کی شاخیں ہیں۔ چنانچہ دوسرا علم اس کا جو تاریخ سے تعلق رکھتا ہے وہ فلسفہ تاریخ ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی تاریخ جو رکھی جائے اس میں کیا قوانین مدنظر ہوں۔ یا تاریخ کے کیا فوائد ہیں۔ تاریخ نویسی کے کیا اصول ہیں اور مؤرخ کو کن باتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ ایسا ہی تاریخ نویسی کے فن کی تدریجی ترقیوں اور حالات پر بحث ہوگی۔

تیسرا علم جو اس کی شاخ ہے وہ ذرائع تاریخ ہے۔ اس میں یہ باتیں بھی داخل ہوتی ہیں کہ کسی ملک یا قوم کی صنعتوں اور روایات سے پتہ لگاتے ہیں۔ ایسا ہی اس قوم کے مذہب اور عقائد اور رسومات سے بھی پتہ لگاتے ہیں۔ غرض مورخ مختلف ذرائع اور اسباب سے تاریخ کا پتہ لگاتے ہیں۔

(۲۵) پچیسواں علم جغرافیہ ہے۔ جغرافیہ کا علم زمانہ کے موجودہ نقشہ پر بحث کرتا ہے۔ کہاں دریا ہیں کہاں پہاڑ ہیں۔

جغرافیہ کی پانچ قسمیں ہیں۔ ایک مدنی ہوتی ہے جس میں شہروں کی نسبت بیان ہوتا ہے۔ ایک سیاسی جغرافیہ ہے اس میں اس بات پر بحث ہوگی کہ کسی پہاڑ۔ دریا یا شہر کی سیاسی حیثیت کیا ہے۔ اردگرد کے شہروں پر اس کا کیا اثر پڑتا ہے۔ اس سیاسی جغرافیہ میں اس امر پر بھی بحث ہوتی ہے کہ کسی ملک پر کس قوم کا قبضہ ہے اور کس حد تک سیاسی حالات اس کے موافق ہیں یا مخالف ہیں۔

ایک تجارتی جغرافیہ ہوتا ہے۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس ملک میں کیا کیا چیزیں ہوتی ہیں اور ان چیزوں کا نکاس کس طرح ہوتا ہے اور وہاں دوسرے ممالک سے کیا کیا چیزیں آتی ہیں اور کہاں کہاں سے آتی ہیں جیسے مثلاً ہندوستان میں گیہوں اور روئی ہوتی ہے اور یہ گیہوں اور روئی یورپ۔ امریکہ اور دوسرے ممالک میں جاتی ہے۔

ایک قسم جغرافیہ کی طبعی یا فضائی جغرافیہ ہے۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ بارش کیا چیز ہے۔ شبنم کیوں کر بنتی ہے۔ اولے اور برف کس طرح بنتے ہیں۔

ایک قسم جغرافیہ کی نقشہ کا علم ہے۔ اس میں دنیا کے نقشے بنانا داخل ہے۔

علوم تعمیر و سنگ تراشی و مصوری

(۲۶) چھبیسواں علم۔ تعمیر کا علم ہے۔ اس علم کے تین حصہ ہیں۔ ایک یہ کہ عمارت کس طرح بنانی چاہئے۔ پھر اس کی مختلف شاخیں ہیں۔ بنیادیں کس طرح بھرنی چاہئیں۔ مختلف اونچائیوں کے لحاظ سے کس قسم کا مصالحہ استعمال کیا جائے۔ عمارت کس طرح مضبوط ہو۔ مختلف آفات بارش۔ زلزلہ۔ بجلی وغیرہ سے کس طرح حفاظت ہو۔ یہ بجائے خود ایک وسیع علم ہے اور اس کے لئے خاص قسم کے انجینئرنگ کے کالج ہیں۔

دوسرا حصہ اس علم کا تاریخ تعمیر ہے۔ اس میں یہ بیان ہوگا کہ کس طرح فن تعمیر میں ترقی ہوئی؟

تیسرا حصہ اس علم کا یہ ہے کہ تاریخ تعمیر کے ساتھ مختلف اقوام کے فن تعمیر کا مقابلہ کیا جائے۔ ہندوستانی کیسے بناتے تھے۔ عربوں کا فن تعمیر کیسا تھا۔ دونوں میں کیا فرق تھا۔ کون بہتر تھا۔ دوسرے ملکوں میں اس فن نے کیا ترقی کی تھی۔ ان کا باہم مقابلہ کرنا۔ پھر کس قوم نے کس سے کیا سیکھا۔ یہ ایک وسیع تاریخ تعمیر ہے اور بہت دلچسپ ہے۔

(۲۷) ستائیسواں علم۔ سنگ تراشی اور مجسمہ سازی ہے۔ پتھروں کو دوسری شکلوں میں تراشنا اور ان سے انسانوں۔ حیوانوں یا دوسری چیزوں کے مجسمے یا بت بنانا۔ اس کی بھی دو شاخیں ہیں۔ ایک خود سنگ تراشی دوسرے تاریخ سنگ تراشی۔ سنگ تراشی کی تاریخ میں۔ مختلف فرقوں نے اس فن میں کیا کیا ترقیات کیں اور کس کس طرح اس فن میں ترقی کی۔ اس کا مقابلہ کیا جاتا ہے۔

(۲۸) اٹھائیسواں علم مصوری ہے اور اس مصوری میں تین چیزیں داخل ہیں۔ نفس مصوری۔ تاریخ مصوری اور فلسفہ تصویر۔ نفس مصوری میں تو یہی بحث ہوگی کہ مصور کی کیا ضروریات ہیں۔ کس قسم کا سامان اس کے پاس ہونا چاہئے۔ اور تصویر کے وقت کن باتوں کو اسے مدنظر رکھنا چاہئے جس سے تصویر میں خوبی اور اثر پیدا ہو۔

یہ بہت وسیع علم ہے اور ایک خاص فن ہے۔ مصور انسانی جذبات اور کیفیات کو مجسم کرکے دکھا دیتا ہے۔ مثلاً رنج و راحت۔ افسردگی کے نظارے نہایت عمدگی سے دکھا دیتا ہے۔ ایسا ہی دنیا کے فانی ہونے کی تصویر جب ایک لائق مصور کھینچ کر دکھائے گا تو طبیعت پر نقش ہو جاتا ہے۔ شاعر جذبات اور کیفیات کو الفاظ میں دکھاتا ہے مگر مصور تصویر کھینچ کر اور مجسم بنا کر دکھا دیتا ہے۔

تاریخ مصوری میں پھر وہی بات ہوگی کہ اس فن نے کس طرح پر ترقی کی۔ مختلف قوموں میں یہ علم کس طرح جاری ہوا اور کیا کیا اس میں ایجادات ہوتی گئیں۔ اس زمانہ میں تو اس فن نے اس قدر ترقی کی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔

فلسفہ تصویر میں تصویر کی حقیقت اور غایت کا بیان ہوگا۔

(۲۹) انتیسواں علم۔ علم العکس ہے۔ یہ بھی دراصل ایک قسم مصوری ہی کی ہے اس میں فوٹو لینا اور تاریخ فوٹوگرافی داخل ہے۔ فوٹو لینے میں کن چیزوں کی ضرورت ہے۔ کس اصول پر فوٹو لیا جاتا ہے۔ کن اجزاء سے تصویر بنتی ہے تاریخ فوٹوگرافی میں بیان کیا جائے گا کہ کس طرح پر علم العکس پیدا ہوا۔ اور کس کس طرح ترقی کرتا چلا گیا۔

(۳۰) تیسواں علم صنعت ہے۔ صنعت کا لفظ اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے میں تفصیل بیان نہیں کر سکتا صرف نام لے دیتا ہوں۔ لکڑی کی صنعت۔ لوہے۔ پیتل وغیرہ دھاتوں کی صنعت۔ پھر یہ مختلف قسم کی صنعتیں ہیں اس میں تاریخ صنعت بھی لازمی ہے۔

علم لہو و لعب

(۳۱) اکتیسواں علم۔ لہو و لعب کا علم ہے۔ ہمارے یہاں لہو و لعب کا لفظ بڑا سخت لفظ ہے اور لہو و لعب کو پسند نہیں کیا جاتا۔ مگر میں نے بتا دیا ہے کہ بعض اوقات جہالت کو بھی علم کہتے ہیں۔

انگریزوں کے ہاں اس کو امیوزمنٹ کہتے ہیں یعنی وہ علم جس سے انسان کا دل خوش ہوتا ہے اس کی دو بڑی شاخیں ہیں۔ اندرون خانہ مشاغل کہ گھر میں بیٹھ کر انسان ان سے لطف اٹھاتا ہے۔ دوسرے بیرون خانہ یعنی گھر سے باہر جا کر کیا کھیلیں۔ اس علم میں اس پر بڑی بحث ہے کہ کس قسم کی کھیلیں انسانی اعضاء پر کس قسم کا اثر ڈالتی ہیں۔ ہاتھ پٹھے کس طرح مضبوط ہوتے ہیں۔ دل۔ دماغ اور

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے

"ہمارا خدا میں بے شمار عجائبات ہیں مگر وہ وہی دیکھتے ہیں جو صدق اور وفا سے اس کے ہو گئے ہیں۔ وہ غیروں پر جو اس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے علاج کروں تا سننے کے لئے لوگوں کے کان کھلیں۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت اچھے صحت اچھی

دانت نکالنا کوئی علاج نہیں
دانت مت نکلوایئے
دانت درد کا فوری علاج

35 سالہ تجربہ کار

دانت بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔
دانتوں کے کراؤن بنوانے کیلئے تشریف لاویں

شریف ڈینٹل کلینک ربوہ
فون : 418

دانتوں اور مسوڑھوں کی جملہ امراض مثلاً پائیوریا
ماسخورہ۔ خون کا آنا۔ پانی کا گرم اور سرد لگنے کا
تسلی بخش علاج ٭ فل سیٹ کے ماہر

ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں

سرمہ طفیل ٭ عرق نور
کورس 3 شیشی قیمت ۱۳/-
معدہ کیلئے مفید قیمت ۲۰/-
مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے۔
حکیم محمد طفیل معرفت کوٹھ کلانتھ۔ ربوہ
فون : 704

باجوہ ڈیکوریشن اینڈ جنرل سٹور باجوہ مارکیٹ
گولبازار ربوہ
فون دوکان : 568
ڈے اینڈ نائٹ کار سروس
24 گھنٹے ایمبولینس کی سہولت موجود ہے
پروپرائٹر : مقبول احمد باجوہ

محمود فوٹو سٹوڈیو اینڈ فوٹو سٹیٹ
بدوملہی روڈ چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)
فون : 150

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانے پیش کرتے رہے ہیں • اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں
• عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں
یاد رکھیں

رشید برادرز ٹینٹ سروس
گولبازار ربوہ
نزد خورشید یونانی دواخانہ
پروپرائٹر : رشید الدین ولد رفیع الدین فون : دوکان ۲۱۱۵۸۴ گھر : ۴۰۸

ہمارے ہاں سٹین لیس سٹیل۔ پیتل۔ تانبہ کے برتن اعلیٰ کوالٹی میں بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ نیز اصلی یوریشیا اور یونس واشنگ مشین خریدنے کے لئے
تشریف لائیں

نگینہ برتن سٹور
چوک جھنگ تھان۔ چنیوٹ
فون : 312870
پروپرائٹر : مبارک احمد۔ صادق احمد چوہدری سراج الدین

ALL KIND OF LEATHER GOODS

SPECIALIST IN GLOVES

OF ALL KINDS

B. T. C

MANUFACTURERS:-

IMPORTERS & EXPORTERS

Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN

BILLOO TRADING CORPORATION
P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN
PHONE NO. *OFF* : 0092-432-562086
RES : 0092-432-67087-65197
CABLE : BILLOO SIALKOT
TELEX : 46434 BILLO PK

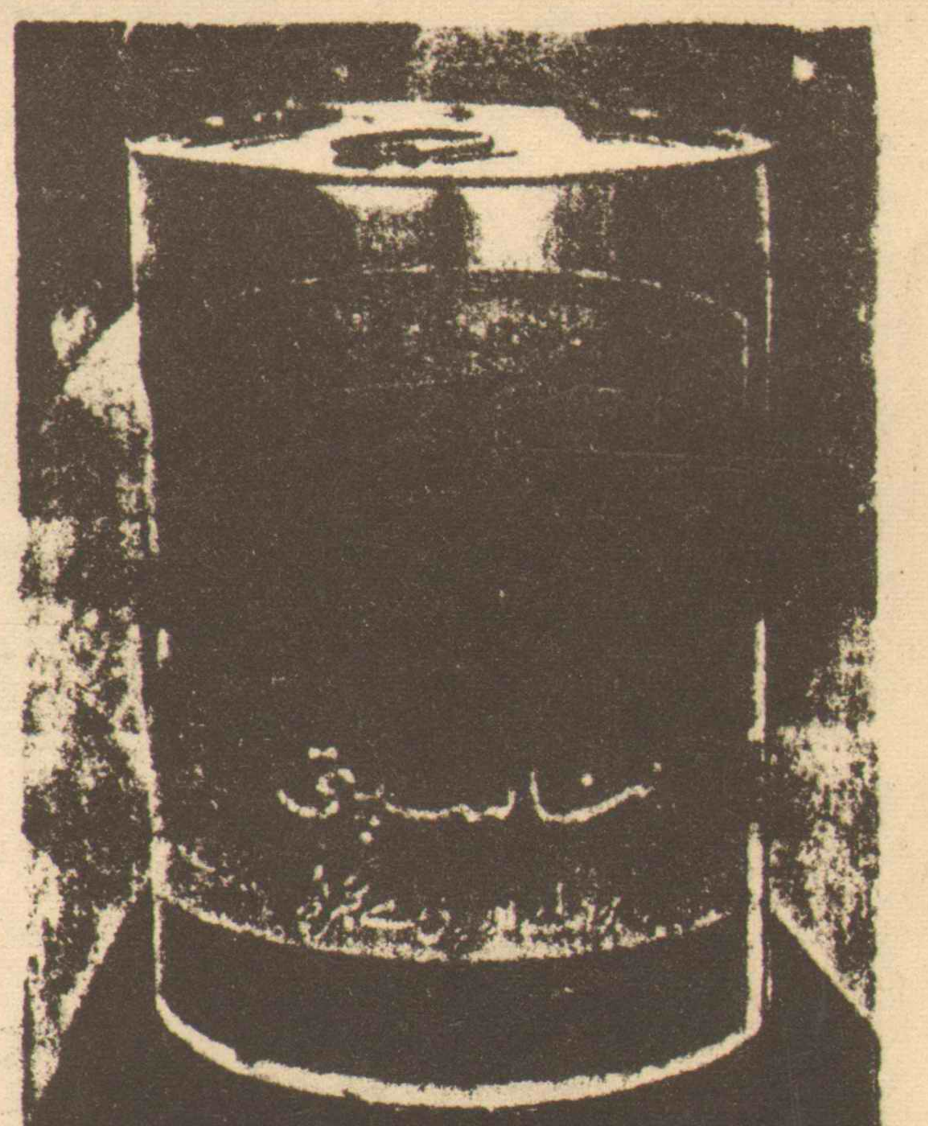

ذائقہ بناسپتی
خالص جیسے ماں کا پیار
خدا سے ڈر پھر جو چاہے کر

خواجہ عبدالرحمن کمشن ایجنٹ
نمک منڈی راولپنڈی
ڈسٹری بیوٹر : ذائقہ بناسپتی گھی
دوکان : 051 - 556842، 051 - 72551 رہائش : 051-428735

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو

"دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک 'موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پھیپھڑوں پر کس قسم کی کھیلوں کا اثر ہوتا ہے۔

ان دو کے علاوہ ایک اور شاخ بھی اس علم کی ہے جو ہمارے تمدن میں علم نہیں سمجھا گیا مگر انگریزی تمدن میں وہ علم ہے اور وہ علم الرقص ہے۔ اس علم کے ذریعہ جسم کے مختلف اعضاء پر ایک خاص اثر ڈالا جاتا ہے اور مختلف قسم کی حرکات کا انہیں عادی بنا لیا جاتا ہے۔

چوتھا علم جو اسی لہو و لعب کی ایک شاخ ہے وہ علم الصوت یعنی آواز کا علم ہے۔ اس میں ایک شخص ایسے طور پر بات کر سکتا ہے کہ لوگ دیکھیں گے تو معلوم ہو گا کہ وہ نیچے سے بولتا ہے مگر وہ اوپر سے بولتا ہو گا۔ اس طرح آگے پیچھے یا دائیں بائیں سے بولتا ہے۔ بعض لوگ ایسے حالات کو دیکھ کر ڈر جاتے ہیں۔ اس علم میں آواز کو آگے پیچھے دور نزدیک کرنے سے خاص اثر پیدا ہوتا ہے۔

اس تبدیلی آواز کی ایک شاخ جانوروں کی بولیاں بولنا بھی ہے۔ شکاری اس سے کام لیتے ہیں اور ان کو بہت مدد ملتی ہے۔ جانور سمجھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی بول رہا ہے اور وہ آواز سن کر اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

پانچواں علم اس فن لہو و لعب میں شعبدہ بازی ہے۔ مختلف کیمیاوی ترکیبوں سے مختلف چیزیں بنا دیتے ہیں اور وہ اصل چیزوں کی سی صورت اختیار کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جیسے سانپ یا شیر بنانا۔ ایسا ہی مختلف قسم کے نقشے اور دھوکے ہوتے ہیں۔

چھٹا علم ہاتھ کی صفائی۔ دھوکا کہلاتا ہے۔ ایسی پھرتی سے ہاتھ چلاتے ہیں کہ دھوکا لگتا ہے۔ یہ کھیل عام طور پر تاش کے کھیل میں ہوتا ہے۔

ساتواں علم چیستانوں کا ہے۔ پہیلیوں کی طرح اس میں بتایا جاتا ہے۔ یہ بھی دو قسم کا ہے۔ ایک زبانی اور دوسرا عملی۔ چیستانیں ایسی ہوتی ہیں کہ لوہے کے چھلے وغیرہ گورکھ دھندے رکھتے ہیں ان کو کھولنا ہوتا ہے۔

علم قدامت و تمدن

(۳۲) بتیسواں علم۔ علم القدامت ہے۔ اس علم میں بتایا جاتا ہے کہ ابتدائی زمانہ میں انسانوں کی کیا حالت تھی۔ مثلاً ننگے رہتے تھے یا کپڑے پہنتے تھے۔ اور کپڑے پہنتے تھے تو کس قسم کے تھے۔ غرض اس طرح پر پرانے حالات پر اس علم میں بحث ہوتی تھی۔ اس کا ایک حصہ علم اللسان ہے۔ یعنی آیا وہ زبان سے الفاظ بولتے تھے یا اشارات سے کام لیتے تھے۔ خیالات کا اظہار کس طرح کرتے تھے۔ اور اسی میں ایک حصہ علم الدر اہم ہے یعنی سکے نکال کر باتیں دریافت کرتے ہیں۔ اور ایسا ہی تیسری شاخ علم التعمیر ہے یعنے پرانی عمارتوں سے بھی پتہ لگتا ہے۔ چوتھی ایک شاخ اور بھی ہے جو تعمیر کے علاوہ ہے اور اس میں دیگر آثار قدیمہ سے پتہ لگایا جاتا ہے۔

(۳۳) تینتیسواں علم۔ علم التمدن ہے جو نہایت اہم علم ہے۔ اس میں کئی علوم سے بحث ہوتی ہے۔

(۱) رعایا کے حقوق حکومت پر کیا ہیں۔ یعنی کون سی باتیں ہیں جو رعایا بادشاہ سے طلب کرے۔

(۲) حقوق علی الرعایا۔ یعنی رعایا کو کون سی باتیں ماننی ضروری ہیں اور حکومت کے رعایا پر کیا کیا حقوق ہیں۔

(۳) حقوق الاخوان علی الاخوان۔ یعنی انسان کے انسان پر' بھائی کے بھائی پر کیا حقوق ہیں۔

(۴) حقوق الوالدین علی الاولاد۔ یعنی ماں باپ کے حقوق اولاد پر کیا ہیں۔ مثلاً اس میں یہ بھی بحث کریں گے کہ باپ بچہ کو مارے یا نہ مارے اور مارے تو کس حد تک۔ غرض والدین کو اولاد کے ساتھ کس قسم کا برتاؤ کرنا چاہئے اور اولاد کو کیا طریق اختیار کرنا ضروری ہے۔

(۵) حقوق الرجال علی النساء۔ مرد کے عورتوں پر کیا حقوق ہیں۔

(۶) آئندہ نسل کی بہتری کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس میں یہ بھی داخل ہے کہ عمدہ اخلاق والی اور مضبوط اولاد کس طرح پر ہو۔

(۷) مالک اور مزدور کے کیا حقوق ایک دوسرے پر ہیں۔ مزدور کس حد تک آزاد ہے اور کس حد تک پابند اور نوکر کا مالک کے مال میں کس حد تک حصہ ہے۔

یہ بڑی بحث ہے اور سرمایہ داروں اور نوکروں کے تعلقات اور حقوق کا علم اس وقت بہت وسیع ہو گیا ہے اور ان حقوق کی حفاظت نہ کرنے یا ان کے نہ سمجھنے کے سبب سے بڑے بڑے فتنے اور فساد کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مزدوروں کی جماعت جس کو لیبر پارٹی کہتے ہیں آج کل بڑے زوروں پر ہے۔

علم سیاست

(۳۴) چونتیسواں علم سیاست ہے۔ اس کی بہت سی شاخیں ہیں۔ بڑی بڑی یہ ہیں:۔

(۱) حکومت اور ملازمین۔ حکومت کا اپنے ملازمین پر کیا حق ہے اور کہاں تک اختیار ہے۔ ملازمین کے کیا حقوق ہیں۔

(۲) حدود حکومت یعنی حکومت ملک کی آزادی میں کس حد تک دخل دے سکتی ہے۔ کہاں تک بادشاہت رہتی ہے۔

(۳) طریق حکومت۔ اس کی پھر کئی شاخیں ہیں۔

(۱) غیر محدود سلطنت۔ جس میں بادشاہ کے اختیارات محدود نہیں۔

(۲) محدود سلطنت۔ اس میں حکومت کے پورے اختیارات نہیں ہوتے۔ بادشاہ رعایا کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتے۔

(۳) حکومت نوّاب۔ یعنی قائم مقاموں کی حکومت۔

(۴) حکومت فردی۔ یعنی ایک ہی شخص حکومت کرے جس کو شاہی حکومت بھی کہتے ہیں۔

(۵) حکومت عوام۔ یعنی عام لوگوں کی مرضی سے حکومت۔ اس میں ایک بحث یہ ہے کہ آیا عام لوگوں کی حکومت بہتر ہے یا اس سے نقصان ہوتا ہے۔

(۶) حکومت عقلا۔ چند عقلمندوں پر حکومت چھوڑ دی جائے۔

(۷) حکومت امراء۔ چونکہ سب سے زیادہ نقصان انقلاب حکومت پر امراء کا ہوتا ہے اس لئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ امراء کا حق ہے کہ وہ حکومت کریں۔ پھر اس میں یہ بحث ہے کہ آیا یہ مفید ہے یا نہیں۔

(۸) حکومت پنچائتی۔ حکومت پنچائتی میں ایک حکومت نہیں ہوتی بلکہ حکومت کو پھیلا دیا جاتا ہے جیسے آج کل روس کی حکومت کو کہا جاتا ہے۔ ہر جگہ اپنی حکومت ہے۔ بادشاہ ہوتا ہے اس کا اتنا ہی کام ہوتا ہے کہ وہ دیکھ لے کہ آپس میں نہ لڑیں یا باہر سے دشمن آوے تو اس کا انتظام کریں۔

یہ ایسی حکومت ہوتی ہے کہ قادیان کی اپنی ہو۔ دہلی کی اپنی۔ لاہور کی اپنی۔ گویا ہر شہر کی اپنی حکومت ہوتی ہے۔

(۹) حکومت شیوخ ہے۔ اس میں بوڑھے تجربہ کار لوگ حکومت کرتے ہیں۔ عربوں میں یہی طریق حکومت تھا۔ چالیس برس سے اوپر کی عمر کے لوگوں کا انتخاب کر لیا جاتا تھا۔

(۱۰) دسویں شاخ اسلامی حکومت ہے کہ وہ ان میں سے کسی میں شامل نہیں ہے بلکہ اس نے سب سے لیا ہے اور تمام خوبیوں پر مشتمل ہے۔ محدود۔ غیر محدود۔ امراء۔ عقلا۔ نیابتی اور شیوخ سب کو اس نے جمع کیا ہے اس لئے بہترین حکومت ہے۔

(۱۱) بحث۔ حکومت اور مذہب کے تعلقات کیا ہیں۔ کس حد تک مذہب کو بادشاہت کے ماتحت رہنا چاہئے اور کس حد تک بادشاہت کو۔

(۱۲) بحث یہ ہے کہ حکومت میں عورتوں کا کس قدر دخل ہے۔

(۱۳) بحث نو آبادیات کے متعلق ہے کہ کس طرح قائم کی جائیں۔ نو آبادیوں اور ملکوں کے کیا تعلقات ہوں۔

(۱۴) بحث۔ دو بادشاہوں کے تعلقات کس قسم کے ہوں۔

(۱۵) بحث۔ تعلقات بین الاقوام۔ مختلف قوموں کے باہمی تعلقات کس قسم کے ہوں۔ ان میں باہم تنازعات ہوں تو فیصلہ کس طرح پر ہو۔ ہر ایک ان میں اپنے قائم مقام چنتا ہے۔ اس کے متعلق کچھ اصول ہیں اور وہ قانون بین الاقوامی کہلاتا ہے۔ اس کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔

(۱۶) بحث۔ نیابتی حکومت کرنے والے آپ حاکم ہیں یا نہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ نیابتی حکومت والے دراصل حاکم نہیں بلکہ ان کو نیابت مل گئی ہے۔ جیسے عراق کا بادشاہ ہے۔ دراصل اس کی حکومت لیگ آف نیشنز کے سپرد ہے۔ اور لیگ نے اسے انگریزوں کے سپرد کر دیا ہے۔

(۱۷) بحث۔ دو حکومتوں کے علاقے کی حد بندی ہے اس میں یہ بحث ہو گی کہ کون سے ایسے قوانین ہوں کہ جس سے حد بندی ہو سکے۔ اس میں دیکھا جائے گا کہ کس قوم کے لوگ بستے ہیں اور کس کو فلاں حصہ دیا جائے تو نقصان ہو گا۔

(۱۸) بحث یہ ہو گی کہ حکومت کا انتظام کس طرح پر ہو۔ اس کی پھر بہت سی شاخیں ہیں۔

(۱) ایک نظام مرکزی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ دوسروں کو بھی اختیارات دیئے جائیں۔ جیسے یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب۔ برما۔ یوپی وغیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دانت مت نکلوائیے

دانت درد کا فوری علاج ممکن ہے

ماسخورہ۔ پائیوریا۔ دانتوں کو ٹھنڈا گرم پانی لگنا
دانتوں سے خون پیپ کا آنا۔ مسوڑوں کا پھولنا
دانتوں کا ہلنا۔ تمام امراض کے مستقل
علاج کے لیے تشریف لائیں

فن کے ماہر

دانت جرمن اور لندن کے جدید طریقہ سے فکس کئے جاتے ہیں

برانا اڈہ لاریاں چنیوٹ
میں آپکے پرانے خادم
فون: ۹۴۵۰

بشیر ڈینٹل کلینک چنیوٹ

نیو ٹی کلر فرنیچر ڈیکو پینٹرز

قریشی مارکیٹ ریلوے روڈ
گجرات
جنرل آرڈر کنٹریکٹرز
پروپرائیٹر: انتظار حسین۔ کاشف صدیق

ڈش انٹینا **ڈش انٹینا**

بفضل خدا تعالیٰ

ایم ٹی اے کے بابرکت پروگرام دیکھنے کیلئے احباب جماعت کے
وسیع تر مفاد میں ہماری پیشکش۔

- بھاری گیج اور بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا (گارنٹی شدہ)
- بہترین ریموٹ کنٹرول ریسیور (امپورٹڈ)
- امریکہ کی بنی ہوئی LNB ہمراہ خوبصورت LNB کیپ (واٹر پروفنگ)
- اصل جاپانی وائر اور سامان مکمل فٹنگ کے ساتھ
- قیمت صرف /9500 اس عظیم الشان دور میں مزید

تاخیر مناسب نہیں۔ فوری ڈش انٹینا لگوائیے
ہمارا معیار ؛ ہماری مقبولیت

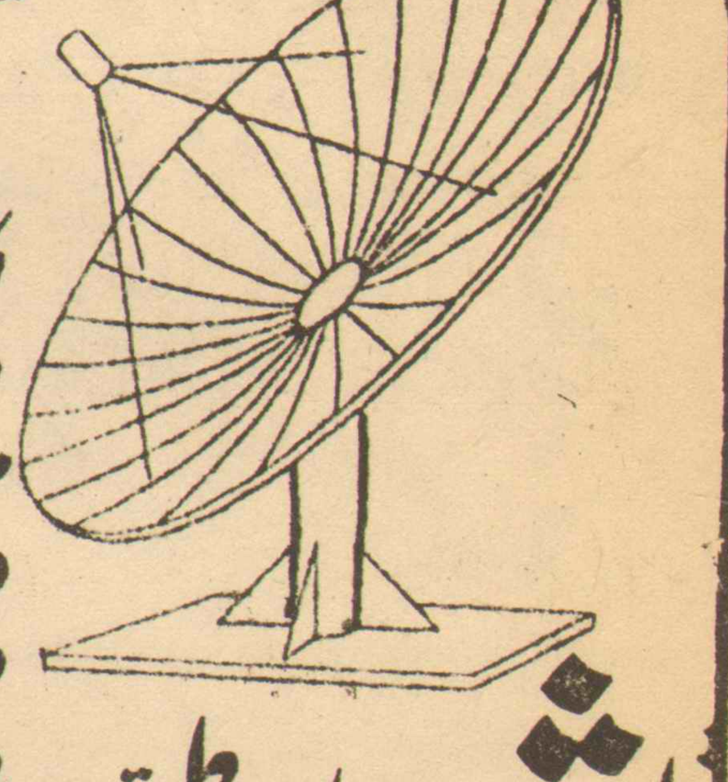

ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
فون: 211274 فون رہائش: 212487

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر بنیئے

میٹرک پاس خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ، تمام میڈیکل کالجز کے طلباء،
ڈاکٹرز، حکماء، ڈسپنسرز، نرسز کیلئے ۶ ماہ کا D.E.H.M ڈپلومہ کورس

خصوصیات

- کورسز بذریعہ ڈاک
- ریڈیانک کمپیوٹر پر تشخیصی ٹریننگ کا انتظام بھی موجود ہے۔ جو کہ جدید ترین ہے۔
- سٹوڈنٹ کیلئے وظائف

پرنسپل، ڈاکٹر رانا محمد ارشد خان

NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn — Leave to Serve Humanity
FAISALABAD

J.S.O جرمن الیکٹرو ادویات دستیاب ہیں

اس وقت تک کوئی کالج J.S.O کے مطابق کورس نہیں کروا رہا ہے۔

نوٹ: پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے 15 روپے منی آرڈر کریں

نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج (رجسٹرڈ) 158۔ڈی پیپلز کالونی۔ نزد امام بارگاہ فیصل آباد فون ۳۲۸۸۸/۴۲۷۲۲

- فرج
- فریزر
- کوکنگ رینج
- گیزر
- واشنگ مشین
- ہیٹر کیلئے

احمد برادرز

شہناز پلازہ
چاندنی چوک
راولپنڈی
فون: 451030 / 424994

ANAM TRAVELS
&
ANAM MONEY CHANGERS

$ £ ¥ DM

دنیائے سفر میں

آپ کے ہم سفر

ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول
کے لئے نیز بیرون ملک آپ کے سفر کے لئے ہماری مستعد
خدمات آپ کے لئے ہیں۔

خدمت کا موقع دیجئے۔

14-D Feroz Centre, Fazal-ul-Haq Road, Blue Area, Islamabad.
Phone: Off. 051 -221121, 210341, 210342. Telex: 54592 TD ISB, Fax: 219779

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ محسوس اور موثر ہوگی۔

(۴۲) بیالیسواں علم علم اقتصاد ہے۔ اس میں ملک کی مالی حالت کے متعلق علم بتایا جاتا ہے کہ کس طرح خرچ کرنا چاہئے۔ اس کے ضمن میں سخاوت اور بخل پر بحث ہوگی۔ پھر اس میں ایک بحث ایکسچینج تبادلہ سکہ کا ایک علم ہے اس نے آج کل لوگوں کو بہت گھبرا رکھا ہے۔

پھر اسی علم میں ایک شاخ ضرب سکہ کا علم ہے۔ پھر قرض پر بحث ہے۔ تجارت اندرونی اور بیرونی پر بحث ہوگی کہ کس طرح ترقی ہو سکتی ہے۔ پھر تجارت کی بحث میں اور کئی ضمنی بحثیں آجاتی ہیں۔

طریق تجارت۔ آزاد یا ماخوذ تجارت۔ برابر ٹیکس والی تجارت کریں یا زیادہ والی۔ پھر اس میں ایک بحث مزدوروں کے متعلق ہوتی ہے۔ مزدوروں کی انجمنوں پر غور ہوگا اور ان کے حقوق اور اثر سے بحث ہوگی کہ ان کا کیا اختیار ہو۔ ان کا انتظام کس طرح ہو۔ مالک اور مزدوروں کی انجمنیں باہم کس طرح مل کر کام کریں۔ تاکہ اس کے فوائد زیادہ ہوں۔

پھر اس میں سٹرائک کے متعلق بحث ہوگی کہ ہونی چاہئے یا نہیں۔ اور اس عرصہ میں کھانے کا کیا انتظام ہو۔ تعطیل کارخانہ۔ اس کے متعلق مالک کیا طریق اختیار کرے گا اور اس کا کیا اختیار ہے کہ نوکروں کو نکال کر کارخانہ بند کردے۔

حقوق مزدوران۔ آیا مزدوروں کو اپنے حقوق مانگنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ ہے تو کس حد تک۔ غرباء اور ان کا انتظام۔

ایک بحث اس علم میں یہ ہے کہ مالک زمین کے کیا حقوق ہیں؟ ایک بحث یہ ہے کہ کارخانوں میں باہم اتحاد کس حد تک لازمی ہے۔ ایک بحث یہ ہے کہ کارخانے کس طرح بنائے جائیں جس سے مزدوروں کی صحت پر برا اثر نہ پڑے۔ پھر ایک بحث یہ ہے کہ کمپنیوں کا قیام کس طرح ہو۔ پھر مال کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ٹیکس اور اس کی حد بندیاں۔ بیمہ اور اس کا اثر۔ شرکت فی النفع۔ نفع اور اس کی تقسیم۔ قیمتیں کس طرح گھٹتی بڑھتی ہیں۔ یہ شاخیں ہیں علم الاقتصاد کی۔

منطق۔ فلسفہ اور علم ہیئت

(۴۳) تینتالیسواں علم منطق ہے۔ دو باتوں کو ملا کر صحیح نتیجہ نکال لینا۔ اس علم میں یہی سکھایا جاتا ہے مثلاً وہ کہتے ہیں ہر انسان حیوان ہے۔ زید انسان ہے معلوم ہوا زید حیوان ہے۔ اس طرح پر وہ بتاتے ہیں کہ مختلف باتوں سے صحیح نتائج کس طرح نکلتے ہیں۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک خاص مثالوں سے نتائج پیدا کرتے ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ خاص حالت سے عام قانون بنالیتے ہیں۔

(۴۴) چوالیسواں علم فلسفہ ہے۔ اس کے معنے ہیں حقیقتہ الاشیاء۔ اس میں یہ بحث کی جاتی ہے کہ مادہ کیا چیز ہے؟ وقت کیا چیز ہے؟ دنیا کا انتظام کس چیز پر چل رہا ہے؟ مادہ کس طرح پیدا ہوتا ہے؟ خدا کیا ہے۔ اس علم کا خلاصہ کیا۔ کیوں۔ کس طرح۔ کے تین الفاظ میں آجاتا ہے۔ اس کے جوابات جو نکلتے ہیں وہ فلسفہ بتاتا ہے۔ خاص طور پر مادہ اور وقت پر بحث کی جاتی ہے۔

(۴۵) پینتالیسواں علم سائیکالوجی یا علم النفس ہے۔ انسان میں کیا کیا داخل ہے اور وہ کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ انسانی عقل اور جانوروں کی عقل میں کیا فرق ہے۔ اس قسم کی بحث اس علم میں ہوتی ہے۔

(۴۶) چھیالیسواں علم الاخلاق ہے۔ اخلاق کیا ہیں۔ وہ اچھے ہیں یا برے ہیں۔

(۴۷) سینتالیسواں علم۔ خواص قانون قدرت۔ کبھی یکدم سردی ہو جاتی ہے کبھی گرمی۔ تغیرات کیوں ہوتے ہیں۔

(۴۸) اڑتالیسواں علم علم الروایات ہے۔

(۴۹) انچاسواں علم علم اللسان ہے۔ کس طرح تغیرات زبانیں ہوتے ہیں۔ اس علم کے ماتحت (۱) مقابلہ زبان ہے۔ عربی۔ سنسکرت۔ عربی انگریزی۔ فارسی عربی وغیرہ زبانوں کا باہم مقابلہ کرنا۔ کون سے الفاظ ملتے ہیں۔ کیا تغیرات ہوتے ہیں (۲) تحقیق اللسان۔ اس میں یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کامل زبان کون سی ہے۔ (۳) تغیرات لسان کا علم بھی اس میں داخل ہے۔

(۵۰) پچاسواں علم۔ علم الہیئت ہے۔ ستاروں کی بحث ہے۔ گردش فلکی۔ حقیقت سیارگان کیوں چلتے ہیں ان کے اثرات زمین پر کیا ہیں۔ ان کی رفتار اور گردش کس قسم کی ہے۔ اس گردش کا اثر خود ان کی ذات پر کیا ہوتا ہے۔

پھر اسی میں اقسام سیارگان پر بحث ہوگی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے طریق پیدائش پر بحث ہے کہ چاند کس طرح بن گیا۔ اور پھر اسی علم میں علم النور پر بھی روشنی ڈالنی ہوگی کہ روشنیاں کس طرح پر ہوتی ہیں۔

تقریر سوم

جلسہ لجنہ اماء اللہ

منعقدہ ۵۔ مارچ ۱۹۲۳ء

پچاس علوم پہلے بیان کر چکا ہوں چند اور باقی ہیں ان کو اب بیان کر دیتا ہوں۔

علم سائنس و طبقات الارض

۵۱ واں علم فزکس کہلاتا ہے۔ یہ حصہ ہے اس علم کا جس کو ہمارے ملک میں سائنس کہتے ہیں اس کے کئی حصے ہیں۔ ایک حصہ کا نام فزکس ہے۔ اس علم میں اس بات پر بحث کی جاتی ہے کہ آواز کس طرح پیدا ہوتی ہے؟ روشنی گرمی۔ سردی کیا چیز ہیں؟ سیال چیزیں کیا ہیں؟ پھر اس علم کے ماتحت یہ بحث بھی ہوتی ہے کہ بجلی کیا ہے۔ مقناطیس کیا ہے۔ ذرات کیا ہیں؟ مادہ میں کیا کیا قوتیں ہیں۔ اس کی کتنی صورتیں ہیں۔ ٹھوس۔ مائع اور گیس کے جدا جدا کیا خواص ہیں؟

جس قدر مشینیں ایجاد ہوتی ہیں وہ اس علم سے بنتی ہیں۔ غرض یہ علم سیال۔ گیس۔ آواز۔ روشنی۔ مقناطیس ذرات اور اجزائے مادہ پر بحث کرتا ہے۔ اسی کی وجہ سے ایجادیں ہوتی ہیں۔ مثلاً ریل کا انجن اسی علم سے بنا۔ کہ گرمی کی کیا طاقت ہے۔ کس طرح اس طاقت کو پیدا کیا جاتا ہے اور کس طرح بند کیا جاتا ہے۔ اسی علم نے بجلی کی روشنی پیدا کی اور پھر اسی علم سے بتایا جاتا ہے کہ کس طرح بجلی ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائی جاتی ہے۔

پھر اسی علم کے ذریعہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بغیر تار کے بھی بجلی جا سکتی ہے۔ کوئی حرکت ضائع نہیں جاتی۔ پھر ذرات کا علم ہے جس سے ترقی کر کے ٹیکا نکلا ہے۔ غرض مشینوں کا کام گیس۔ سیال اور مقناطیس کے ذریعہ چل رہا ہے اور یہ تمام اس علم کا نتیجہ ہیں۔ اور ایجادات میں اس کا بڑا دخل ہے۔

پھر اس علم کا ایک حصہ عملی کہلاتا ہے یعنی علم کتابی کو کس طرح استعمال کر کے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور ایک مکینیکل کہلاتا ہے۔ مشینوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔

۵۲ واں علم کیمسٹری ہے۔ یہ وہی ہے جس کو پرانے زمانہ میں کیمیا کہتے تھے۔ دو چیزیں ملا کر تیسری چیز پیدا ہونے پر اس علم میں بحث کی جاتی ہے۔ غرض یہ علم بتاتا ہے کہ مختلف چیزیں مل کر کون سی نئی چیز پیدا ہوتی ہے اور اس کے خواص میں کیا تبدیلیاں ہو جاتی ہیں۔

اسی علم پر طب کی بنیاد ہے۔ مثلاً کونین دوسری چیزوں سے مل کیا اثر کرتی ہے۔ طب کی بنیاد اور سائنس کے شعبدے اسی پر موقوف ہیں۔ یہ بھی علمی اور عملی ہوتی ہیں۔

پھر اسی علم کے ایک حصہ میں جسمانی چیزوں کے تجربہ کئے جاتے ہیں۔ ایک خاص حصہ انسان کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ کیمسٹری میں اس بات پر بحث ہوتی ہے کہ خون کے کیا اجزاء ہیں۔ پھر دو حصے اس کے اور ہیں جو نباتات اور جمادات سے تعلق رکھتے ہیں۔

۵۳ واں علم جیالوجی ہے۔ اس کو علم طبقات الارض بھی کہتے ہیں۔ اس علم کی کئی شاخیں ہیں۔ اسی علم کی شاخوں میں سے ایک حصہ وہ ہے جو دنیا کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے وہ زلزلہ کا علم ہے۔ زلزلہ سے دنیا کی بڑی تباہی ہوتی ہے۔ ۱۹۰۵ء میں جو زلزلہ پنجاب میں آیا تھا اس میں بیس ہزار کے قریب لوگ ضائع ہوئے تھے۔ اس علم کے ذریعہ سے یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ زلزلہ آنے والا ہے اور اس ذریعہ سے قبل از وقت علم پا کر ہلاکت سے بچ سکتے ہیں۔ اسی علم میں جو زلزلہ کے متعلق ہے زمین کی حرکات پر بحث ہوتی ہے۔ اس سے عام حرکت مراد نہیں ہے بلکہ ایسی حرکت مراد ہے جیسے بعض اوقات انسان کے جسم کے اندر کوئی حصہ پھڑکنے لگتا ہے۔

اسی طرح زمین کی غیر معمولی حرکات کا پتہ اس علم سے لگ جاتا ہے۔ شملہ میں ایک آلہ لگا ہوا ہے جس سے پتہ لگ جاتا ہے کہ کہاں زلزلہ آیا ہے اور کتنے میل کے فاصلہ پر آیا ہے۔ جاپان نے اس علم میں بہت ترقی کی ہے۔ اس آلہ کو ٹیلوگراف کہتے ہیں۔ اس کے نگران جو ہیں ان میں ایک احمدی محمد یوسف نام بھی مقرر ہوئے ہیں۔ اس آلہ کو میں نے دیکھا ہے۔ اس کمرہ میں داخل ہوتے ہی ستون حرکت کرنے لگتا ہے۔ باریک سے باریک حرکت کا پتہ لگ جاتا ہے۔

دوسرا حصہ جو اس علم کا ہوتا ہے وہ طبقات الارض سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ زمین کے مختلف حصوں کو دیکھ کر بتاتا ہے کہ یہ کب بنا۔

دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو

"سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اس حی وقیوم خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہو اس انسان کو جو اس راز کو سمجھے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسی طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔ سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے۔ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اسی دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو؟ کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اسے معلوم نہیں؟ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں؟ اے نادانو! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھلائے گا؟ بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے۔ تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر موٹاپا 30%	ہمدردِ نسواں (حمید بیاٹھرا) 2%	دوائی مفضل النبی بلئے اولاد نرینہ 150%	زوجام عشق 600%	اکسیر لیکوریا کیپسول 30%	کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20%	سفوف اکسیر شوگر 30%	جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659

سال نو کے موقعہ پر احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو مبارکباد

الفضل جیولرز

فینسی زیورات کا مرکز

صرافہ بازار سیالکوٹ

دوکان: 562316 گھر: 67068-556297

ہر قسم کی ڈیکوریشن ہینڈی کرافٹ دستیاب ہے

مشتاق کراکری سٹور

تحصیل بازار سیالکوٹ شہر

احمدیہ جماعت میں معروف خسوف وکسوف ۱۸۹۴ء کے موقع پر احباب جماعت کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

قائد ضلع و مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع لودھراں

اسلام آباد کے خوبصورت شہر میں جائیداد کی

خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا ادارہ

HASHMI ASSOCIATES

(NAME OF TRUST)

ASIF PLAZA
BLUE AREA
ISLAMABAD

MEHRAN PLAZA
G-9 MARKAZ
ISLAMABAD

PHONE: 051 - 216540, 852659, 219896, 253526, 212503

سونے، چاندی اور کندن کے نفیس زیورات کا مرکز

نیو فرحت علی جیولرز

سول کوارٹرز روڈ شیخوپورہ

پروپرائیٹر: غلام سرور طاہر آف شیخوپورہ

فون دوکان 53539 PP 51245

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت اور کرایہ پر لین دین کیلئے ایک

با اعتماد ادارہ جو کہ عرصہ 25 سال سے احباب کی احسن طریقے سے خدمات

سرانجام دے رہا ہے

پیرا ڈائز پراپرٹی کنسلٹنٹ

فلیٹ 14
جناح سپر مارکیٹ
F-7 مرکز
اسلام آباد

051-822244
051-829433
051-217218

051-217221
051-217222

فیکس 217219

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور

اعلیٰ انتظام

گاڑیوں کی اطمینان بخش

• اوور ہالنگ • ڈینٹنگ • پینٹنگ • الیکٹرک ورکس

• الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کے لئے

----- رجوع فرمائیں -----

راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز آٹوموبائیل انجنیئرز

فون ۸۴۰۴۴۵

عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو اختیارات دئے۔ گورنر بنا دئے۔ پھر ہر ایک صوبہ میں کمشنر اور ڈپٹی کمشنر وغیرہ ہیں۔ اور بعض یہ کہتے ہیں کہ تمام اختیارات مرکز کو ہی رہیں۔ گویا نظام مرکزی کے متعلق دو حصے ہیں۔ کل اختیارات مرکز کو ہوں یا دوسروں کو بھی ہوں۔

تیسری بحث اس میں پولیس کے متعلق ہے کہ کیا اختیارات ہوں۔

چوتھا محکمہ تجسّس کا ہے جس کو سی۔ آئی۔ ڈی کہتے ہیں جس کے ذریعے حالات کا علم ہوتا رہے۔

پانچواں محکمہ جنگلات ہے۔ جنگلات کو کس حد تک محفوظ رکھا جائے اور کس حد تک جنگلات کو کاٹ کر زرعی آبادیوں کی صورت میں منتقل کیا جائے۔ بہت سی تفاصیل اس میں ہیں۔

چھٹا محکمہ۔ محکمہ تعلیم ہے۔ یہ بہت وسیع ہے اس میں یہ بحث ہوگی کہ تعلیم کس طرح ہو۔ مفت یا قیمت پر۔ انتظام تعلیم کس طرح پر ہو۔ پھر لازمی ہو یا اختیاری۔ پھر اس صیغہ کی بہت سی شاخیں ہیں۔ زنانہ تعلیم۔ مردانہ تعلیم۔ مختلف علوم کی تعلیم۔

ساتواں محکمہ۔ علاج انسانی اور حیوانی۔ ڈاکٹر اور ویٹرنری ڈاکٹر۔ پھر اسی میں ایک محکمہ حفظان صحت کا ہوتا ہے۔ پھر اسی میں طبی تعلیم کے ذرائع اور اسباب پر بحث ہے۔

آٹھواں محکمہ خزانہ کا ہے۔

نواں محکمہ انتظامی ہے۔ جیسے ڈپٹی کمشنر۔ تحصیلدار وغیرہ۔

دسواں محکمہ فصل قضاء یا عدالت کا ہے۔ جج اور قاضی کس طرح مقرر ہوں۔

گیارھواں محکمہ مال کا ہے۔ اس میں زمینداروں کے تمام معاملات سے بحث ہوتی ہے۔

بارھواں محکمہ ڈاک کا ہے۔

تیرھواں محکمہ انہار کا ہے۔

چودھواں محکمہ ریلوے کا ہے۔

پندرھواں محکمہ آبکاری کا ہے۔ اس میں شراب اور دیگر منشیات کی نگرانی کرنا ہے۔ ناجائز طور پر کشید اور فروخت نہ ہو۔

سولھواں محکمہ تعمیرات کا ہے۔

سترھواں محکمہ ٹکسال اور سکہ جات کا ہے۔ اس میں سکہ بنانے کا علم ہوتا ہے۔ روپیہ کس قدر بنوانا چاہئے۔ پیسہ کس قدر چاہئے۔ دوسرے سکے جو ضروری ہیں۔ پھر یہ بھی اس میں بتایا جائے گا کہ جعلی سکوں کی شناخت کا کیا علم ہے۔

اٹھارھواں محکمہ رجسٹری کا ہے۔ بعض معاملات میں فساد ہو جاتے ہیں اس لئے معاملات خرید و فروخت اور دستاویزات ضروریہ کی رجسٹری کا قانون جاری کر دیا جاتا ہے تاکہ سرکاری تصدیق ہو جائے۔

انیسواں محکمہ تجارت کا ہے۔ اس محکمہ کے ذریعہ سرکار دیکھتی ہے کہ ملک کی تجارتی ترقی کس طرح ہو سکتی ہے۔ اس ملک کی کون سی تجارتیں ہیں جو دوسرے ممالک میں پھیل سکتی ہیں۔

بیسواں محکمہ فوج کا محکمہ ہے۔ یہ بڑا وسیع علم ہے۔ اس میں دیکھا جاتا ہے کہ کس قسم کے ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ کتنی فوج ہو۔ کس قسم کی ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

اکیسواں محکمہ۔ تعلقات بیرونی کا محکمہ ہے جس کو صیغہ خارجہ کہتے ہیں۔ اس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ دیکھے کہ باہر والوں سے کیا تعلقات ہوں۔

بائیسواں محکمہ حفظان صحت کا محکمہ ہے۔ اس کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ لوگ کس طرح تندرست رہیں۔ شہروں اور دیہات کی صفائی کس طرح ہو۔ آب و ہوا درست رہے تاکہ صحت ور نسل پیدا ہو۔

تیئیسواں محکمہ وضع قوانین ہے۔ اس کا کام ہے کہ ملک کی انتظامی اور اقتصادی ضروریات کے لئے قانون بناتا رہے اور مفید اور مضر قوانین کا خیال رکھے۔

چوبیسواں محکمہ بحری ہے۔ اس محکمہ کا کام ہوتا ہے کہ سمندروں کے متعلق تمام ضروریات کا انتظام کرے اور اس کے متعلق بحری قوانین کی پابندی کرے۔

پچیسواں محکمہ آب و ہوا ہے۔ اس میں بحث ہوگی کہ بارشوں کا کیا حال ہے۔ برف باری کہاں ہوگی۔ قبل از وقت حسابات لگائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک یہ محکمہ پورا ترقی یافتہ نہیں مگر پھر بھی بہت مفید ہے۔

چھبیسواں محکمہ ہوا ہے۔ یہ اس سے الگ ہے۔ اس محکمہ کا تعلق فضاء سے ہے۔ ہوائی جہازوں کا علم اور ان سے متعلق ضروری انتظام ہوتا ہے۔

ستائیسواں محکمہ ٹیکس ہے۔ جو لوگ روپیہ کماتے ہیں ان سے کتنا ٹیکس لیا جائے۔

اٹھائیسواں محکمہ کسٹم ہے۔ کس چیز پر کس قدر ٹیکس لیا جائے جو باہر سے آتی ہیں۔ یہ بہت وسیع محکمہ ہے۔

انتیسواں محکمہ شمار و اعداد کا ہے۔ مختلف قسم کے اعداد جمع کئے جاتے ہیں۔ مثلاً زراعت کے صیغہ کے اعداد ہوں گے کہ کس قدر رقبہ میں بڑی بڑی اجناس بوئی گئی ہیں۔ ریلوے کے متعلق ہوں تو کس قدر مسافروں نے سفر کیا۔ کس قدر آمدنی ہوئی وغیرہ۔ اس محکمہ سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔

تیسواں محکمہ بحار و بنادر ہے۔ سمندروں اور بندرگاہوں کے متعلق انتظام۔ بندرگاہیں وقتی ضرورتوں کے ماتحت کس قدر وسیع ہوں کہ جہاز آسانی سے آجا سکے۔ وغیرہ۔

اکتیسواں محکمہ۔ آثار قدیمہ ہے۔ پرانے آثار کی عمارت۔ تحقیقات اور حفاظت۔

بتیسواں محکمہ۔ محکمہ وزارت ہے۔

تینتیسواں محکمہ اشاعت ہے جس کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ حکومت کے کاموں سے لوگوں کو آگاہ کرے یا غیر ملکوں میں حکومت کے متعلق بدظنی نہ پھیلے۔

چونتیسواں محکمہ تاریخ نویسی ہے جو حکومت کی ضروری تاریخ لکھتا رہے۔

پینتیسواں محکمہ۔ حفاظت و ترقی حرفت و صنعت ہے۔ یعنی جو صنعتیں ملک میں جاری ہیں ان کی حفاظت کی جائے اور ان کی ترقی کی تدابیر کی جائیں۔

چھتیسواں محکمہ زراعت ہے۔ اس کی ترقی کی تجاویز سوچیں۔ مختلف قسم کے آلات اور بیج مہیا کئے جائیں اور لوگوں کو ان سے واقف کیا جائے۔ زراعت علمی طریق پر کی جائے۔

سینتیسواں محکمہ بندوبست ہے جس میں اراضیات کی پیمائش اور مالیہ کی پیشی کے متعلق ایک خاص انتظام اور قواعد ہوتے ہیں۔

اڑتیسواں محکمہ میونسپلٹی ہے۔ مقامی پنچایتوں کا تقرر اور ان کی نگرانی وغیرہ۔

غرض اس قسم کے محکمے ہوں تو حکومت چلتی ہے۔ ایشیائی حکومتوں کی تباہی کا یہی موجب ہوا کہ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کی گئی۔ یہاں ابھی اس قدر محکمے قائم نہیں ہوئے......... غرض اگر یہ محکمے ہوں تو حکومت چلتی ہے پھر ان محکمہ جات کے متعلق جو اندرونی تفاصیل ہیں ان کا سلسلہ بجائے خود وسیع ہے۔

اصول تعلیم و علم حساب (۳۴)

چونتیسواں علم۔ تعلیم ہے۔ اس میں (۱) اصول تعلیم کہ تعلیم کس طرح دی جائے (۲) کون سے علوم مدارس میں پڑھائے جائیں۔ ان میں کیا نسبت ہو یعنی نصاب تعلیم اور پھر اس کے لئے اوقات کی تقسیم۔ مثلاً تاریخ اتنے گھنٹے یا جغرافیہ اس قدر گھنٹے ہفتہ میں پڑھایا جائے۔ (۳) سکولوں کا انتظام کس طرح ہو (۴) طریق تعلیم (۵) تاریخ تعلیم (۶) نظام تعلیم۔ جیسے پرائمری یا سکنڈری تعلیم۔ ہائی سکول اور کالج وغیرہ کس طرح قائم کئے جائیں۔ (۷) تعلیم المعلمین۔ استاد کس طرح پیدا کئے جائیں (۸) ورزشی تعلیم کس حد تک ہو (۹) اخلاقی تعلیم اور مذہبی تعلیم۔ پھر آیا مذہبی تعلیم الگ ہو یا ساتھ ہو۔ اگر ساتھ ہو تو مختلف مذاہب کے طالب علموں کی مذہبی تعلیم کا کیا انتظام ہو۔ (۱۰) تعمیر مدارس۔ مدرسہ کی عمارتوں کا خاص فن ہے جس سے طلباء کی صحت اور ذہن پر خاص اثر پڑتا ہے۔ غرض یہ ایک بڑا وسیع علم ہے۔

(۳۵) پینتیسواں علم حساب ہے۔ کس طرح حساب رکھا جائے۔

(۳۶) چھتیسواں علم محاسبہ کا ہے۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کس طرح حساب کے رجسٹروں کی پڑتال کی جائے۔

(۳۷) سینتیسواں علم نقشہ نویسی ہے۔

(۳۸) اڑتیسواں علم انجینئرنگ ہے۔ اس کی مختلف شاخیں ہیں۔ مثلاً اس میں ڈاٹوں کا الگ علم ہے۔ کس قسم کی ڈاٹ کس قدر وزن اٹھا سکتی ہے۔ وغیرہ۔

(۳۹) انتالیسواں علم رسم و عادت ہے۔ یہ بھی مستقل علم ہے اور اس علم کی کئی شاخیں ہیں جس میں فلسفہ رسم و عادات۔ تاریخ رسوم وغیرہ داخل ہیں۔

علوم اللباس و الاقتصاد (۴۰)

چالیسواں علم اللباس ہے۔ اول لباسوں کی تاریخ پھر مختلف ملکوں اور قوموں کے لباس۔ لباس کی ضروریات۔ اس کی طبی اغراض اور موسموں کے لحاظ سے تقسیم۔ سب باتیں داخل ہیں۔

(۴۱) اکتالیسواں علم۔ علم المجرمین ہے۔ اس کی بھی بہت سی شاخیں ہیں۔ جرائم کے اسباب۔ مجرموں کی اصلاح کے طریق۔ سزا کی حد اور اس کا مقصد طریق سزا۔ کون سی سزا

پورے صدق اور سرگرمی سے خدا تعالیٰ کے دوست بنو

"وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک طاعون بھی ہے۔ سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے۔ کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔ اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشرف بیوریجز سٹور کچہری بازار خانیوال

بااختیار ڈسٹری بیوٹرز: کوکاکولا ۔ فانٹا ۔ سپرائٹ
شیزان جوسز

پروپرائیٹر: محمد سلیم ولد حکیم اللہ دتہ جراح خانیوال

فون دفتر: 2497 گھر: 3497

انعام الیکٹرونکس بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان

ڈیلرز: لومیز ۔ سام سنگ، سونی ٹی وی فریج کینڈی ڈیپ فریزر ہائی سپر واشنگ مشین، ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی
اسکے علاوہ تمام الیکٹرونکس کی مصنوعات معیاری اور سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں

فون: آفس: 0571-2924 گھر: 0571-2868

اسلام آباد و راولپنڈی میں پراپرٹی کی خرید و فروخت و کرایہ داری کا قدیم باعتماد
ادارہ

نصرت پراپرٹی ڈیلرز انٹرپرائز

94/1 ۔ B کمرشل سنٹر سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

خواجہ عبدالقیوم ڈار
فون نمبرز: 051-842222
051-422922

بھائی بھائی ٹریڈرز نزد ایوان محمود ربوہ

برقی مدہانی، استری، پنکھے، ٹی وی، واشنگ مشین خریدنے کیلئے تشریف لائیں

الفضل الیکٹرک سٹور چوک قلعہ کار والا (سیالکوٹ)

پروپرائیٹر: محمد نواز ۔ محمد انور ۔ محمد حنیف زرگر

خالص سونے چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں

چوہدری محمد عطاء اللہ زرگر

7 ۔ لیاقت بازار خانیوال

فون: 53670 گھر ۔ دوکان 3970 PP

خدمت میں پیش پیش

ماسٹر، ڈگری، سی ایس ایس، پی سی ایس
جماعت اول تا انٹرمیڈیٹ تک کورس کی کتابیں، خلاصے، گائیڈیں، ٹیسٹ پیپرز کمپیوٹر، الیکٹرونکس کی کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
اس کے علاوہ علمی، ادبی، تاریخی کتابیں کرایہ پر حاصل کریں۔

میری لائبریری

ٹین بازار صدر عقب پرویز کلینک راولپنڈی
فون: 564533

خالص جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کیلئے آپ کے قدیمی احمدی جیولرز

رانا جیولرز

صرافہ بازار بدوملہی (ضلع نارووال)

فون: دکان: 108، رہائش: 208 پروپرائیٹر: نصیر احمد، فرید احمد، سلیمان احمد

نظر کی عینکیں دھوپ کے چشمے ہر قسم کے لینز دستیاب ہیں۔ دور و نزدیک سے کم نظر آئے یا سر درد ہو تو نظر کا معائنہ مفت کروائیں

سٹینڈرڈ آپٹیکل سروس

بانو بازار سیالکوٹ
فون: 556707

عمدہ اور معیاری باسمتی کا واحد مرکز

رؤف کمشن شاپ

تحصیل روڈ سبزی منڈی گوجرخان

فون: دکان: 0571-3201
گھر: 0571-2048

MANUFACTURERS & EXPORTERS OF

SURGICAL, DENTAL,
VETERINARY INSTRUMENTS
& SCISSORS
ALL SORTS.

JOLLY & COMPANY

Chief Executive:

MUNIR AHMED JANJUA

Tel: (0432) 66534 - 67654
Fax: 0092 - 432 - 554170
Tlx: 46351 U.B.L. PK. ATTN: JOLLY

P. O. BOX 1182, RORAS ROAD,
SIALKOT - PAKISTAN

فون: 32971 - 72960 فیکس: 92-061-520662

منیر آٹوز

حسین آگاہی روڈ بالمقابل علمدار کالج ملتان

SALE
SERVICE
PARTS.

ڈیلر: سوزوکی موٹر سائیکل

ہمارے ہاں سوزوکی موٹر سائیکل نئی اور اس کی مرمت تسلی بخش کی جاتی ہے۔

پروپرائیٹر: شیخ تنویر احمد

شٹر گیٹ ۔ چینل گیٹ ۔ گرل ۔ ریلنگ ۔ پائپ ونڈوز وغیرہ وغیرہ

النور سٹیل ڈیکوریٹرز

آئی اینڈ ٹی سنٹر 4/8-G عقب بلیو سٹار ہوٹل اسلام آباد

مینجنگ پارٹنر: اشفاق احمد

فون: 051-256158

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مثلاً یورپ کا علاقہ بہت بعد کا بنا ہوا ہے اور ایشیا اس قابل ہو گیا تھا کہ اس پر آدمی آباد ہو سکیں۔

اسی علم کے ذریعہ کانوں کا علم ہوتا ہے۔ لوہا وغیرہ کب بنے۔ یہ چیزیں ایک ہی مادے سے بنی ہیں۔ کوئلہ اور ہیرا ایک ہی چیز ہے صرف زمانہ کا فرق ہے۔ اس فرق نے ایک کی قیمت اتنی بنا دی ہے۔ ایک تولہ لاکھوں روپیہ کو آئے گا اور دوسرا کئی من دس بیس پچاس روپیہ کو آجائے گا حالانکہ دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

اسی علم کے ماتحت علم الاوزان ہے یعنی وزنوں کا علم۔ ہوا۔ روشنی۔ رطوبت اور خنکی کا علم بھی اسی کے ماتحت ہے کہ ان کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اس طرح بارشوں اور ہواؤں کا علم معلوم ہو جاتا ہے۔ اس علم میں یہ بحث بھی کی جاتی ہے کہ پتھروں کی کیا کیا قسمیں ہیں۔ کس طرح ان کے خواص معلوم ہوتے ہیں۔ کن حالات میں ان کی قیمتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ عام پتھر سے لے کر ہیرے تک بحث آجاتی ہے۔

پیدائش اجسام و علم الاقدام

۵۴ واں علم۔ پرائمی ٹالوجی۔ پیدائش ابتدائی کا علم ہے اس میں اس بات پر بحث ہو گی کہ پہلے پیدائش کس طرح پر ہوئی پھر اس میں آگے چل کر اس طرح پر بحث ہو گی کہ نباتات کس طرح پیدا ہوئے۔

شروع ہی سے آم یا امرود تھے یا یہ کوئی اور پھل تھے اور ترقی کرتے کرتے آم اور امرود ہو گئے؟ نباتات کی ابتدائی پیدائش کے ماہر کہتے ہیں کہ پہلے سبزہ ذرا سا تھا پھر اس سے ترقی کرتے کرتے اس کی شاخیں ہوئیں پھر شاخ در شاخ سلسلہ چلا گیا اور ہزاروں لاکھوں قسمیں ہو گئیں جیسے آدم کی اولاد ایک تھی پھر کوئی کہیں چلا گیا اور کوئی کہیں۔ کوئی گورا ہو گیا اور کوئی کالا۔

اسی طرح نباتات کے متعلق کہتے ہیں کہ ابتداء میں ایک ذرہ سا تھا پھر اسی علم کے ماتحت جانوروں کے متعلق بحث ہوتی ہے اور پھر ان کی موٹی تقسیم دو طرح پر کی ہے۔ ظہری اور غیر ظہری یعنی وہ جن کی ریڑھ کی ہڈی ہوتی ہے اور وہ جن کی ریڑھ کی ہڈی نہیں ہوتی۔ پھر اس ترقی کے مدارج پر بحث ہے کہ کس کس طرح ترقی ہوئی۔

۵۵ واں علم۔ بایولوجی یعنی حیات جسمانی کا علم ہے۔ جسم کی زندگی پر اس علم کے ذریعہ بحث ہوتی ہے۔ مثلاً ہاتھ حرکت کرتا ہے وہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس میں ایک حیات ہے روح ایک الگ چیز ہے۔ جسم میں ایک حیات ہوتی ہے۔ پھر اس حیات کے بھی مدارج ہوتے ہیں۔ یہ ایک بہت باریک اور وسیع علم ہے۔ علم الارتقاء میں اس پر بحث ہو گی۔ کس طرح پر ایک جانور سے دوسرا بن جاتا ہے۔ علم الارتقاء کے ماہرین کہتے ہیں کہ انسان ایک کیڑا ہوتا ہے وہی ترقی کرتے کرتے کوئی بندر بن گیا اور کوئی کچھ۔ اور پھر آخر ترقی کرتے کرتے انسان بن گیا۔ یہ لوگ ایک نیا سلسلہ چلاتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ترقی کرتے کرتے وہ کیڑا بندر بنا اور پھر اس سے ترقی کر کے ایک اور جانور بنا۔ پھر اس سے انسان بن گیا۔ یہ علم الارتقاء کہلاتا ہے۔ یہ علم بجائے خود ایک بحث طلب چیز ہے مگر اس علم والوں نے اس علم سے ایک فائدہ اٹھایا کہ چھوٹی چیزوں کو بڑی بنا لیا۔ مثلاً کدو بہت بڑا بنا لیا۔ اور بعض نئے مزے کی چیزیں بنا لیں۔ ایک مزے کا انگور تھا اس میں ترقی کر کے کچھ اور تبدیلی کر لی۔ نباتات کی ترقی میں اس علم سے بہت فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

اسی علم میں یہ بحث بھی آتی ہے کہ باپ سے بیٹے کو کیا ورثہ آتا ہے یعنی بیٹا باپ سے کن خصائل و عادات وغیرہ کو لیتا ہے۔ کس طرح ایک خاندان اپنی خاص بات اپنی اولاد میں منتقل کرتا چلا جاتا ہے۔

۵۶ واں علم۔ علم الاقوام ہے۔ مختلف قوموں میں آپس میں کیا تعلق ہے اور کس حد تک ان میں تفریق و امتیاز ہے۔ ایک طرح سے تمام اقوام ایک ہی ہیں کیونکہ ایک آدم کی اولاد ہیں مگر مختلف ملکوں میں چلے جانے اور رہنے سہنے سے اختلاف ہو گیا۔ یورپ کے لوگوں کا دماغ خاص قسم کا ہے۔ ایشیا کے لوگوں کے قویٰ اور رنگ کے ہیں۔ افریقہ والے اور قسم کے۔ پھر میدانوں میں رہنے والے اور پہاڑوں کے رہنے والوں میں جدا امتیاز ہے۔ یہ آب و ہوا اور تمدن کے اثر کے سبب سے ہوتا ہے یہاں تک کہ چمڑوں اور ہڈیوں کی بناوٹ میں فرق ہو جاتا ہے۔ اس علم کے ماہر ایک ہڈی کو دیکھ کر بتا دیتے ہیں کہ وہ کس قوم کا آدمی ہے۔ غرض یہ علم بھی بہت وسیع ہے۔ اور اس میں آئے دن ترقی ہو رہی ہے۔

علم نباتات و حیوانات

۵۷ واں علم علم النباتات ہے۔ یہ علم بھی آج کل بہت ترقی کر گیا ہے۔ نباتات کے کیا اعمال ہیں؟ نباتات زندہ ہیں یا نہیں؟ اور وہ سنتے اور دیکھتے ہیں یا نہیں؟ ان میں حس ہوتی ہے یا نہیں؟ قوتیں ہوتی ہیں یا نہیں؟ ان پر رنج و راحت کا اثر ہوتا ہے یا نہیں؟ پھر ان باتوں کے معلوم کرنے کے کیا طریق ہیں۔

اس علم کا ایک بہت بڑا ماہر ایک ہندوستانی ڈاکٹر بوس ایک بنگالی ہے۔ اس نے یورپ میں جا کر اپنے تجربوں سے ثابت کر دیا ہے کہ نباتات میں بھی حس اور زندگی ہے اور وہ انسان کی طرح مختلف جذبات سے متاثر ہوتے ہیں۔ سنتے ہیں۔ چلتے ہیں۔ ان میں غصہ بھی ہوتا ہے اور وہ خبر رسانی کرتے ہیں۔ ان میں شرم اور حیا بھی ہوتی ہے اور ان کو بھوک اور پیاس بھی لگتی ہے۔

پھر اس علم میں نباتات کی اقسام پر بحث ہوتی ہے اور یہ بھی کہ مختلف آب و ہوا میں کس قسم کے پودے ہوتے ہیں اور کس قسم کے نباتات کن ملکوں میں نہیں ہو سکتے۔ ان کے امراض کیا ہیں؟ اور ان کے اسباب اور علاج کیا؟

پھر اسی علم میں ایک بحث علمی ترکیب سے ہو گی۔ مفردات کو لے کر بحث کریں گے کہ یہ فلاں چیز کی رشتہ دار ہے۔ بعض اوقات ایک پودے کی شکل نہیں ملتی مگر وہ رشتہ دار ہوتا ہے۔ مثلاً گنا اور کانا (سرکنڈا) کو ایک ہی قوم سے بتاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ سرکنڈا ترقی کرتے کرتے گنا ہو گیا۔

۵۸ واں علم۔ علم الحیوانات ہے۔ اس میں جانوروں کے متعلق بحث ہو گی اور اس علم میں حیوانات کے اعمال پر بحث ہوتی ہے۔ باریک باریک ذرات کے کیا کام ہیں۔ ریڑھ کی ہڈی والوں کی کیا کیفیت ہے۔ پھر اس میں تقسیم بلاد کے لحاظ سے بحث کریں گے کہ کون سے جانور کس ملک میں پائے جاتے ہیں اور کس ملک میں وہ نہیں پائے جاتے۔ اور کیوں ہیں۔ غرض یہ بھی ایک وسیع علم ہے۔

۵۹ واں علم کان کنی کا علم ہے۔ اس کی کئی شاخیں ہیں۔ کانوں کا دریافت کرنا۔ ان میں روشنی اور ہوا کا پہنچانا۔

پہلے زمانہ کے لوگ ترقی نہ کر سکتے تھے اور وہ نہیں جانتے تھے کہ زمین کے اندر کس قسم کے خزانے بھرے ہوئے ہیں۔

کان کنی کے علم نے اب بہت ترقی کی ہے۔ کانیں زمین کے اندر ہوتی ہیں وہاں روشنی اور ہوا کا پیدا کرنا ایک خاص علم کو چاہتا ہے جس کے ذریعہ وہاں کام کرنے والے کام کر سکیں اور آگ لگنے یا دم گھٹنے کے حادثات بھی پیدا نہ ہوں۔

۶۰ واں علم۔ علم العناصر ہے۔ اس میں عناصر اور دھاتوں کے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

علوم جراحی والادویہ والامراض

۶۱ واں علم۔ علم التشریح ہے۔ اس میں بتایا جاتا ہے کہ انسان یا جانداروں کے جسم کی کیا حقیقت ہے۔ اس علم کے ذریعہ ہی ان کو معلوم ہوتا ہے کہ فلاں ناڑ کہاں ہے یا فلاں ہڈی کس مقام پر ہے اور اس کی کیسی شکل ہے۔ اس علم کے ذریعہ علاج میں بڑی مدد ملتی ہے اور اب اس علم نے بہت ترقی کی ہے اور مختلف قسم کے اور علوم اس کی مدد کے لئے پیدا ہو گئے ہیں۔

۶۲ واں علم۔ علم الادویہ ہے۔ دواؤں کی کیا تاثیرات ہیں۔ زیادہ کم مقدار میں وہ کیا اثر کرتی ہیں۔ کسی خاص بیماری میں ان کی تاثیر کیا ہے۔ یہ ایک مستقل علم ہے اور بہت وسیع ہو رہا ہے۔

۶۳ واں علم۔ علم الجراحت ہے۔ یعنی جراحی کا علم۔ ہڈیوں کو جوڑنا۔ چیرا دینا یا دوسرے جانوروں کی ہڈیاں لے کر انسان کی بعض ہڈیوں کی جگہ لگا دینا۔

۶۴ واں علم نرسری ہے۔ اس میں بتایا جاتا ہے کہ بیمار کی تیمارداری کس طرح کرنی چاہئے بیمار کا مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ یہ علم بتائے گا کہ بیمار کے مزاج کو مدنظر رکھ کر کہاں ہم کو غصہ دکھانا چاہئے اور کہاں نرمی کا برتاؤ کیا جائے۔ بعض وقت اندر غصہ ہوتا ہے مگر ظاہر میں نرمی کا برتاؤ کرنا پڑتا ہے۔ اور بعض وقت سختی اور غصہ کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک ڈاکٹر نے ایک مریض پر میرے سامنے غصہ کا اظہار کیا۔ میں نے کہا یہ کیا کرتے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ بھی ضروری ہے۔ اس لئے اس علم کو الگ کر دیا گیا ہے۔ اور یہ ایک خاص پیشہ ہو گیا ہے۔ نرسیں الگ ہوتی ہیں۔ بیمار کا اٹھانا بٹھانا۔ کھانا کھلانا وغیرہ تمام امور کی وہ نہایت عمدگی سے نگہداشت کرتی ہیں۔

۶۵ واں علم۔ جو پہلے نیا علم نہ تھا مگر اب وہ نیا اور مخصوص ہو گیا ہے یہ علم عورتوں کی خاص بیماریوں اور علاج کا علم ہے۔ بعض ادویات ایسی ہیں جو عورتوں پر خاص اثر کرتی ہیں اس لئے عورتوں کی مخصوص بیماریوں کا ایک جدا اور مستقل علم ہو گیا ہے۔

۶۶ واں علم۔ بچوں کی مخصوص بیماریوں اور علاج کا علم ہے۔

۶۷ واں علم۔ عام علم الامراض ہے۔ اس علم الامراض میں یہ بحث ہوتی ہے کہ امراض سے کیا مراد ہے؟ امراض کیونکر پیدا ہوتی ہیں۔ ان کے اسباب اور علامات اور علاج کیا ہیں؟

خدا کو انکسار پسند ہے

خدا کو انکسار پسند ہے اس کے بندوں سے جو جھک کے ملتا ہے جس کو اپنی کوئی برتری اپنے آپ کو بڑا سمجھنے پر مجبور نہیں کرتی اور اس کے دماغ کو اس کی کوئی بڑائی نہیں چڑھتی ایسا شخص خدا کے ہاں عزت پاتا ہے۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ کے ہاں عزت پاتا ہے تو یہ مراد نہیں کہ مرنے کے بعد پتہ چلے گا۔ وہ عزت پاتا ہے اور پاتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا بس نہیں کرتا جب تک کہ اس کی عزت کو کل عالم پر روشن اور ظاہر نہ کر دے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

واضح رہے کہ مذہب کے اختیار کرنے سے اصل غرض یہ ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے۔ اس پر ایسا کامل یقین آجائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا جائے۔ کیونکہ گناہ کی خبیث روح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کی مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا جب تک اس کو اس کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو۔ اور جب تک معلوم نہ ہو کہ وہ خدا ہے جو مجرم کو سزا دیتا ہے۔ اور راست باز کو ہمیشہ کی خوشی پہنچاتا ہے۔ یہ عام طور پر ہر روز دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی چیز کے مہلک ہونے پر کسی کو یقین آ جائے تو پھر وہ شخص اس چیز کے نزدیک نہیں جاتا۔ مثلاً کوئی شخص عمداً زہر نہیں کھاتا۔ کوئی شخص شیر خونخوار کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی شخص عمداً سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ پھر عمداً گناہ کیوں کرتا ہے۔ اس کا یہی باعث ہے کہ وہ یقین اس کو حاصل نہیں جو ان دوسری چیزوں پر حاصل ہے۔ پس سب سے مقدم انسان کا یہ فرض ہے کہ خدا پر یقین حاصل کرے اور اس مذہب کو اختیار کرے جس کے ذریعہ سے یقین حاصل ہو سکتا ہے۔ تا وہ خدا سے ڈرے اور گناہ سے بچے۔ مگر ایسا یقین حاصل کیوں کر ہو؟ کیا یہ صرف قصوں کہانیوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیا یہ محض عقل کے ظنی دلائل سے میسر آ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں پس واضح ہوا کہ یقین کے حاصل ہونے کی طرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس کے خارق عادت نشان دیکھے اور بار بار کے تجربہ سے اس کی جبروت اور قدرت پر یقین کرے یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔

(۲) مذہب سے غرض کیا ہے! بس یہی کہ خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کاملہ پر یقینی طور پر ایمان حاصل ہو کر نفسانی جذبات سے انسان نجات پا جاوے اور خدا تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا ہو کیونکہ در حقیقت وہی بہشت ہے جو عالم آخرت میں طرح طرح کے پیرایوں میں ظاہر ہو گا۔ اور حقیقی خدا سے بے خبر رہنا اور اس سے دور رہنا اور سچی محبت اس سے نہ رکھنا در حقیقت یہی جہنم ہے۔ جو عالم آخرت میں انواع و اقسام کے رنگوں میں ظاہر ہو گا۔ اور اصل مقصود اس راہ میں یہ ہے کہ اس کو خدا کی ہستی پر پورا یقین حاصل ہو اور پھر پوری محبت ہو۔ اب دیکھنا چاہئے کہ کون سا مذہب اور کون سی کتاب ہے جس کے ذریعے یہ غرض حاصل ہو سکتی ہے۔

(۳) کسی مذہب کے قبول کرنے سے غرض یہ ہے کہ وہ طریق اختیار کیا جائے جس سے خدائے غنی مطلق جو مخلوق اور مخلوق کی عبادت سے بکلّی بے نیاز ہے راضی ہو جائے۔ اور اس کے فیوض رحمت اترنے شروع ہو جائیں جن سے اندرونی آلائشیں دور ہو کر صحن سینہ یقین اور معرفت سے پر ہو جائے۔ سو یہ تدبیر اپنی فکر سے پیدا کرنا انسان کا کام نہیں تھا۔ اس لئے اللہ جلّ شانہ نے اپنے وجود اور اپنے عجائبات قدرت خالقیت یعنی ارواح و اجسام و ملائک و دوزخ و بہشت و بعث و حشر و رسالت و دیگر تمام اسرار مبدء و معاد کو یکساں طور پر پردہ غیب میں رکھ کر اور کچھ کچھ قیاسی یا امکانی طور پر عقل کو اس کوچہ میں گزر بھی دے کر غرض کچھ دکھلا کر اور کچھ چھپا کر بندوں کو ان سے باتوں پر ایمان لانے کے لئے مامور کیا۔

(۴) سچا مذہب شناخت کرنے کے لئے صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے اول یہ کہ اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے۔ یعنی اس کی توحید اور قدرت اور علم اور کمال اور عظمت اور سزا اور رحمت اور دیگر لوازم اور خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان کیا ہے۔

دوسرے طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ اس مذہب میں جس کو وہ پسند کرے اس کے نفس کے بارے میں۔ اور ایسا ہی عام طور پر انسانی چال چلن کے بارہ میں کیا تعلیم ہے۔ کیا کوئی ایسی تعلیم تو نہیں جو انسانی حقوق کے باہمی رشتہ کو توڑتی ہو۔ یا انسان کو دیوثی کی طرف کھینچتی ہو۔ یا دیوثی امور کو مستلزم ہو۔ اور فطرتی حیا اور شرم کی مخالف ہو۔ اور نہ کوئی ایسی تعلیم ہو جو خدا کے عام قانون قدرت کے مخالف پڑی ہو۔ اور نہ کوئی ایسی تعلیم ہو جس کی پابندی غیر ممکن یا منتج خطرات ہو۔ اور نہ کوئی ضروری تعلیم جو مفاسد کو روکنے کے لئے اہم ہے ترک کی گئی ہو۔ اور نیز یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کیا وہ تعلیم ایسے احکام سکھلاتی ہے یا نہیں کہ جو خدا کو عظیم الشان محسن قرار دے کر رشتہ محبت اس سے محکم کرتے ہوں۔ اور تاریکی سے نور کی طرف لے جاتے ہوں۔ اور غفلت سے حضور اور یادداشت کی طرف کھینچتے ہوں۔

تیسرے طالب حق کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس مذہب کو پسند کرے۔ جس کا خدا ایک فرضی خدا نہ ہو جو محض قصوں اور کہانیوں کے سہارے سے مانا گیا ہو۔ اور ایسا نہ ہو کہ صرف ایک مردہ سے مشابہت رکھتا ہو۔ کیونکہ اگر ایک مذہب کا خدا صرف ایک مردہ سے مشابہ ہے جس کا قبول کرنا محض اپنی خوش عقیدگی کی وجہ سے ہے۔ نہ اس وجہ سے کہ اس نے اپنے تئیں آپ ظاہر کیا ہے۔ تو ایسے خدا کا ماننا گویا اس پر احسان کرنا ہے۔ اور جس خدا کی طاقتیں کچھ محسوس نہ ہوں اور اپنے زندہ ہونے کے علامات وہ آپ ظاہر نہ کرے اس پر ایمان لانا بے فائدہ ہے۔

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

رحمان کون مہندی
رحمان جنرل سٹور
بابر مارکیٹ مین بازار سیالکوٹ۔ پاکستان
فون : 0432-89007

دور و نزدیک سے کم نظر آئے یا سر درد ہو نظر کا معائنہ مفت کروائیں۔ نظر کی عینکیں دھوپ کیلئے چشمے ہر قسم کے لینز دستیاب ہیں۔
محمود آپٹیکل سنٹر
بانو بازار سیالکوٹ
فون دکان 557598
رہائش 66207

• پولارائیڈ فوٹوز • سامان فوٹو گرافی
• فوٹو سٹیٹ • یادگار فوٹو گراف
• کلر فلموں کی پرنٹنگ / ڈویلپنگ کیلئے
تشریف لائیں
فوٹو ٹائم
4- بلال مارکیٹ ربوہ
فون : 736

یہاں پر فرج، ایئر کنڈیشن اور بجلی کی ہر قسم کی چیزوں کی مرمت کی جاتی ہے۔ نیز ڈش انٹینا کی فروخت اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
الیکٹرو فرج
دکان نمبر 4 بلاک نمبر 91 المصطفےٰ مارکیٹ
آئی اینڈ ٹی سنٹر G-9 اسلام آباد
پروپرائیٹر: نصیر الدین احمد خان
فون : PP 051-254619

انصاف آئل ملز ریلوے روڈ گجرات
پروپرائیٹر چوہدری محمد ارشد منجرا
فون : 04331 - 4943

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون۔ آپ کے خاندان کی صحت کا ضامن
گلشن سویٹ اینڈ بیکرز
بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار۔ ربوہ

جدید فیشن کے سنگ
بشیر گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: کے اے بشیر
فون 211806

دنیا بھر کی کرنسی کی تبدیلی۔ ٹریول چیک کے لئے تشریف لائیں۔
آتھورائزڈ بائی سٹیٹ بنک آف پاکستان
بابر برادرز منی چینجرز
دکان نمبر 3 بیوال پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
پروپرائیٹر: بابر علی بیگ
فون : 051-819455
051-215937

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علم زراعت و مسمریزم و علم قیافہ

۶۸ واں علم۔ علم زراعت ہے۔ اس میں بحث ہوتی ہے کہ کوئی چیز کس وقت ہونی چاہئے۔ زمین کو کس طرح تیار کیا جائے۔ بونے کے بعد اس کی حفاظت اور پرورش کا کیا طریق ہے۔ پھر اسی میں یہ بحث آتی ہے کہ کون سی چیز کس ملک میں پیدا ہوتی ہے اور وہ چیز دوسرے ممالک میں کس طرح پیدا کی جا سکتی ہے۔ یہ بہت ہی وسیع علم ہے اس کے لئے خاص قسم کے مدرسے اور کالج بنائے گئے ہیں۔

۶۹ واں علم مسمریزم ہے۔ اس علم کی کئی شاخیں ہیں (۱) ایک علاج الامراض (۲) دوسرے دوربین یعنی دور کی بات معلوم کرنا۔ ایک بند کمرے یا الماری میں کوئی چیز ہو تو اس کو دیکھ لینا (۳) تیسرا علم اس کے تحت میں خبر رسانی ہے۔ یہاں بیٹھے ہوئے دوسرے مقام پر جو دور فاصلہ پر ہو اپنی خواہش کو ڈال دینا۔ یہ ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔

(۴) چوتھا علم جو اس کی شاخ ہے وہ روح کو دور بھیج دینا ہے۔ اس سے انسانی روح مراد نہیں بلکہ اس سے مراد دماغ کا وہ حصہ ہے جو اثر قبول کرتا ہے جس کو متاثر دل کہتے ہیں۔ وہ باہر جاتا ہے اور دوسروں کو نظر آجاتا ہے۔

(۵) پانچواں حصہ اصلاح الاخلاق ہے جس کے ذریعہ بعض بدعادتوں کو چھڑا دیا جاتا ہے جیسے چوری کی عادت وغیرہ چھڑائی جاتی ہے۔

۷۰ واں علم۔ روحوں کو بلانے کا علم ہے۔ بڑے بڑے سائنسدان اس علم کو پڑھ رہے ہیں جو اور علوم کو چھوڑ کر اس طرف آرہے ہیں مگر دراصل یہ وہم ہوتا ہے۔ عیسائیوں کو عیسائیوں کی اور ہندوؤں کو ہندوؤں کی بات بتائی جاتی ہے۔ ایک آدمی پر توجہ ڈالی جاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھ پر روح آگئی ہے۔ کبھی الگ آتی ہے اور وہ اپنے آنے کی علامت بتاتی ہے۔ مثلاً کبھی کرسی الٹ دی یا کوئی اور فعل کر دیا۔ روح تو نہیں آتی مگر یہ ایک علم ہے اور صحیح علم ہے۔

۷۱ واں علم۔ علم القیافہ ہے۔ اس علم کے والے شکل کو دیکھ کر بناوٹ سے یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ شخص کس قسم کی عادات اور خصائل کا ہے۔ اس میں کس قسم کے خواص ہیں۔ دھوکا۔ دغا۔ محبت وفا وغیرہ جذبات کا اندازہ ہو جاتا ہے۔

اس علم کی ایک شاخ علم البُشرہ ہے۔ چہرہ کی بناوٹ سے بتا دینا کہ اس کے اخلاق کس قسم کے ہیں۔ کانوں اور آنکھ کے فرق سے۔ ہونٹ ناک وغیرہ کی بناوٹ۔ لمبائی اور موٹائی سے ہر قسم کے اخلاق کا پتہ دے دیا جاتا ہے۔

دوسرا حصہ اس علم کا علم الراس ہے جس کو سر کا علم بھی کہتے ہیں۔ یہ زیادہ بہتر حالت میں ہے جس قدر اخلاق ہیں۔ قتل۔ خونریزی وغیرہ ان کا تعلق دماغ کے مختلف حصوں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے دماغ کو کئی حصوں میں تقسیم کیا ہے اور انسان کے مختلف جذبات اور اخلاق کے لئے الگ الگ حصے ہیں جھوٹ۔ سچ۔ فریب۔ محبت وغیرہ کے لئے اس میں جدا جدا ٹکڑے ہیں۔ پس اس علم کے ذریعہ سر کی پیمائش کر کے بتا دیا جاتا ہے کہ اس میں کون سا مادہ زیادہ ہے۔ مثلاً حرص کا یا قناعت کا۔ غضب کا یا برداشت کا۔

اس علم کا کمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اگر دماغ کے بعض حصوں کا اپریشن کر کے کم و بیش کر دیا جائے تو اس سے اخلاقی اصلاح میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ یہ علم ترقی کر رہا ہے۔

۷۲ واں علم۔ علاج بالمشورہ ہے۔ یہ مسمریزم کے سوا ایک الگ چیز ہے۔ اس میں بغیر اپنا زور یا توجہ صرف کرنے کے یونہی کہے کہ تم بیمار نہیں ہو۔ خیال کے ساتھ جسم میں اثر ہو جاتا ہے۔ اور اگر کسی بخار کے مریض کو کہا جائے کہ بخار نہیں تو اترنے لگتا ہے۔ یہ ایک علم ہے یونہی کہہ دینے سے اثر نہیں ہوتا۔

نجوم۔ جفر۔ رمل۔ طلسمی علوم

۷۳ واں علم۔ علم النجوم ہے۔ یہ وہ علم الہیئت نہیں جو پہلے بتایا تھا یہ علم وہ جہالت والا علم ہے۔ ایک حد تک اس میں صداقت بھی ہے جیسے سورج کا کیا اثر ہوتا ہے۔ اس علم میں اتنی ترقی نہیں کی کہ یہ باتیں معلوم ہو سکیں۔ یہ علم تو سچا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کواکب میں تاثیرات رکھی ہیں مگر جس طریق پر لوگ اس کو استعمال کرتے ہیں وہ غلط ہے۔ لوگ اس کو غیب کا ذریعہ بنانا چاہتے ہیں اور غیب کی خبریں بتانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ غیب کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے۔

۷۴ واں علم۔ علم الجفر ہے۔ اس میں ہندسوں کے ذریعہ آئندہ کی خبریں معلوم کرتے ہیں۔

۷۵ واں علم۔ علم الرمل ہے۔ لکیروں کے ذریعہ حالات معلوم کرتے ہیں۔

۷۶ واں علم۔ علم الاستخارہ ہے۔ یہ وہ اسلامی علم نہیں جس کو استخارہ کہتے ہیں بلکہ یہ وہ ہے۔ کہ تسبیح لے کر بیٹھے رہتے ہیں اور اس کے دانوں سے ایک نتیجہ نکالتے ہیں۔ بعض عورتیں نپولین کا فالنامہ دیکھتی ہیں۔ یہ ڈھکوسلے ہیں ان میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے نجومی کہہ دیتے ہیں لڑکی نہ لڑکا۔

۷۷ واں علم۔ طلسم کا علم ہے۔ اس کو جادو بھی کہہ دیتے ہیں۔ دراصل یہ علم علاج بالمشورہ ہی کی شاخ ہے۔ پڑھ کر کوئی چیز دے دیتے ہیں یا ہندسے لکھ کر کوئی کاغذ کا ٹکڑا بطور تعویذ دے دیتے ہیں۔

۷۸ واں علم۔ علم التسخیر ہے جس کے ذریعہ دوسروں کو یا جنوں کو قابو کیا جاتا ہے۔ یورپ والے بھی اس میں مبتلا ہیں۔

۷۹ واں علم جس نے دنیا میں تباہی مچائی ہے وہ علم کیمیا ہے۔ یہ سونا بنانے کا خبط ہے۔ بہت لوگ اس خبط سے تباہ ہوئے ہیں۔ بعض احمدی بھی اس مرض میں مبتلا تھے مگر اب وہ اس میں مبتلا نہیں۔ ایک مولوی دہلی سے یہاں آیا۔ اس نے مجھ کو کہا کہ مولوی صاحب (حضرت امام جماعت احمدیہ الاول) سونا بنایا کرتے تھے۔ اب آپ کو خوب بتاتے ہوں گے۔ مجھ کو بتا دو۔ میں نے بہت سمجھایا مگر میں نے دیکھا کہ اس کو اثر نہ ہوا۔

۸۰ واں علم۔ اس علم میں یہ بحث ہوتی ہے کہ کیسی کیسی اقوام کے اجتماع سے اولاد ہوتی ہے۔ بغیر نر و مادہ کے ملنے کے بھی اولاد ہو سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ہو سکتی ہے تو کس طرح؟ اس علم کے ذریعہ یہ ثابت ہوا کہ نر و مادہ کے ملنے کے بغیر بھی اولاد ہو سکتی ہے۔

۸۱ واں علم۔ جانوروں کے پالنے کا علم ہے۔ اس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ مرغی۔ گائے۔ بھینس وغیرہ کے پالنے کے کیا طریق ہیں۔ کیا خوراک دی جائے۔ جس سے وہ موٹی ہوں یا دودھ زیادہ دیں یا اولاد اچھی ہو۔ اس علم میں مختلف طریقوں پر بحث ہو گی اور تجارتی اصولوں کو مدنظر رکھ کر بھی بحث ہوتی ہے۔

۸۲ واں علم لائبریری کا علم ہے۔ اس علم میں بتایا جاتا ہے کہ کون سی کتابیں اکٹھی رکھنی چاہئیں۔ یہ ایک مستقل علم ہے۔ بعض کتابیں مختلف علوم سے تعلق رکھتی ہیں۔ اس علم نے تقسیم کر دیا ہے کہ کس کتاب کو کس علم میں رکھا جائے۔ اور یہ بھی اس میں بتایا جاتا ہے کہ کس طرح کوئی کتاب آسانی سے نکالی جا سکتی ہے۔

یہ علوم کی ایک فہرست ہے۔ اب ان علوم کے متعلق مضامین سننے ہیں۔ تم خود غور کرو میں بھی بتاؤں گا۔

(الازھار لذوات الخمار ص ۶۹ تا ۱۳۱)

توبہ کی بیعت کر کے گناہ پر قائم نہ رہو

"انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے۔ ہر ایک بے باکی کی جڑ بے خبری ہے۔ جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بے باک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پر زور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رخ کیا ہے اور یا اس کے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضاء کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر بھی سانپ ہی رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے۔"

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خرابی ھضم کا موثر علاج

NASIR ناصر

تریاق معدہ

کھانا ہضم کرتا، بھوک بڑھاتا اور جسم میں طاقت اور توانائی پیدا کر کے طبیعت کو شگفتہ اور بحال رکھتا ہے۔ تریاق معدہ پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ، بھوک نہ لگنا، کھٹے ڈکار، ہیضہ، اسہال قبض کے لئے اکسیر ہے۔ ایک شیشی ہمیشہ گھر میں رکھیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۵/ روپے

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ فون 04524-212434

ایم کاشف آٹو ایجنسیز بالمقابل علمدار کالج حسین آگاہی روڈ ملتان

ڈیلر سپیئر پارٹس سوزوکی، یاماہا، ہنڈا، کاواساکی ٹائر و ٹیوب

ہر موٹر سائیکل کا سامان بازار سے بارعایت خریدیں

فون: 32971 - 73497

فیکس: 92-061-520662

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات

تکبر

تکبر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ یاد رکھو تکبر شیطان سے آتا ہے اور تکبر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دور نہ ہو قبولِ حق و فیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا۔ کیونکہ یہ تکبر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ پس کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے۔ علم کے لحاظ سے ' نہ دولت کے لحاظ سے ' نہ وجاہت کے لحاظ سے ' نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے۔ کیونکہ زیادہ تر تکبر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو ان گھمنڈوں سے پاک اور صاف نہ کرے گا۔ اس وقت تک وہ اللہ جلّ شانہ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔ اور وہ معرفت الٰہی جو جذبات نفسانی کے مواد ردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ گھمنڈ شیطان کا حصہ ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ شیطان نے بھی یہی گھمنڈ کیا اور اپنے آپ کو آدمؑ سے بڑا سمجھا اور کہہ دیا (میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اسے مٹی سے) نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ بارگاہ الٰہی سے مردود ہو گیا۔

(۲) تکبر اور شرارت بری بات ہے۔ ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا۔ اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی۔ ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی۔ تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پنا چھین لیا۔ آخر میں بہت سا غمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اس کو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا۔ تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔

(۳) تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے کبھی یہ آنکھ سے نکلتا ہے جب وہ دوسرے کو گھور کر دیکھتا ہے۔ تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ دوسرے کو حقیر سمجھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ کبھی زبان سے نکلتا ہے۔ اور کبھی اس کا اظہار سر سے ہوتا ہے۔ اور کبھی ہاتھ اور پاؤں سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ غرضیکہ تکبر کے کئی چشمے ہیں اور (صاحب ایمان) کو چاہئے کہ ان تمام چشموں سے بچتا رہے۔ اور اس کا کوئی عضو ایسا نہ ہو جس سے تکبر کی بو آوے اور وہ تکبر ظاہر کرنے والا ہو۔

صوفی کہتے ہیں کہ انسان کے اندر اخلاق رزیلہ کے بہت سے جنّ ہیں اور جب یہ نکلنے لگتے ہیں تو نکلتے رہتے ہیں مگر سب سے آخری جنّ تکبر کا ہوتا ہے۔ جو اس میں رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل اور انسان کے سچے مجاہدہ اور دعاؤں سے نکلتا ہے۔

بہت سے آدمی اپنے آپ کو خاکسار سمجھتے ہیں لیکن ان میں بھی کسی نہ کسی نوع کا تکبر ہوتا ہے۔ اس لئے تکبر کی باریک در باریک قسموں سے بچنا چاہئے۔ بعض وقت یہ تکبر دولت سے پیدا ہوتا ہے۔ دولت مند متکبر دوسروں کو کنگال سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے۔ بعض دفعہ خاندان کا اور ذات کا تکبر ہوتا ہے۔ سمجھتا ہے کہ میری ذات بڑی ہے۔ اور یہ چھوٹی ذات کا ہے .... بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کر دیتی ہیں۔ اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔ مگر ان سب سے بچنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک انسان اس موت کو قبول نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو سکتا ہے۔

احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3½ تا 7½ بجے شام

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبدالغفور زاہد آف سرگودھا

ڈیلرز امپورٹڈ اشیاء، کاسمیٹکس، کراکری
اون، اونی ہوزری، سامان بجلی،
بیڈ شیٹ اور بچوں کے سلے سلائے ملبوسات
احمد جنرل سٹور
بازار مسلم
اندرون شیشیاں والا گیٹ گجرات
پروپرائیٹر: مرزا نعیم احمد فون دکان 04331-3915
رہائش 04331-4852

رنگ گورا کیجئے
داغ۔ دھبے۔ کھجلی دور
کورس /155 مع خرچ
ہومیو ڈاکٹر خلیل احمد قریشی
155/15 FS ملیر کراچی 37

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت /10,000 ڈش 8 فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 355422
7235175

ہر قسم کے فریج، فریزر، کوکنگ رینج، گیزر
واشنگ مشین، اور سنگر سلائی مشین کے لئے
برکت علی الیکٹرانکس
شہنشاہ پلازا - چاندنی چوک
مری روڈ - راولپنڈی
فون: 420958

خواتین توجہ فرمائیں
سلائی • کٹائی • چائنیز اور کانٹینینٹل کھانے سیکھئے
(چھٹی بروز اتوار سوموار)
رابطہ کیلئے: عطیہ اکیڈمی 2/12 دارالصدر جنوبی ربوہ

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
• گیس ٹربل • قبض • بدہضمی • کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھکر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

مہر پرنٹنگ پریس
بلال مارکیٹ - عقب جی ٹی ایس اڈا
سرگودھا روڈ گجرات
پروپرائیٹر: ملک نادر حسین
فون: 04331-521357

شیشہ حسن ابدال
بھٹی گلاس ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کا عمارتی شیشہ، آئینہ
فرشی شیشہ دستیاب ہے
محمد یوسف بھٹی اقصیٰ روڈ ربوہ

ریڈی میڈ زیورات اور ملبوسات کی
جدید ترین ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
نیو راحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
اکبر بازار شیخوپورہ
پروپرائیٹر: چوہدری غلام احمد اینڈ سنز

ہر قسم کی زنانہ و مردانہ ورائٹی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
شہزادہ کلاتھ ہاؤس
مین بازار شیخوپورہ فون: 54669
امتیاز احمد شیخ - طاہر محمود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ : برین ٹیومر کا بغیر کامیاب علاج

پہلے دس دن کی دوا بلاقیمت ڈاک خرچ مبلغ 20 آنے پر

ڈاکٹر احسن معالج کینسر ایوان ہاؤس فیصل کالونی

پنج بھاٹہ لین نمبر 4 راولپنڈی پاکستان

فون : PP 051-513456

شدید ناقابل برداشت درد

PAINS CURATIVE SMELL پینز کیوریٹو سمیل

سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹہ میں واپس

نوٹ : ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے۔ فی شیشی =/20 روپے

اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع -/10 روپے ڈاک خرچ

کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں

فون 771 - (04524) 211283 فیکس (04524) 212299

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات تیار ہیں

شریف گولڈ سمتھ

اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

فون: دوکان: 649، گھر: 212300

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔

• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔

زیورات کی دنیا میں منفرد نام

نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر، میاں وسیم احمد

فون: دوکان: 837، گھر: 212175

احمد انٹرنیشنل

فون: 211440، 211550

احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرونِ ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ

احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائیداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں

2/13 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہمارا شعار

خدمت ٥ دیانت

مکانات۔ پلاٹ۔ دوکانات و دیگر سکنی اور زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی

کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 212379

جدید ترین ؛ باسہولت

لال پمپ، کلائیمیٹ

عزیز پمپ

مکمل گارنٹی۔ مکمل میٹریل۔ بورنگ اور تسلی بخش فٹنگ کی سہولت کیساتھ پیش کرتے ہیں۔

ڈیلر: خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 831

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان

الحمد جیولرز

اقصیٰ روڈ ربوہ فون: ٢١١١٥٩

موبل آئل، گریس، سی آئیل، گیئر آئیل معیار اور مقدار کے ضامن بیڈفورڈ، راکٹ۔ میسی۔ فیٹ۔ ٹریکٹرز کے سپیئر پارٹس بازار سے بارعایت نرخوں پر دستیاب ہیں

افضل آٹو موبائیلز

بڈو ملہی روڈ چوک قلعہ کالروالہ (سیالکوٹ)

پروپرائیٹرز: اقبال احمد، ریاض احمد، افتخار احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE NAME IN THE GAME

Leabros

Spezialist Fur

ISMAIAL ABAD PAKKA GHARNA

SIALKOT-3

PAKISTAN

- FÜB balle
- Hand balle
- Sport-Handschühe
- Gewich thebergürtel
- Sports Wear
- Balle-Reparatvrwerkstatt
- Alle Artikel aüs eigener Herstellüng

Tech. know-how ünd Qualitat entscheidet!

APPROVED BY

FIFA ©

Telle Phone No : 0092-432-550314
0092-432-550323
Fax No : 0092-432-552239

THE CHIAMPION OF EUROPE

Leabros

Sportartikel

SPOHR STR = 5

60318 FRANKFURT / M

GERMANY

TEL : 069-5972731

FAX : 069-591535

Leabros

Sportartikel

MARIA BIRNBANM STR = 15

80686 MUNCHEN - 21

GERMANY

TEL : 089 - 574394

FAX : 089 - 5706961

Leabros